

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز منگل مورخہ 02 اگست 2022ء بمطابق 03 محرم الحرام 1444 ہجری بعد از دوپہر تین بجے دس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب مسند نشین، محمد ادریس مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔

فَلَكُمْ لَبِئْسَ مَا فِي الْأَرْضِ عَدَدَ سِنِينَ ۝ قَالُوا لَبِئْسَ يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسَأَلَ الْعَادِينَ ۝ قُلْ إِنْ لَبِئْسَ إِلَّا قَلِيلًا لَوْ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ ۝ فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ ۝ وَمَنْ يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِنْدَ رَبِّهِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ ۝ وَقُلْ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ۔

(ترجمہ): پھر اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا۔ "بتاؤ، زمین میں تم کتنے سال رہے؟" وہ کہیں گے "ایک دن یا دن کا بھی کچھ حصہ ہم وہاں ٹھہرے ہیں شمار کرنے والوں سے پوچھ لیجیے۔" ارشاد ہو گا۔ "تھوڑی ہی دیر ٹھہرے ہو نا، کاش تم نے یہ اُس وقت جانا ہوتا۔ کیا تم نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ ہم نے تمہیں فضول ہی پیدا کیا ہے اور تمہیں ہماری طرف کبھی پلٹنا ہی نہیں ہے؟" پس بالاد برتر ہے اللہ، بادشاہ حقیقی، کوئی خدا اُس کے سوا نہیں، مالک ہے عرش بزرگ کا۔ اور جو کوئی اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو پکارے، جس کے لئے اس کے پاس کوئی دلیل نہیں، تو اس کا حساب اس کے رب کے پاس ہے ایسے کافر کبھی فلاح نہیں پا سکتے۔ اے محمد، کمو، "میرے رب درگزر فرما، اور رحم کر، اور تو سب رحیموں سے اچھا رحیم ہے۔"

جناب مسند نشین: جزاکم اللہ، جی میڈم۔

محترمہ نگہت یا سمین اور کزئی: شکریہ، جناب چیئرمین صاحب۔ کل جو حادثہ ہوا ہے اور اس میں جنرل سرفراز اور ان کے ساتھ کافی ہماری افواج پاکستان کے جو آفیسرز تھے اور حادثے میں ان کی شہادت ہوئی تو ہم ایک ایسے مطلب فوجی آفیسر سے اور، جی کنفرم ہے، کونٹہ میں تو میں سمجھتی ہوں کہ یہ ایک افواج پاکستان کے لئے بھی اور پاکستان کے لئے بھی، کیونکہ جنرل جب بنے ہیں تو بڑی محنت ہوتی ہے، بڑی محنت سے بنے ہیں اور ایک Brain ہوتے ہیں آرمی کے، تو اس کے لئے ان کی شہادت پہ یہ ایوان تعزیت بھی کرتا ہے اور ان کے لئے میں چاہتی ہوں کہ آپ کسی کو کہہ کر تو ان کی مغفرت کے لئے ان کے اعلیٰ درجات کے لئے، ان کی آگے قبر میں آسانوں کے لئے ان کے لئے دعا کروائیں تاکہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور اللہ تعالیٰ ان کی بخشش فرمائے۔ شکریہ۔

جناب مسند نشین: عبد السلام صاحب، آپ دعا فرمائیں۔

جناب محمد عبد السلام: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ سب سے پہلے تو ایک دفعہ الحمد للہ، تین دفعہ قل ہو اللہ أحد اور اللہم صلی۔

(اس مرحلہ پر فاتحہ خوانی کی گئی)

جناب محمد عبد السلام: اللہ تعالیٰ تمام شہداء کے درجات بلند کرے، اللہ تعالیٰ آگے پاکستان کے لئے خیر کے موقع پیدا کرے، اللہ تعالیٰ اس طرح کے نقصانات سے پاکستان کو بچائے کیونکہ یہ بہت بڑا سانحہ ہوا، پاکستان کے لئے بہت زیادہ نقصان کا باعث بنایا، اللہ تعالیٰ ایسے نقصانات سے پاکستان کو بچائے۔
جناب مسند نشین: جی، میاں نثار گل صاحب۔

رسمی کارروائی

میاں نثار گل: تھینک یو سپیکر صاحب، آپ کا شکریہ۔ آج آپ نے دیکھا ہو گا کہ تقریباً ایک بجے سے پورے اسمبلی سیکرٹریٹ کے باہر جلسے جلوس ہو رہے ہیں، پورے صوبے کے میسر، منتخب چیئرمین آئے ہوئے تھے، وہ اس احتجاج پہ تھے کہ ہم منتخب نمائندے ہیں پورے صوبے کے اور ہمیں فنڈ بھی نہیں دیا جا رہا ہے، اختیارات بھی کم ہوتے جا رہے ہیں، آپ کو پتہ ہو گا کہ میرے خیال میں پوری سڑک بند تھی اور ہم چور دروازوں سے اسمبلی میں آگئے، ہم خود ان کے پاس گئے ہوئے تھے۔ سپیکر صاحب، آپ کی وساطت سے

میری حکومت سے یہ درخواست ہوگی کہ جب بلدیات کا ایکٹ ادھر پاس ہوا، پھر اس میں تین دفعہ ترامیم ہو گئیں، وہ یہ احتجاج کر رہے ہیں کہ ہم اپنے میئر، کسان کونسلر، چیئرمین جتنی بھی ہیں کہ ہمیں اپنا حق نہیں دیا جا رہا، برائے مہربانی ان کیساتھ مذاکرات کر لیں کیونکہ پورا پشاور اگر یہ روڈ بند ہو تو لوگوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے، وہ مذاکرات کیلئے راضی ہیں، کہتے ہیں کہ حکومتی کوئی بھی بندہ ہو جو ہمارے ساتھ مذاکرات کر لے، تو ہمارے جو اختیارات ہیں یا جو فنڈز ہیں وہ بحال ہونے چاہئیں کیونکہ ہم نے تین چار سال قوم کو جواب دینا ہوتا ہے، میں آپ سے امید کرتا ہوں کہ ان شاء اللہ تعالیٰ حکومت اس پہ سوچے گی اور بابک صاحب بھی میرے خیال میں میرے بعد گئے ہوئے تھے، اس پہ وہ بھی بات کریں گے، برائے مہربانی اس مسئلے پہ سوچیں کیونکہ وہ ان لوگوں کو ووٹ دیا گیا ہے اور ووٹ سے منتخب ہو کر آئے ہیں۔ شکر یہ جی۔

جناب مسند نشین: سردار صاحب۔

سردار محمد یوسف زمان: شکر یہ جناب چیئرمین صاحب، میاں صاحب نے جو بات کی، واقعی بڑا اہم مسئلہ ہے کہ جو لوگ منتخب ہو کر آئے ہیں یا جس ایکٹ کے تحت ان کو اختیارات دیئے گئے تھے اور ابھی اختیارات ان کو ختم کر کے، یہ تو اس ایوان کی Insult ہے جو اتنا بڑا ایکشن لڑ کر آئے ہیں، بعض تحصیلیں جو ہیں قومی اسمبلی کے حلقے کی برابر ہیں اور یہ بڑا اچھا قدم اٹھایا ہے کہ ڈائریکٹ ایکشن ہوا ہے، بالکل جو اچھی بات ہے حکومت کی، اس کو Appreciate بھی کرنا چاہیئے لیکن اس کے ساتھ ہی ان کو اختیارات بھی دینے چاہئیں۔ اب ایک تحصیل جو کہ قومی، صوبائی اسمبلی کے حلقے کی برابر ہے، کوئی قومی اسمبلی کے حلقے کی برابر ہے اور ڈائریکٹ ایکشن لڑے ہیں اور اس کے بعد ان کے اختیارات ختم کر دیئے جاتے ہیں، تو یہ عوامی مینڈیٹ کی بھی تو ہیں ہے، اس لئے ان کے جو جائز مطالبے ہیں، ان کے ساتھ مل بیٹھ کر وہ مطالبے ان کے ماننے بھی چاہئیں اور حل بھی کرنے چاہئیں۔ اس وقت جو پوزیشن ہے، بہت سارے جو پریزنڈنگ آفیسرز یا کنونٹرز جو کہ منتخب ہونے سے، وہ بھی منتخب نہیں ہوئے، اب پہلے یہ تھا، سننے میں آیا تھا ایکٹ میں کہ وہ سلیکٹ ہوں گے لیکن اس کے بعد جی ان کے انتخابات ہوں گے تو وہ بھی ابھی تک نہیں ہوئے، جس کی وجہ سے بڑا لیت و لعل سے حکومت کام لے رہی ہے، تو یہ جو اس طرح کے ادارے ہیں، اس کا مقصد ہی یہی تھا کہ لوکل کونسل کی سطح پر نچلی سطح پر عوام کو اختیارات دیئے گئے اور ان کو مستفید بھی کیا جا رہا ہے، اب اس کو اگر Amend کر کے بیورو کریسی کے ماتحت کر دیا جائے تو فائدہ کیا ہے؟ اس کا تو کوئی فائدہ بھی نہیں، تو میں

یہ کہہ رہا تھا کہ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے، اس پر حکومت فوری طور پر توجہ دے اور مسئلہ بیٹھ کر حل کرے۔ بڑی خوش قسمتی ہے، وزیر اعلیٰ صاحب خود موجود ہیں تو اس کے لئے فوری طور پر قدم اٹھایا جائے۔ شکریہ۔
جناب مسند نشین: جی ہاں صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریہ، جناب چیئرمین صاحب۔ چیئرمین صاحب، خنگہ چپی میاں صاحب خبرہ اوکڑہ یا سردار صاحب خبرہ اوکڑہ، دہولپی صوبی منتخب ناظران پہ احتجاج دی او د اسمبلی مخپی تہ ہغوی احتجاج اوکڑہ۔ جناب سپیکر، پکار خود او وہ چپی حکومت ہغوی لہ تلے وے یا حکومت ہغوی لہ وفد لپرلے وے او ہغوی سرہ ناست وے، دہغی وجہ دا دہ چپی پہ دہی صوبہ کبھی ہسپی ہم مونبر روپین کبھی گورو چپی روزانہ د اسمبلی مخپی تہ احتجاجونہ کیری، مونبر اونہ لیدل چپی یا د حکومت ذمہ وار خلق تلے وی ہلتہ، ہغوی سرہ ناست وی، خبرہ ورسرہ اوکڑی، بلکہ دا مناسب ہم نہ گنری۔ نن چپی دہولپی صوبی منتخب دقامی حکومتونو نمائندگان پہ احتجاج دی نو د ہغوی غوبنننہ آئینی دہ، د پاکستان آئین آرٹیکل A 140 دا لوکل گورنمنٹ لہ دا اختیار ورکریے دے چپی دا سیاسی اختیار، انتظامی اختیار او مالی اختیار، دا ہغوی لہ آئین ورکریے دے۔ جناب چیئرمین صاحب، مونبر دلته اوکنل چپی بیا دلته دپی تی آئی لیڈران او دپی تی آئی حکومت چپی پہ سٹیج او دریزی، بیا وائی چپی مونبر اختیارات لاندی سطح لہ ورکریل، بیا وائی چپی مونبرہ اختیار چپی دے ہغہ لاندی انتقال کرو، مونبرہ منتقل کرو جناب چیئرمین صاحب، تاسو اوگورئی چپی مونبر اکتالیس بیالیس تربتالیس امندمنٹس چپی کوم لوکل گورنمنٹ ایکٹ دے، حکومت جور کریے دے پہ خپل حکومت کبھی، ہغہ ترامیم اوکڑل، دہغی لاندی ناظرانو سرہ یا مقامی حکومتونو سرہ د کلاس فور د ترانسفر اختیار نشتنہ، ہغہ منتخب خلق کہ دہری پارٹی دے، جناب چیئرمین صاحب، مونبر او تاسو ہول منتخب خلق یو، ہر سحر اولس زمونبر او ستاسو پہ ہجرو کبھی ناست وی، ہم دغسی دہغہ خلقو پہ ہجرو کبھی ناست وی، دا ڍیر لوئے ظلم دے۔ صوبائی حکومت چپی د مقامی حکومتونو پہ حوالہ بانڈی کومہ غیرسنجیدہ رویہ خپلہ کری دہ جناب چیئرمین صاحب، دا خطرناکہ دہ، پکار دا دہ چپی صوبائی حکومت نن وزیر اعلیٰ صاحب ہم دلته راغلیے دے، محترم ناست دے، مونبر د

دې موقعې نه هم فائده واخلو، د آئين کاپي به ټول راواخلو، دا پاکستان په آئين چلپري او پکار ده چې مونږ ټولو دلته د پاکستان د وفادارۍ حلف پورته کړي دې چې بيا په هغه آئين باندې عمل درآمد يقيني کول دا د دې اسمبلي د ايک سو پينتالیس (145) ممبرانو اخلاقي هم ذمه داری ده او سياسي هم ذمه داری ده، آئينی هم ذمه داری ده۔ جناب چيئرمين صاحب، تاسو نن اوگورئ چې دغه منتخب ممبران د ټولې صوبې دا که د ويليج کونسل ممبران دي، دا که د ويليج کونسل چيئرمينان دي، دا که د تحصيل ناظران يا ميټرز دي، جناب چيئرمين صاحب، پکار نه ده، پکار نه ده چې صوبائی حکومت هغه لاندې مقامی حکومتونو ته Dictation اوکړي، ماورائے آئين اقدامات اوکړي، دا خومره امنډمنټس چې دوي کړي دي جناب چيئرمين صاحب، دا غير آئينی دي، آيا چې پاکستان په آئين نه چلپري، صوبائی حکومت په آئين نه چلپري، اسمبلي په آئين نه چلپري نو ولې د دې ملک نه راجواره جوړوي، دا خلق ولې، دا بنار ناپرسان دے؟ جناب چيئرمين صاحب، تاسو اوگورئ چې

“140A: Each Province shall, by law, establish a local government system and devolve political, administrative and financial responsibility”

صوبائی حکومت، د پي ټي آئي حکومت چې سحر او ما بنام په ميډيا ناست دي چې مونږ لاندې اختيارات منتقل کړل، زه د صوبې څلور کړو عوامو ته وئيل غواړم چې دا صوبائی حکومت ماورائے آئين اقدام کول او دا د پاکستان آئين دے چې زما په لاس کبني دے، نن که د دې ټولې صوبې منتخب ممبران راپاڅيدلي دي، مهذبه احتجاج کوي، جمهوري احتجاج کوي، آئينی غوښتنه کوي، د صوبائی حکومت اخلاقي ذمه داری جوړپري چې نن دلته اعلان اوکړي چې هغوی ته فنډز هم ريليز کړي او چې کوم اختيار آئين لاندې مقامی حکومتونو له ورکړي دے، هغه که د پي ټي آئي ممبران دي، هغه که د جمیعت ممبران دي، هغه که د اے اين پي ممبران دي، هغه که د هرې پارټي ممبران دي، ماته پته ده چې زما د دې سوال په جواب کبني به ما له حکومت دا جواب راکوي چې دا انتخابات خو هيچا نه وو کړي، مونږ اوکړل، مونږ درته شاباش وايو چې دا انتخابات تاسو اوکړل خو مهرباني اوکړئ ماورائے آئين اقدامات مه کوئ او

دا آئين د پاڪستان چي دا يو مقدس ڊاڪيومنٽ په دې شڪل دے چي دا د دې ملك د چلولو يو ڊسپلن دے ، زما طمع ده ان شاء الله كه خير وي چي نور به صوبائي حكومت ماورائے آئين اقدامات نه كوي او دې مقامي حكومتونو له به خپل آئيني اختيار وركوي ، جناب چيئرمين صاحب۔

جناب مسند نشين: تھينڪ يوجي، شوكت يوسفزي صاحب۔

جناب شوكت علي يوسفزي (وزير محنت وثقافت): يو منٽ جي ، يو منٽ۔

جناب خوشدل خان ايڏوڪيٽ: جناب سپيڪر صاحب۔۔۔۔

جناب مسند نشين: تاسو پارليمانی ليڊر دغه اوکرو کنه۔

وزير محنت وثقافت: دا خو په پوائنٽ آف آرڊر باندي دے ، ستاسو کوئسچن لا نه دے راغله۔

جناب مسند نشين: بس شارٽ غوندي څه اوکره ، شارٽ۔

جناب خوشدل خان ايڏوڪيٽ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ ڊيره د خوشحالي خبره ده ، زمونږ گران چيف منسٽر صاحب تشریف راوړے دے ، كه تاسو ته معلومه وي د بجز دوران كښي د رولنگ پارټي ڊير محترم منسٽران صاحبان ، ممبران راغلي وو د اپوزيشن چيئرمين ته ، اكرم دراني صاحب سره ، مونږه يوه خبره طے كړي وه هلته ، پارليمانی ليڊران هم ناست وو ، د حكومت د طرف نه دا Offer شوه وو چي يره دا بجز ڊير بنه طريقي سره چي مونږه پاس كړو نوان شاء الله چي كوم Commitments مونږه Already كړي دي نو هغه Commitments به هم مونږه Honor كوؤ ان شاء الله او په هغه سلسله كښي يو كميتي جوړه شوه او د اپوزيشن د طرف نه د هغه كميتي زه چيئرمين يم او د رولنگ د پارټي د طرف نه عاطف خان دے ، زمونږه گران چيف منسٽر صاحب سره د هغوي چيف منسٽر هاؤس كښي ميټنگ اوشو ، بيا ما دوه دري ځل عاطف خان سره هم رابطه اوکره ، هغه بله ورځ هم رابطه شوې ده ، نوزه به د وزير اعلي صاحب نوتس كښي راوړم چي كوم Commitment تاسو كړے وو اپوزيشن سره نو مهرباني اوکړئ هغه Honor كړئ ځكه چي دا ټول زمونږه په شريکه باندي حكومت دے او دا كوم فنڊ راځي يا كوم تاسو وركوئ ترقياتي ، ديكني زمونږه Equal يوه حصه ده ، مونږه

ہم د دې پختونخوا Elected خلق يو، راغلی يو دې اسمبلی ته، نو مهربانی او کړی چي تاسو کوم Commitment مونږ سره کړه دے، اپوزیشن سره، هغه Honor کړئ۔ ډیره مهربانی۔

جناب مسند نشین: تھینک یو۔ جی شوکت یوسفزی۔

وزیر محنت و ثقافت: جناب سپیکر، بہت شکریہ۔ میرے بھائیوں نے لوکل گورنمنٹ کے حوالے سے باتیں کیں، میں یہ نہیں کہوں گا کہ اے این پی نے اپنے دور میں الیکشنز نہیں کرائے یا جس طرح بابک صاحب نے خدشے کا اظہار کیا، ہم کوئی یہ نہیں کہنا چاہتے، نہ اس کی ضرورت ہے کہ مسلم لیگ نے کیوں نہیں کرائے، اے این پی نے کیوں نہیں کرائے؟ ضرورت ہی نہیں ہے اس کی، ہم نے ایک بلدیاتی الیکشن ضرور دیکھا ہے، سندھ کے اندر، پنجاب میں بھی پھر ہم نے دیکھا اور وہاں آپ دیکھیں جناب سپیکر، کہ سندھ میں جو چار سال ایک میئر صاحب رہے تھے، ان کو Garbage اٹھانے کا بھی اختیار نہیں تھا، یہاں تو اللہ کے فضل سے اس حکومت کو چالیس ارب روپے بلدیات کو ملیں گے اور یہ پہلی دفعہ ہے کہ وچ کونسل لیول تک لوگوں کو مستحکم کیا جا رہا ہے، ان سے کہا جا رہا ہے کہ وہ لوگوں کے مسائل حل کریں، لوگوں کی دہلیز پر ان کے مسائل حل کریں، ترقیاتی کام کریں، یہ ہم کن کھاتوں میں پڑے ہوئے ہیں کہ جی ان کے پاس سائن کا اختیار نہیں ہے، ان کے پاس پوسٹنگ ٹرانسفر کا اختیار نہیں ہے، بھٹی سائن کا اختیار تو منسٹر کے پاس بھی نہیں ہے، ہم جب اپنی سکیمیں دیتے ہیں جناب سپیکر، تو وہ تو کوئی ہمارے پاس تو سائن کا اختیار نہیں ہے، وہ تو فورم کرتا ہے ایک، اسی طرح ان کو یہ اختیار ہے کہ وہ اپنی سکیمیں دیں اور ایک فورم اس کے لئے بنایا گیا ہے، اسی فورم کے اندر رہیں اور بجائے اس کے کہ ان کو ان کھاتوں میں لگایا جائے کہ آئیں احتجاج کریں، کیونکہ ٹرامیم آرہی ہیں جناب سپیکر، ہم زندہ قوم ہیں، قانون بنتا ہے، قانون میں ٹرامیم آتی ہیں، جس انداز سے انتخابات کرائے گئے تھے، آپ کو یاد ہو گا کہ قانون ہم نے ایک بنایا اور آرڈر آیا کہ جی دوسرے قانون کے تحت الیکشنز کرائیں اور الیکشن کمیشن نے اس وقت ہماری ایک بھی نہیں سنی، ہم اس وقت چاہتے تھے کہ جو سپریم کورٹ کا آرڈر آیا، اسی کے مطابق قانون بنے لیکن کمیشن نے نہیں کہا، انہوں نے کہا کہ الیکشن کراؤ، ہم نے پھر بھی کرایا، تو ظاہر ہے جناب سپیکر، الیکشن قانون ایک بنا تھا، الیکشن دوسرے قانون کے تحت ہوا، تو اس میں تو پھر Sequence پیدا کرنا، تو اس میں ٹرامیم لانی ہیں، اسی لئے تو پھر وہ سسٹم چلے گا، تو میرے خیال سے جناب سپیکر، مجھے اس بات سے کہ ان کے پاس اختیار نہیں ہے، سائن کا نہیں ہے، ویسے ہی لوگوں کو احتجاج نہ اگایا جائے، یہ صوبہ غریب صوبہ ہے، مشکلات میں گھرا ہوا صوبہ

تھا، اب اللہ کے فضل سے یہاں صوبہ چل پڑا ہے، سرمایہ کاری آنے لگی ہے، ماحول بہتر ہونے لگا ہے، لوگوں کا Confidence بحال ہو رہا ہے، تو اس پہ تو جناب سپیکر، ہونا یہ چاہیے کہ ہم ان کے ساتھ مدد کریں، ان کو سپورٹ کریں تاکہ لوگوں کے مسائل حل ہوں۔ اگر ان کو ہم ان چیزوں پہ لگا دیں کہ آجائیں آپ کا یہ فلاں اختیار نہیں ہے، آپ کے پاس فلاں اختیار نہیں ہے تو جناب سپیکر، اس طرح یہ جو اس کا جو بنایا گیا یہ سسٹم، کہ لوگوں کو فائدہ ہو، لوگوں کو اس سے فائدہ پھر نہیں ہوگا، تو میرے خیال سے، اور دوسری بات جناب سپیکر، کہ ہم کوئی ترمیم کر رہے ہیں تو کیا اپوزیشن کے لئے الگ کر رہے ہیں، حکومت کے لئے الگ کر رہے ہیں؟ یہ تو ناظمین ہیں، ہمارے بھی اکثریت ہمارے ممبران ہیں، تو یہ بات کہنا کہ اپوزیشن سے حق چھینا جا رہا ہے، ایسی کوئی بات نہیں ہے جناب سپیکر، ایک ہی قانون پورے صوبے کے لئے بنایا جا رہا ہے اور چیک اینڈ سیلنس لازمی ہے، بہتر سے بہتر نظام لایا جا رہا ہے تاکہ ان کا چیک اینڈ سیلنس بھی ہو اور لوگوں کے مسائل بھی حل ہوں اور چالیں بلین روپے دینا میرے خیال سے، میں سب سے ریکویسٹ کروں گا کہ ہم سپورٹ بھی کریں ان کو، اور یہ چالیں بلین روپے ہم ریلیز بھی کر رہے ہیں اور یہ عوام پہ خرچ بھی ہونا چاہیے، تو میرے خیال سے یہ جو خوشدل خان صاحب نے بات کی، بالکل ہم اس پہ عاطف خان صاحب، ہم نے اس پہ بحث کی ہے، یہ واحد صوبہ ہے جناب سپیکر، کہ اس میں وہ زیادتیاں نہیں ہوئی ہیں جو سندھ کے اندر آج بھی ایک Penny اپوزیشن کے ممبران کو نہیں دی گئی اور یہ ریکارڈ پہ تھا کہ جب ہمارے ممبران تھے، جس وقت پنجاب میں نون لیگ کی حکومت تھی، اس وقت ان کو فنڈ نہیں دیا گیا، تو ہم اس پہ نہیں جانا چاہتے، ہماری اپنی روایات ہیں، اس صوبے کی روایات کے مطابق ہم اپوزیشن کو Accommodate کریں گے ان شاء اللہ، کیونکہ وہ منتخب ہو کر آئے ہیں، بالکل ہمیں احترام ہے اور ان شاء اللہ و تعالیٰ جو Commitment کی ہے، اس کو پورا کریں گے۔ بہت شکریہ۔

جناب مسند نشین: تھینک یو، ہم یہاں پہ پشاور یونیورسٹی کے، پشاور سے مختلف یونیورسٹیز کے جرنلزم کے سٹوڈنٹس ہیں، ڈیجیٹل میڈیا کے سٹوڈنٹس ہیں، یہاں پہ آئے ہوئے ہیں، ان کو اسمبلی آمد پر خوش آمدید کہتے ہیں۔

(تالیاں)

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب مسند نشین: کونسپن آور: کونسپن نمبر 15339، محترمہ شگفتہ ملک صاحبہ۔

* 15339 _ محترمہ شگفتہ ملک: کیا وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) گزشتہ چھ سالوں میں PK-64 میں کتنے سکول بنائے گئے;

(ب) PK-64 میں کن کن سکولوں کو کس بنیاد پر بنیادی سہولیات سے محروم رکھا گیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان (وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم) (جواب وزیر محنت و ثقافت نے پڑھا): (الف) گزشتہ چھ سالوں میں PK-64 میں چھیا لیس سکول Upgrade / نئے بنائے گئے ہیں جن کی تفصیل لف ہے۔ (تفصیل ایوان میں فراہم کی گئی)۔

(ب) گزشتہ چھ سالوں میں PK-64 میں کسی بھی سکول کو بنیادی سہولیات سے محروم نہیں رکھا گیا ہے، تمام سکولوں میں کمرے، بجلی، واش رومز اور پانی کی بنیادی سہولیات دستیاب ہیں۔

نمبر شمار	سکولز	لیول	اپ گریڈ / نئے سکولز
1	جی ایچ ایس، بانڈہ شیخ اسماعیل	ہائی	تعمیر نو کی گئی
2	جی پی ایس، گھڑی مومن	پرائمری	تعمیر نو کی گئی
3	جی ایچ ایس ایس اکبر پورہ	ہائر سیکنڈری	تعمیر نو کی گئی
4	جی پی ایس، زخی قبرستان	پرائمری	تعمیر نو کی گئی
5	جی ایچ ایس ایس، شہید و سیم اقبال ترخہ	ہائر سیکنڈری	اپ گریڈ
6	جی ایچ ایس ایس، ڈاگی	ہائر سیکنڈری	اپ گریڈ
7	جی ایچ ایس ایس، پشتون گھڑی	ہائر سیکنڈری	اپ گریڈ
8	جی ایچ ایس ایس، محب بانڈہ	ہائر سیکنڈری	اپ گریڈ
9	جی ایچ ایس ایس، زخی قبرستان	ہائر سیکنڈری	اپ گریڈ
10	جی ایچ ایس ایس، کڑوی	ہائر سیکنڈری	اپ گریڈ
11	جی ایم ایس، تنگی خٹک	مڈل	اپ گریڈ
12	جی ایچ ایس، کیمپ کورونہ	ہائی	اپ گریڈ
13	جی ایم ایس، شہاب خیل	مڈل	اپ گریڈ
14	جی ایم ایس، چوکی درب	ہائی	اپ گریڈ

15	جی ایچ ایس، سپین کانے خورد	ہائی	اپ گریڈ
16	جی ایم ایس، عجب باغ	مڈل	اپ گریڈ
17	جی ایچ ایس، بانڈہ نبی	ہائی	اپ گریڈ

گزشتہ چھ سالوں میں PK-64 (پرانا PK-13) میں تعمیر شدہ گرلز پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولوں کی تفصیل درجہ ذیل ہے:

نمبر شمار	سکول درجہ	کل تعداد سکولز
1	اسٹیبلشمنٹ آف گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول	9
2	اپ گریڈیشن آف گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول ٹوڈل لیول	7
3	اپ گریڈیشن آف گورنمنٹ گرلز مڈل سکول ٹوہائی لیول	9
4	اپ گریڈیشن آف گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ٹوہائر سیکنڈری لیول	4
کل تعداد		29

محترمہ شگفتہ ملک: مننہ چیئرمین صاحب، زما دا سوال جی دیکھنی جی ما چي کوم تپوس کرے دے د PK-64 سکولونو حوالی سرہ، نو پہ دیکھنی ما دوی تہ وئیلی وو چي دوی کوم کوم داسی Basic چي کوم Needs دی، ضروریات دی، هغی نه د حلقی سکولونو محرومہ دی، نو پکار دا ده چي دوی په هغی کھنی دا ډیٹیل ما تہ راکرے وے، دوی صرف دا سکولونو لیکلی دی چي دومره سکولونو دی، دا Upgrade شو، دا نوے بلڈنگ جوړ شو، په دیکھنی جی د دې حلقی زه تاسو تہ د یو یو سکول وئیلے شم چي په دیکھنی داسی سکولونو هم شته چي د هغی تعداد دوہ نیم سوہ دے او په هغی کھنی مونږ د فرنیچر، د چیئرز خبره او کړو نو په هغی کھنی پنخوس شپیتہ یا او یا چیئرز دی، اوس دیکھنی چي باقی کوم سٹوڈنٹس دی نو اوس دغه خلق چي دی، دا ماشومان، دا بچیان، بچیانې دا په زمکو باندې ناست دی او زیات تر داسی ماشومانې دی چي هغوی د خپل کور نه خان سره خادر یا نور خه هغه چي دی، هغه راوړی۔ د دې نه علاوه جی میجارتی داسی سکولز دی چي په هغی کھنی فرنیچر بالکل نشته جی۔ بیا داسی سکولونو شته چي د هغی کوم باؤنڈری والز دی، چار دیواری چي کومه ده هغه نشته او بیا د جینکو سکولونو داسی دی چي په هغی کھنی ما پخپله کتلی دی چي هغوی خان

تہ خادری ہغہ کری دی او ہغوی خان تہ یو د پردی سستہم جو رکری دے ، نو دلته کبھی مونبرہ خبری ڊیری اورو چي د سکولونو د پارہ د فرنیچر حوالی سرہ ، بیا د واش روم زیاتی مسئلی چي دی جی پہ دې حلقہ کبھی د ټولو نہ زیاتی پہ سکولونو کبھی د واش روم ڊیری زیاتی مسئلی دی او داسی سکولنہ شتہ چي ہغہ د جینکو سکولونہ دی ، اوس د جینکو پہ سکولونو کبھی چي واش روم نہ وی نو تاسو تہ پتہ دہ چي دا ماشومانہ بیا د خیل سکول نہ تر کورونو پوری خي او مختلف مسائل دغہ ماشومانو تہ راپینیری چي ہغہ تاسو د روزانہ پہ بنیاد گوری۔ نو دا جواب چي کوم دے جی ، دا یو خوزہ نہ پوہیرم چي دا ڊیپارٹمنٹ چي دے دا ولې د اسمبلی ممبران او دا حکومت سیریس نہ اخلی؟ چي کوم ڊیپارٹمنٹ د سوال جواب رالیبری نو ہغوی دا ہم نہ گوری چي دې ممبر ما نہ سوال خہ کرے دے او جواب خہ ورکوم؟ نو یو خو چیئر مین صاحب ، لڑ ستاسو د طرف نہ لڑ داسی Strict ruling پکار دے دے ڊیپارٹمنٹ تہ چي دا گپ چي دوی کوم لگوی د ممبرانو سرہ نو پہ دې تاسو لہ پکار دی چي تاسو لڑ پہ دې باندي ایکشن واخلی ، زما خوبہ خواست وی ، کہ دا لڑ کمیٹی تہ ریفر کری نو چي کوم کوم ایشوز دی پہ دې سکولونو کبھی ، دې حلقہ کبھی نو ہغہ بہ لڑ دې کمیٹی کبھی مونبرہ Highlight کرو۔ مننہ۔

Mr. Chairman: Ji, concerned Minister Sahib.

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت و ثقافت): ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا لیکن یہ جو اصل چیز ہے کہ جو انہوں نے کونسل پوچھا ہے، دیکھیں Specific Question ہوتا ہے، کونسل پوچھنا اور کامقصد یہ ہوتا ہے کہ آپ نے کیا پوچھنا ہے؟ آپ نے پوچھا ہے کہ چھ سکولوں میں، چھ سالوں میں PK-64 میں کتنے سکولز بنائے گئے؟ تو وہ انہوں نے اس کا جواب دیا ہے کہ Upgrade کیا گیا ہے چھ سالوں میں، پھر اس میں Missing facilities کی بات کی، انہوں نے کہا کہ ہاں جی کوئی Missing facilities نہیں ہیں۔ اچھا، اب یہ کہ ایک ایک اس کا نام دیں، اس سے پھر یہ بنے گا کہ یہ کونسل آیا ہے، یہ بنڈل میرے پاس پڑا ہے، اب یہ اس کو کون دیکھے گا؟ لیکن اس میں جو وقت ضائع ہوا ہے، جو پیسہ ضائع ہوا ہے جناب سپیکر، یہ دیکھیں بالکل کونسل کریں، میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں لیکن اگر ہم جو چیز پوچھنا چاہتے ہیں، وہی پوچھیں تاکہ اسی کا جواب آئے۔ اب یہ تقریباً تین ارب روپے اب تک ہم خرچ کر چکے ہیں، فرنیچر اور

اس کے اوپر اور تین ارب کا ابھی ٹینڈر آنے والا ہے، تو جناب سپیکر، ان شاء اللہ تعالیٰ اسی اپنے Tenure میں ہماری یہ جو Missing facilities ہیں، فرنیچر ہے، یہ چیزیں ہیں، یہ ان شاء اللہ یہ پوری ہو جائیں گی، اسی اپنے Tenure کے اندر، یہ یقین میں دلاتا ہوں، باقی اگر یہ کوسچن بھینچنا چاہتے ہیں، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے، بالکل بھینچیں۔

Mr. Chairman: The motion before the House is that Question No. 15339 may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.
(The motion was carried)

Mr. Chairman: The "Ayes" have it; referred to the concerned Committee. Question No. 15184, Janab Khushdil Khan.

* 15184 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیا وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:
(الف) محکمہ ہذا گریڈ بوائز سکولوں میں خصوصی افراد کے کوٹہ پر ٹیچر بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے;
(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اس کے لئے اشتہار دیا گیا ہے، اگر جواب ہاں میں ہو تو اشتہار کی کاپی فراہم کی جائے، نیز ضلع پشاور میں کل کتنی آسامیاں کون کون سی کیٹیگریز ٹیچرز کی خصوصی افراد کے کوٹہ میں کن کن سکولوں میں خالی ہیں، کیا خصوصی کوٹے کے علاوہ تمام آسامیوں پر تقرری کب کی گئی ہے، کون کونسی کیٹیگری میں کی گئی ہے، میل و فیمل دونوں کے بارے میں تفصیل بمعہ دستاویزات فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان (وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم) (جواب وزیر محنت و ثقافت نے پڑھا): (الف) جی ہاں، محکمہ ہذا میں گریڈ بوائز سکولوں میں خصوصی افراد کو مختص کوٹہ کے تحت بھرتی کیا جاتا ہے۔
(ب) جی ہاں، (اشتہار کی کاپی ایوان کو فراہم کی گئی)۔ ضلع پشاور میں محکمہ ابتدائی و ثانوی تعلیم (مردانہ / زنانہ) میں خصوصی افراد کے کوٹے میں جن آسامیوں کو پر کیا گیا ہے، اس کی تفصیل لف ہے۔
(تفصیل ایوان میں فراہم کی گئی)۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: چیئرمین صاحب، ڈیرہ منہ۔ چیئرمین، ڈا کوئسچن زما ڈیر Simple Question دے خود و مرہ مطمئن نہ یمہ، جواب Incomplete دے، زہ دیکھنی دا ڈ پیار یمنت نہ انفارمیشن غوارمہ چہی تاسو چہی کوم زمونہ رولز کبنی Two percent disable quota دہ، نو تاسو پہ تیچرانو کبنی تراوسہ پورہی خومرہ بھرتی کری دی؟ نو ہغہی کبنی پہ ہر یو کیٹیگری کبنی SST نہ داخلہ

PST پورې او کلاس فور پورې تاسو Two percent quota observe کړې ده یا نه ده کړې؟ او چې کړې مو ده نو څومره مو کړې ده؟ بل ما ورنه اشتہار کاپی غوښتې دی چې تاسو ما له کله چې تاسو Appointment کوئ، Recruitment کوئ په ایجوکیشن کښې نو د هغې د پارہ اشتہار، نو تاسو دا اوگورئ دا یو گیدے ئے رالیبرلے دے، یو گیدے ئے رالیبرلے دے خو دیکښې اشتہار یو هم نشته دے او دیکښې باقاعدہ لیکي چې یرہ مونږہ اشتہار کړے دے او د اشتہار کاپی هم په دیکښې لف ده، دیکښې اشتہار نشته دے ځکه هغه اشتہار نه به ما ته انفارمیشن دا ملاؤ شی چې آیا دوی د PST څومره پوستونه ایډورٹائز کړی دی، دوی SST څومره کړی دی او Appointments څومره کړی دی او دیکښې Two percent quota راځی یا نه راځی؟ بل دویمه خبره داده چې دوی ورسره یو لست رالیبرلے دے، دا دا دی ای او فیمیل دے، دا وائی چې PST مونږہ 2019 کښې اووه تنه بهرتی کړی دی، په 2020 کښې Twenty disable او په 2021 تر اوسه پورې مونږہ په زیرو کښې روان یو، نو دغسې په PST کښې، اوس دیکښې کم از کم دویمه پکار دی چې PST خو اوگوری چې دوی Appointment څومره کړے دے که مونږ د هغه کوټې ورنه Calculation او کړو چې آیا دوی Proper طریقې سره دا Apply کړې ده او که نه ده کړې؟ دغسې تاسو اوگورئ ده دی ای او میل والا رالیبرلے دے، هغه وائی چې تر اوسه پورې چې 2018 نه دیکخوا هډو څوک بهرتی کړی نه دی، حالانکه هر کال ایلیمنټری اینډ سیکنډری ایجوکیشن ډیپارټمنټ ایډورٹائزمنټ کوی، د استاذانو هر ځای کښې ضرورت وی او د هغې په بنیاد باندې به مطلب دا دے چې کوټه، نو زما به دا خواست وی، منسټر صاحب خو نشته دے، که هر څوک ملگرے ما له جواب راکوی خو د هغې نه مخکښې به زه او وایم که دا چرې تاسو کمیټی ته ریفر کړئ چې دا مونږ اوگورو، دا یو بنه Debatable Question دے، چې آیا دوی د قانون مطابق کار کوی یا نه کوی، آیا دوی هغه خلقو له خصوصی افرادو ته موقع ورکړې ده که نه ده ورکړې؟ They are qualified and eligible for the post نو زما به دا ریکویسټ وی چیئرمین صاحب۔

جناب مسند نشین: جی، Concerned Minister، شوکت یوسفزئی کاما نیک On کړو۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت و ثقافت): بالکل، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے، یہ بھیجنا چاہیں بھیج دیں اور اگر ان کو اشتہار چاہیے، میں ڈیپارٹمنٹ سے کہہ دوں گا، اشتہار بھی دے دیں گے لیکن اگر یہ چاہتے ہیں کہ کمیٹی کو چلا جائے تو کوئی ایشو نہیں ہے کیونکہ اس میں جو کوٹہ ہے، واضح ہے، اس میں کوئی وہ ہے نہیں، Hanky panky ہے ہی نہیں، جو مخصوص کوٹہ ہوتا ہے معذوروں کے لئے یا اس کے لئے، اسی کے مطابق عملدرآمد ہوا اور اس کی ڈیٹیل دی گئی ہے لیکن اشتہار نہیں ہے، میں محکمے سے کہہ دوں گا کہ اگر اشتہار چاہیے، ان کو وہ دے دیں گے، اگر یہ کہتے ہیں کہ کمیٹی کو بھیج دیں، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔
 جناب مسند نشین: جی خوشدل خان۔

جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ: دا کمیٹی تہ اولیہی، دا صرف دیو اشتہار خبرہ صرف نہ دہ، او۔

Mr. Chairman: The motion before the House is that Question No. 15184 may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.
 (The motion was carried)

Mr. Chairman: The "Ayes" have it; referred to the concerned Committee. Question No. 15224, Mohtarma Nighat Yasmeen Sahiba.

* 15224 _ محترمہ نگہت یاسمین اور کرنزی: کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:
 (الف) آیا یہ درست ہے کہ پشاور یونیورسٹی کے شعبہ صحافت میں سال 2008 سے اب تک بین الاقوامی اداروں کے تعاون سے مختلف پراجیکٹس شروع کئے گئے ہیں جن پر خطیر رقم خرچ کی گئی ہے;
 (ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ بین الاقوامی فنڈز سے شروع کئے گئے پراجیکٹس میں شعبہ صحافت اور یونیورسٹی کے دیگر ملازمین کے ساتھ طلباء اور دیگر افراد کی تعیناتی بھی کی گئی تھی;
 (ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو سال 2008 سے تاحال مذکورہ پراجیکٹس کے نام پر کتنا فنڈ کس کس مد میں موصول ہوا، تمام فنڈز کی سالانہ تفصیل اور پراجیکٹس سے وابستہ تمام افراد کے نام، عمدہ اور ان کو کی گئی ادائیگی کی سالانہ تفصیل فراہم کی جائے؟
 جناب کامران خان۔ نگلش (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے، پشاور یونیورسٹی کے شعبہ صحافت میں 2008 سے اب تک ایک پراجیکٹ جرمین ادارہ برائے ترقی کے تعاون سے مکمل ہوا۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے، کہ اس پراجیکٹ میں شعبہ صحافت اور یونیورسٹی کے ملازمین کو GTZ اور یونیورسٹی کی باہمی مشاورت سے تعینات کیا گیا تھا۔

(ج) اس ضمن میں عرض ہے کہ اس پراجیکٹ کی کل لاگت ایک لاکھ 73 ہزار 367 یورو تھی جو کہ پاکستانی دو کروڑ 53 لاکھ 52 ہزار 310 روپے بنتی ہے۔ تمام فنڈز کی تفصیلات اور پراجیکٹس سے وابستہ تمام افراد کے نام، عمدہ اور ان کو کی گئی ادائیگی سالانہ تفصیل لف ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔
محترمہ نگت یا سمین اور کزئی: تھینک یوجی، یہ میرا کونسلر ہے جو ہے تو وہ وزیر برائے اعلیٰ تعلیم سے ہے اور اس کونسلر میں جو میں نے تفصیلات مانگی تھیں وہ انہوں نے مجھے دی ہیں اور میں اس کونسلر سے مطمئن ہوں، کیونکہ تفصیل سے جب کونسلر کا جواب دیا جاتا ہے تو وہ اس کانسٹر اور اس کا ڈیپارٹمنٹ جو ہے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ اچھا کام کر رہا ہوتا ہے اور جو کونسلر تفصیل سے نہ دیا جائے، اس میں ہیرا پھیری کی جائے تو اس کا مطلب ہے کہ اس کانسٹر بھی نالائق ہے اور اس کا ڈیپارٹمنٹ بھی نالائق ہے، تو میں اس کونسلر سے مطمئن ہوں، جو بھی اس کانسٹر ہے، مجھے نہیں پتہ، کامران ہے شاید۔۔۔۔۔

جناب چیئر مین: کامران۔ نگلش صاحب۔

محترمہ نگت یا سمین اور کزئی: کامران، جس کو ہمیشہ میں کہتی ہوں کہ یہ بہت زیادہ ذہین بھی ہے، یہ بہت زیادہ مطلب ہے طریقے سے، اپنا کام بہت اچھے طریقے سے کرتا ہے اور ہمیشہ میں نے اس کی تعریف کی ہے، چھوٹے بھائیوں کی حیثیت سے، تو میرا خیال ہے کہ انہوں نے جو جواب دیا ہے تو میں اس سے مطمئن ہوں اور تھینک یو کامران کہ آپ نے اتنا تفصیل سے مجھے جواب بھی دیا اور میں آپ کے سوال سے مطمئن بھی ہوں اور آپ کے ڈیپارٹمنٹ کو اور آپ کو، اللہ تعالیٰ آپ کو اور بھی کامیابی دے کیونکہ آپ بہت محنت سے کام کرتے ہیں اور میں نے ہمیشہ جو بھی محنت سے کام یہاں پہ منسٹر کرتا ہے، میں نے اس کی تعریف کی ہے اور یہ سیاست جو ہے تو یہ مخالفت برائے مخالفت ضرور ہوتی ہے سیاست، میرے اور آپ کے نظریات میں بہت فرق ہو گا لیکن اس کے باوجود جو آپ ڈیپارٹمنٹ کے لئے کام کر رہے ہیں، وہ قابل تحسین ہے۔

Thank you very much۔۔۔

Mr. Chairman: Thank you. Question No. 15346, janab Shakeel Bashir Sahib. Janab Shakeel Bashir Sahib lapsed. Question No. 15269, Mohtarma Humira Khatoon Sahiba.

* 15269 _ محترمہ حمیرا خاتون: کیا وزیر توانائی و برقیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) مالی سال 2019-20 اور 2020-21 کے دوران صوبہ بھر میں محکمہ کے تحت کتنی رقوم رکھی گئی تھیں، مذکورہ عرصہ کے دوران خرچ ہونے والی رقوم کی ضلع وار مالیت کیا ہے؛

(ب) گزشتہ تین سالوں کے دوران محکمہ کے تحت سالانہ اے ڈی پی میں رکھی گئی رقوم میں کتنی خرچ اور کتنی رقوم Lapse ہوئی ہیں، خرچ شدہ اور واپس شدہ رقوم کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ج) گزشتہ تین سالوں کے دوران محکمہ میں بھرتی ہونے والے افراد کی سکیل اور ضلع وار تعداد کیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) مالی سال 2019-20 اور 2020-21 کے دوران صوبہ بھر میں محکمہ کے منسلک اور ٹیسکو کے تحت رکھی گئی رقوم اور خرچ ہونے والی رقوم کی ضلع وار مالیت کی تفصیل لف ہے۔ (تفصیل ایوان میں فراہم کی گئی)۔

(ب) گزشتہ تین سالوں کے دوران محکمہ ہذا اور اس سے منسلک اداروں کے تحت سالانہ اے ڈی پی میں رکھی گئی رقوم کی خرچ اور Lapsed کی تفصیل لف ہے۔ (تفصیل ایوان میں فراہم کی گئی)۔

(ج) گزشتہ تین سالوں کے دوران محکمہ ہذا اور اس سے منسلک اداروں میں بھرتی ہونے والے افراد کی سکیل اور ضلع وار تعداد کی تفصیل لف ہے۔ (تفصیل ایوان میں فراہم کی گئی)۔

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ، چیئر مین صاحب۔ چیئر مین صاحب، میں نے جو سوال پوچھا ہے، اس میں میں نے محکمے سے یہ پوچھا ہے کہ ان کی پچھلی تین سالہ جو کارکردگی ہے اس کے اندر انہوں نے فنڈز کتنے Allocate کئے ہیں، اس میں Lapse کتنے ہوئے ہیں اور جو ان کے Pipeline کے اندر منصوبے ہیں، وہ کون سے یا کس اس پہ ہیں؟ پہلے تو میں یہاں پہ یہ ایک بات واضح کرتی جاؤں کہ کسی بھی ڈیپارٹمنٹ یا کسی بھی ادارے کی طرف سے جب ان کو فنڈ Allocate ہوتا ہے اور اس فنڈ میں سے ان سے فنڈ Lapse ہوتا ہے تو Lapse ہونا جو ہے، یہ اس ادارے کی انتہائی ناقص کارکردگی ہوتی ہے، اس لئے کہ ہم تو یہاں پہ بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں اور اکثر یہاں پہ ہمیشہ فنڈ ہی کارونا رو یا جاتا ہے کہ ہمارے پاس فنڈز نہیں ہیں لیکن یہ ایک بہت بری یعنی ایک روایت ہوتی ہے کہ آپ اداروں کو یا ڈیپارٹمنٹ کو فنڈز بھی دیتے ہیں اور وہ آپ کے جواب میں آپ کو یعنی وہ تسلیم بھی کر رہے ہیں سوال میں کہ جی ہم سے فنڈ Lapse ہوا۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اس ڈیپارٹمنٹ سے پوچھا جائے کہ ان سے فنڈ Lapse کیوں ہوا ہے؟ دوسری بات یہ ہے کہ انہوں نے جو کوہستان، تورغر، کرم، جنوبی وزیرستان، شمالی وزیرستان اور اورکزئی کے جو انہوں

نے Allocate کر کے بتایا ہوا ہے کہ یہاں پہ اتنا فنڈ استعمال ہوا ہے، تو یہ جو انہوں نے یہاں پہ دیا ہوا ہے جواب کے اندر تو یہ بالکل غلط ہے، یہ بالکل استعمال نہیں ہوا۔ تیسری بات یہ ہے کہ جو انہوں نے Jobs دی ہوئی ہیں، تو میرا ایک یہ بھی اس میں ضمنی سوال ہے کہ جو ملازمین رکھے گئے ہیں، تو آیا ان کے لئے کون سا Criteria استعمال کیا گیا ہے اور کن کن اخبارات کے اندر اشتہارات دیئے گئے ہیں؟ کیا آیا وہ ڈسٹرکٹ کے وہ اخبارات تھے جو عام عوام پڑھتے ہیں؟ اور آخر میں میرا جو ضمنی سوال ہے، وہ یہ ہے کہ یہ جو Pipeline میں انہوں نے منصوبے دیئے ہیں، ایک دس منصوبے ہیں جو ان کے Pipeline میں ہیں تو یہ اس وقت کون سی پوزیشن میں ہیں اور یہ کب پایہ تکمیل تک پہنچیں گے؟
جناب مسند نشین: جی، کنسرنڈ منسٹر صاحب، جی فضل شکور صاحب، ان کا مائیک On کر دیں۔

جناب فضل شکور خان (وزیر قانون): سر، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ میڈم کو پہلے سر، انہوں نے بھرتی کے بارے میں جو کہا ہے تو اس کے بارے میں میں جواب دوں گا کہ جو Criteria ہے سر، جو رولز ہیں، ریگولیشنز ہیں، ان سب کو، اس کے مطابق ساری بھرتی ہوئی ہے۔ یہ جو اصل میں یہ ڈیپارٹمنٹ تین اس میں تقسیم ہے، ایک Electric Inspectorate ہے، ایک PEDO ہے اور اس میں KPOGCL ہے، تو اس میں یہ جو PEDO میں بھرتی ہوئی ہے یہ تو ساری ایٹا کے ذریعے سے بھرتی ہوئی ہے، KPOGCL کپنی ہے، اس کے اپنے ریگولیشنز ہیں، اس کے مطابق بھرتی ہوئی ہے، وہ سارا کچھ اگر میڈم کہتی ہیں، ہم ان کو وہ سارے Provide کر دیں گے جو انہوں نے مانگے نہیں ہیں، انہوں نے صرف تفصیل مانگی تھی کہ کتنی بھرتی ہوئی ہے؟ اس کا جواب دیا گیا ہے۔ دوسرا انہوں نے جو کہا ہے کہ کسی جگہ، میرے خیال میں انہوں نے دو ڈسٹرکٹس بتائے ہیں کہ ادھر خرچ نہیں ہوئے ہیں، تو ڈیپارٹمنٹ نے پوری تفصیل دی ہوئی ہے کہ یہ پیسے خرچ ہوئے ہیں۔ اگر میڈم کے پاس اس طرح کے کوئی کاغذات ہیں، کوئی اس طرح کے ثبوت ہیں کہ یہ پیسے، فنڈز خرچ نہیں ہوئے ہیں تو ہمیں دے دیں، ڈیپارٹمنٹ بھی یہاں ہے، اگر غلط بیانی کی ہے ڈیپارٹمنٹ نے تو سر، جو آپ کی چیئر جو مناسب سمجھے اسی طرح ہوگا۔ باقی تفصیل سے پورا جواب موجود ہے۔
جناب مسند نشین: جی میڈم۔

محترمہ حمیرا خاتون: جی چیئر مین صاحب، میں نے جو اہم باتیں پوچھی ہیں اس میں، اس کی وضاحت آئی ہی نہیں ہے، میں یہ کہہ رہی ہوں کہ ایک ڈیپارٹمنٹ کو آپ نے فنڈز دیئے ہیں، آپ اس میں تسلیم کر

رہے ہیں کہ ڈیپارٹمنٹ کو فنڈز دیئے گئے ہیں اور یہ بھی سوال کے جواب میں تسلیم ہو رہا ہے کہ فنڈز Lapse ہوئے ہیں، میں یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ فنڈز کہاں گئے، کہاں سے Lapse ہو گئے؟ ایک بات، دوسری بات یہ ہے کہ جو Pipeline کے اندر منصوبے ہیں، وہ دس منصوبے آپ نے دیئے، وہ دس منصوبے کب پایہ تکمیل تک پہنچیں گے اس کا کوئی ٹائم فریم نہیں ہے؟ اور تیسری بات یہ ہے کہ، اگر میرے پاس ثبوت ہیں تو وہ میں ادھر آپ کے سامنے پیش تو نہیں کر سکتی، آپ اس کو کمیٹی میں ریفر کریں گے تو میں کمیٹی میں ثبوت پیش کر دوں گی۔

جناب مسند نشین: جی منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: سر، Lapse کا تو اس طرح ہے کہ یہ ٹیکنیکل وہ ہے، پیسے Lapse ہو جاتے ہیں، اس طرح نہیں ہے کہ کوئی کرپشن کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے کوئی مسئلہ بنتا ہے، یہ ہر ڈیپارٹمنٹ میں ہر جگہ پہ ہوتا ہے، یہ کوئی اتنا بڑا ایشو نہیں ہے کہ آدمی اس کو چیلنج کرے اس بات کو، لیکن پھر بھی اگر میڈم کی تسلی نہیں ہے تو اگر یہ اس کو کر دیں تو میرے خیال میں مطمئن ہو جائیں تو بہتر ہو گا۔ سر، باقی ساری ڈیٹیل دی ہوئی ہے، میں اس بات پہ I don't know, lapse ہونے والے سر، کوئی اتنا بڑا ایشو نہیں ہے، ہر ڈیپارٹمنٹ میں پیسے Lapse ہو جاتے ہیں۔

محترمہ حمیرا خاتون: جناب چیئر مین۔

جناب مسند نشین: ایک منٹ، وہ جواب دے رہے ہیں جی۔ جی تیمور صاحب۔

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ صحت): سر، اس میں یہ ہے، اپنا وہ سی ایم صاحب بھی ابھی بیٹھے تھے، انہوں نے بھی ابھی یہ کیا، پچھلے اگر آپ تین سال لے لیں تو Lapse ایک روپیہ بھی نہیں ہوا، یہ ضرور ہو سکتا ہے کہ ڈیپارٹمنٹس اپنے بجٹ Fully نہیں خرچ کر سکتے لیکن یہ پتہ نہیں کہ لوگ سنتے نہیں ہیں یا کیا ہے؟ ہر سال، اگر آپ لے لیں اور یہ ابھی سے نہیں، میں نے بیس سال کا ریکارڈ بجٹ بک میں دکھایا ہے، جو Budgeting ہوتی ہے چونکہ وہ Receivable اور Provisional spending کی Basis میں ہوتی ہے، Budgeting میں اور Actual expenditure میں دس سے بیس فیصد کا فرق ہوتا ہے، اگر اس گورنمنٹ کے کریڈٹ کو ایک بات جاتی ہے تو وہ یہ کہ Covid جیسے مشکل حالات میں ہم نے یہ Decide کیا کہ ہم Spending maximize کریں گے، تو پچھلے دو سال میں ہم نے اپنا Account balance negative کو بھی جانے پہ چھوڑ دیا، اپنے Over draft limit کے اندر

تاکہ Spending maximum ہوتا کہ صوبے میں ترقی کی شرح کم نہ ہو، تو یہ میں صرف Clarify کرنا چاہتا ہوں کہ اس کا مطلب یہ کہ پیسہ تو ایک بھی Lapse نہیں ہوا، بلکہ پچھلے سال تقریباً جو صوبائی ڈیولپمنٹ بجٹ کی میں بات کر رہا ہوں ایک سو پچاس (150) ارب روپے کا بجٹ تھا، ایک سو اسی (180) ارب روپے تقریباً بلیز ہوئے اور میرے خیال میں جب Final figures locking ہونگے جو اکاؤنٹ جنرل کرتا ہے تو کوئی ایک سو ساٹھ، ایک سو سٹھ (160, 165) ارب روپے کی Spending ہوگی، ہاں اب یہ ضرور ہے ایک ڈیپارٹمنٹ کی Spending capacity کم ہے، وہ پیسے کہیں اور لگ جاتے ہیں لیکن For the record کہ Lapse ایک روپیہ بھی نہیں ہوا۔

محترمہ حمیرا خاتون: سپیکر صاحب۔

جناب مسند نشین: جی میڈم۔

محترمہ حمیرا خاتون: اس میں میں یہ کہنا چاہوں گی کہ سوال کا جواب آپ کے سامنے بھی پڑا ہوا ہے، اس سوال کے جواب کے جز (ب) میں آپ دیکھ لیں، میں نے ان سے پوچھا ہے کہ Lapse رقوم کی ہوئی ہیں، جواب میں انہوں نے کہا ہے، خود ڈیپارٹمنٹ نے کہا ہے، میں تو یہ نہیں کہہ رہی منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ ایک منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں Lapse ہونا کوئی بڑی بات نہیں ہے اور دوسرے منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ ہوا ہی نہیں ہے، تو پھر آپ کے ڈیپارٹمنٹ نے کیوں جواب دیا ہے کہ Lapse ہوئے ہیں؟ ظاہر ہے پیسے Lapse ہوئے ہیں، میں نے تو یہ نہیں کہا کہ کرپشن ہوئی ہے، یہ تو آپ لوگوں نے خود اس سے Assume کیا ہے، میں تو یہ کہہ رہی ہوں کہ اس کی تحقیقات ہونی چاہئیں، اگر پیسے صحیح نہیں لگے اور نہیں لگے، اس کے جواب میں آئی ہوئی ہے یہ بات، لہذا اس کو کمیٹی میں ریفر کریں تاکہ وہاں یہ اس کی تحقیقات ہوں۔ دوسرا جو انہوں نے خرچ بھی کئے ہیں، وہ خرچ بھی ادھراتے نہیں ہوئے جتنے انہوں نے یہاں پہ دکھائے ہیں۔

جناب مسند نشین: جی منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: سر، میرے خیال میں ڈیپارٹمنٹ نے پورا مکمل جواب دیا ہوا ہے تو ہم کمیٹی میں اس کے جانے کے لئے اس کے ساتھ Agree نہیں ہیں۔

جناب مسند نشین: ویسے میڈم، جو آپ بات کر رہی ہیں میڈم، میڈم، جو آپ بات کر رہی ہے نا۔۔۔۔

محترمہ حمیرا خاتون: آپ کا ڈیپارٹمنٹ خود یہ مان رہا ہے کہ ہم سے پیسے Lapse ہوئے ہیں، میں اس پر زیادہ بحث نہیں کرنا چاہ رہی ہوں، اچھا نہیں لگتا نا، اب Lapse ہوئے ہیں، Lapse ہونے کا کیا مطلب ہے، یہ آپ سب کو پتہ ہے، اگر آپ لوگ کرنا چاہتے ہیں، اس کی تحقیقات چاہتے ہیں جو آپ نے فنڈز خرچ کئے، وہ ہوئے نہیں ہیں، جو پیسے رکھ دیئے وہ Lapse ہوئے ہیں اور جو آپ کے Pipeline میں منصوبے ہیں، اس کے پاس کوئی ٹائم فریم نہیں ہے۔

جناب مسند نشین: ٹھیک ہے، میڈم۔

The motion before the House is that Question No. 15269 may be referred to the concern Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

Mr. Chairman: The 'Noes' have it, defeated. Question No. 15387, Mohtarma Baseerat Khan Sahiba, Mohtarma Baseerat Khan Sahiba, lapsed. Question No. 15310, janab Sirajuddin Sahib, lapsed. Question No. 15568, janab Ahmad Kundi Sahib.

* 15568 _ جناب احمد کندی: کیا وزیر توانائی و برقیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے میں پن بجلی کے منصوبے لگانے کے لئے پیڈو کا ادارہ موجود ہے اور پیڈو صوبے میں بجلی پیدا کرنے والے منصوبوں کا مرکزی ادارہ ہے:

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

- (1) مذکورہ ادارہ معرض وجود میں آنے کے بعد صوبے میں کتنے منصوبے لگا رکھے ہیں;
- (2) مذکورہ منصوبوں پر کتنی لاگت آئے گی، تمام منصوبوں کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے;
- (3) مذکورہ منصوبوں سے سالانہ کتنی میگا واٹ بجلی پیدا ہوگی اور ان منصوبوں سے صوبے کو سالانہ کتنا فائدہ ہوگا، تمام منصوبوں کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

- (1) محکمہ پیڈو نے معرض وجود میں آنے کے بعد اب تک سات منصوبے مکمل کئے ہیں۔
- (2) ان تمام منصوبوں پر کل تیس ارب روپے لاگت آئی ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔
- (3) ان منصوبوں سے ایک سو اسیٹھ اعشاریہ دو (161.2) میگا واٹ بجلی پیدا کی جا رہی ہے اور ان منصوبوں سے نو سو باسیٹھ اعشاریہ سات (962.7) ملین یونٹس سالانہ پیدا کئے جاتے ہیں۔ ان منصوبوں

سے پیدا ہونے والی بجلی کی مرکز کو فروخت کی مد میں صوبے کو مالی سال 2019-20 میں تین ہزار پانچ سو (3500) ملین روپے وصول ہوئے اور آئندہ مالی سال میں چار ہزار پانچ سو پچیس (4525) ملین روپے کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ منصوبوں کی الگ الگ تفصیل گزشتہ اور موجودہ مالی سال کی تفصیل لف ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

S. No	Name of Project	Capacity (MW)	Cost Rs. Million	Annual Energy Gwh	Annual revenue Rs. Million	Mode of Financing
A	Optional Projects					
1	Malakand-III HPP Dargai	81	6.379	553	2270(ave)	ADP:HDF
2	Pehur HPP Distt: Swabi	18	862	57.2	300	ADP:HDF
3	Shishi HPP Distt: Chitral	1.87	268	16	10	ADP:HDF:
4	Reshun HPP Distt: Chitral	4.2	238	22	32	ADP:HDF
5	Daral HPP Distt: Swat	36.6	8492.96	200	1300	ADP:HDF: ADB
6	Ramolial HPP Distt: Kohistan	17	5249	100.5	462	ADP:HDF: ADB
7	Machai HPP Distt: Mardan	2.6	1502	14	150	ADP:HDF: ADB
	Total	161.2	23009	962.7	4524	

جناب احمد کنڈی: شکریہ چیئر مین صاحب، بڑا اہم سوال ہے اور میں نے تو سوال یہ کیا تھا جو ہمارے Completed projects کتنے ہیں، ہائیڈل کے اور Ongoing projects کتنے ہیں؟ انہوں نے Completed projects کی ڈیٹیلز دی ہیں لیکن میں آپ کو مثال دوں، آپ مالاکند تھری 2008 میں Commissioned ہوا ہے تو اس کی ڈیٹیل، انہوں نے Average سارا ڈیٹا اکٹھا کر کے ہمیں دے دیا، میرا اس ڈیٹا سے تھوڑا سا اختلاف ہے اور جس طرح رپورٹ ہمارا 2010 میں Commissioned ہوا ہے، وہ بھی انہوں نے دس بارہ سال کا سارا ڈیٹا اکٹھا کر کے ایک ٹیبل میں دیا ہے، حالانکہ میں نے Mention کیا ہے، اس کی مجھے آپ علیحدہ سے ڈیٹیل دیں تاکہ ہم اس کے اوپر کوئی Critical note دیں، جس سے حکومت کو فائدہ ہوگا اور جو Ongoing projects ہیں ان کی ڈیٹیلز بھی نہیں دی گئیں، تو میری اپنی ذاتی خواہش تو یہی ہے، یہ کمیٹی کو بھیج دیں تو زیادہ بہتر ہوگا اور میری دوسری گزارش یہ ہے، چیف منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، جو ہمارا انرجی اینڈ پاؤر کا جو ڈیپارٹمنٹ ہے،

جناب سپیکر، ویسے تو سارے ڈیپارٹمنٹس Important ہیں لیکن ہمارے صوبے کا جو مقدمہ ہے وہ انرجی اینڈ پاور ڈیپارٹمنٹ کے پاس ہے، آپ اگر Net hydel profit کو لیں انرجی اینڈ پاور، آپ اگر IG SAP کو لیں، انرجی اینڈ پاور، آپ اگر نیچرل گیس کو لیں، انرجی اینڈ پاور، فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کو لیں، پیٹرولیم پراڈکٹس کے اوپر جو ہمارا صوبہ سب سے زیادہ پیدا کرتا ہے، انرجی اینڈ پاور، میری گزارش یہ ہوگی، یہ محکمہ فل ٹائم منسٹر مانگتا ہے، چیف منسٹر صاحب Overloaded ہیں، Kindly میری یہ Suggestion ہے، اگر چیف منسٹر صاحب انرجی اینڈ پاور کے لئے ایک علیحدہ منسٹر رکھیں تو میرے خیال میں اس صوبے کو بے تحاشہ فائدہ ہوگا اور اس سوال پہ مجھے اعتراض ہے، اگر یہ کمیٹی کو چلا جائے تو اس پہ ہم بڑی Constructive قسم کا Out put دے سکتے ہیں۔ شکریہ۔

جناب مسند نشین: جی منسٹر صاحب۔

جناب ہمایون خان: سپلیمنٹری، سپلیمنٹری۔

جناب مسند نشین: جی جی، ہمایون صاحب، ہمایون صاحب۔

جناب ہمایون خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، جس طرح کنڈی صاحب نے پورے صوبے کے لئے بات کی ہے تو ہمارے ضلع دیر میں کوٹو ہائیڈل پاور پراجیکٹ ہوا ہے، پیڈو سے زیر تعمیر ہے، اس کی Completion کا جو پیریڈ تھا وہ 2020 کو اس کی Completion تھی، ابھی تک اس میں پتہ نہیں ہے کہ کس وجہ سے ہم نے جب لوکل ان سے پوچھا، اس کا جو (Project Director) PD ہے وہ کہہ رہے ہیں کہ جی اس کی تقریباً گروڑوں روپے روزانہ کی آمدن ہوگی اور اس کی جو مشینری ہے، شاید کسی کراچی پورٹ میں بڑی ہوگی یا کیا ہے؟ تو اس کے لئے Kindly کوئی اس طرح طریقہ بتائیں کہ وہ چالو ہو سکے، کیونکہ اس سے اتنا لیس (39) میگا واٹ بجلی پیدا ہوگی، چودہ ارب روپے کی سکیم ہے تو کیوں کیا ہمیں اپنے وہ، جیسے ہماری انرجی ہے اس کام کے لئے ہم نے یہ اتنے پیسے خرچ کئے ہیں صوبائی حکومت سے، تو کم از کم اس صوبے کی آمدن ہوگی، یہ سپلیمنٹری ہے، جی۔

جناب مسند نشین: جی کنسرنڈ منسٹر صاحب، فضل شکور صاحب۔

جناب فضل شکور خان (وزیر قانون): سر، کنڈی صاحب نے بڑا اہم سوال کیا ہے لیکن میرے خیال میں تو جواب پورا دیا گیا۔ آپ نے اگر دوسرے منصوبوں کے بارے میں پوچھا ہے جو زیر تکمیل ہیں، اس میں میں نے سوال میں پڑھا نہیں ہے، وہ کہیں نظر نہیں آیا مجھے، تو اگر آپ اس کے لئے علیحدہ سوال کر لیں تو

ان شاء اللہ اس کی بھی ڈیٹیل دے دیں گے اور باقی جس طرح دوسرے ایم پی اے صاحب نے کہا ہے، وہ بھی سر، فریش کولسین اگر لے آئیں تو اس سے اس کا تعلق نہیں ہے، تو میں یہ ریکویسٹ کروں گا۔
جناب مسند نشین: جی کنڈی صاحب، مطمئن؟
جناب احمد کنڈی: جی مطمئن۔

جناب مسند نشین: کولسین نمبر 15571، جناب سردار حسین بابک۔

* 15571 _ **جناب سردار حسین:** کیا وزیر توانائی و برقیات ارشاد فرمائیں گے کہ: سال 2013 سے 2018 تک توانائی و برقیات کے کل کتنے منصوبے شروع کئے گئے ہیں، مذکورہ منصوبوں سے کتنی میگاواٹ بجلی پیدا ہوگی، نیز یہ منصوبے حکومت نے اپنے صوبے کے وسائل سے شروع کئے ہیں یا پارٹنرشپ کے ذریعے شروع کئے گئے ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟
جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): 1- پیڈونے گزشتہ پانچ سالوں میں جو منصوبے شروع کئے ہیں، ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	منصوبے کا نام، جگہ	پیداواری صلاحیت	کل لاگت
1-	مثلتان ہائیڈرو پاور پراجیکٹ	84 میگاواٹ	20722.94 ملین
2-	لاوی ہائیڈرو پاور پراجیکٹ	69 میگاواٹ	20087 ملین
3-	کوٹو ہائیڈرو پاور پراجیکٹ	40.8 میگاواٹ	13998.89 ملین
4-	کرورہ ہائیڈرو پاور پراجیکٹ	11.6 میگاواٹ	4.62 ملین
5-	جھوڑی ہائیڈرو پاور پراجیکٹ	10.2 میگاواٹ	3789.6 ملین
6-	356 منی ہائیڈل سٹیشنز	34.7 میگاواٹ	5.5 ملین
ٹوٹل		250.3 میگاواٹ	58608.55 ملین

2- مذکورہ بالا منصوبے حکومت نے اپنے وسائل یعنی سالانہ اے ڈی پی اور ہائیڈل ڈویلپمنٹ فنڈ سے شروع کئے ہیں۔

جناب سردار حسین: شکریہ، جناب چیئرمین صاحب۔ زما کونسنچن دا وو چھی "کیا وزیر توانائی و برقیات ارشاد فرمائیں گے کہ سال 2013 سے سال 2018 تک توانائی اور برقیات کے کل کتنے منصوبے شروع کئے گئے ہیں، مذکورہ منصوبوں سے کتنی میگاواٹ بجلی پیدا ہوگی، نیز یہ منصوبے

حکومت نے اپنے وسائل سے شروع کئے ہیں یا پارٹنرشپ کے ذریعے شروع کئے ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟" جناب چیئرمین، دوئی خومتلتان، لاوی، کوتو، کرورہ، جبوری او بیا داچی کوم منی ہائیڈیل سٹیشنز دی، حکومت خومالہ جواب راکرے دے خو منسٹر صاحب دی خیلہ خبرہ او کپی نو بیا پری زہ خبرہ کول غوارم۔

جناب مسند نشین: جی منسٹر صاحب، جی کنڈی صاحب، کنڈی صاحب کامانیک On کردیں، کنڈی صاحب کامانیک On کردیں۔

جناب احمد کنڈی: سر، میری گزارش یہ ہے، میں نے بھی یہ سوال پڑھا تو اس میں میرا Input ہے، دیکھیں، میں بار بار پھر وہی کتا ہوں، ہمارے صوبے میں جو ہمیں Space ملتا ہے ہم Space پہ اپنا ہاتھ کاٹ کر کسی اور کو دے دیتے ہیں، اب اس پیڈو کے نیچے بہت سارے ہمارے ایسے پرائیویٹ پراجیکٹس ہو رہے ہیں، اب Lower Spat Gah کا کورینز کر رہے ہیں وہ پراجیکٹ، اس میں نہیں Determine کیا گیا ہے، اس طرح بہت سارے اور پرائیویٹ پراجیکٹس ہیں جو کہ پیڈو کے نیچے ہیں، جو کہ پرائیویٹ کمپنیز کر رہی ہیں، ان کو ہم نے تیس تیس سال کے Agreement پہ دیا ہوا ہے۔ میرے خیال میں یہ سوال بالکل جواب جو ہے نامکمل ہے، انہوں نے، ٹھیک ہے جو پیڈو اپنے فنڈ سے کر رہا ہے وہ تو دیئے ہوئے ہیں لیکن بابک صاحب کا جو سوال تھا، اس میں وہ جو ڈیٹیل انہوں نے مانگی ہے، جو پرائیویٹ ہم جو کر رہے ہیں، کیونکہ اس صوبے میں ہائیڈل کا بہت بڑا Potential ہے، ورلڈ بینک کی رپورٹ کے مطابق خیبر پختونخوا کے پاس پچاس ہزار میگا واٹ کا Potential ہے اور ہم نے سب سے بڑا جو ہمارا پراجیکٹ اس ٹائم جو ہے، پرائیویٹ پارٹنرشپ پہ، وہ Lower Spat Gah کا ہے جو کورینز کر رہے ہیں، اس کو Mention کرنا، اس لسٹ میں بہت ضروری تھا، شکریہ۔

جناب مسند نشین: جی منسٹر صاحب، جی حافظ صاحب، ہدایت رحمان صاحب۔

جناب ہدایت الرحمان: جناب سپیکر، چونکہ چترال میں بھی یہ چھوٹے چھوٹے پاور ہاؤسز بہت زیادہ بن رہے ہیں، کوئی پچھلے Tenure میں پچپن بنے ہیں اور اس مرتبہ میرے خیال میں بیاسی (82) بننے جا رہے ہیں، اس میں جو ہم نے تجربہ کیا ہے کہ جی جو بہت چھوٹے چھوٹے پاور ہاؤسز یا جو پن بجلی بنا رہے ہیں، اس میں جو ہے ناں فائدہ بھی نہیں ہو رہا ہے اور ان میں اکثر خراب ہیں اور کام بھی صحیح نہیں ہوا، چل بھی نہیں رہے ہیں، اس حوالے سے میں نے منسٹر صاحب سے گزارش کی، اگر چھوٹوں کو ختم کر کے کم از

کم دو میگا واٹ، پانچ میگا واٹ، دس میگا واٹ کے اگر بنائے جائیں تو اس سے عوام کو بھی فائدہ ہوگا، چونکہ چھوٹے بنا کر عوام کے حوالہ کر دیئے جاتے ہیں اور وہ اس کو سنبھال نہیں پارہے ہیں اور وہ کچھ عرصہ چلتے ہیں پھر وہ بند ہو جاتے ہیں۔

جناب مسند نشین: جی منسٹر صاحب، فضل شکور صاحب۔

جناب فضل شکور خان (وزیر قانون): جی جی، ایم پی اے صاحب نے جو Advice دی ہے اس کو دیکھ لیں گے سر، اس میں میں اتنا کہوں گا کہ یہ منی ہائیڈل سٹیشنز جو ہیں، انہی میں آپ کے وہ آتے ہیں۔ میرے خیال میں یہ پتھرال میں بھی، کافی اس میں یہ یہاں پہ ڈیٹیل دی گئی ہے کہ تین سو چھپن (356) ہیں، ان میں تین سو سولہ (316) Complete ہیں اور باقی بائک صاحب نے جس طرح کہا ہے تو میرے خیال میں تو سر، ڈیٹیل ہے، اگر آپ کا کوئی سپلیمنٹری ہے تو میں جواب دے دوں گا۔ باقی تو اب میں کچھ نہیں کہہ سکتا ہوں اور جس طرح احمد کنڈی صاحب نے کہا ہے، میں اس کی تفصیل لے لیتا ہوں، مجھے ابھی یہ کوئی لکچر دیا گیا، تو جس طرح اس کا یہ کہہ رہے ہیں، میرے خیال میں وہ 2018 کے بعد شروع ہوا ہوگا، اس وجہ سے اس پہ نہیں آیا ہوگا۔ چونکہ انہوں نے کوئٹہ میں 2013 سے 2018 تک کی تفصیل مانگی ہے۔۔۔۔

جناب مسند نشین: جی بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریہ، جناب چیئرمین صاحب۔ زما غرض ہم دہی سوال دا وو جناب چیئرمین صاحب، چہی 2010 کبنی چہی کلہ Eighteenth Amendment راغے د عوامی نیشنل پارٹی او د پاکستان پیپلز پارٹی مخلوط حکومت مونر پہ دہی صوبہ کبنی بیا یو ایکشن پلان جوہر کہو پہ 2010 کبنی او پہ ہغہی کبنی پچیس سو میگا واٹ بجلی منصوبہ چہی دی د ہغہی نشاندهی اوشوہ، تاسو او گورئی جناب چیئرمین صاحب، چہی زمونر د دہی صوبہ پختونخوا د آمدن د تولو نہ لویہ ذریعہ چہی دہ ہغہ بجلی دہ او ہغہ حکہ زیاتہ د آمدن لویہ ذریعہ دہ چہی اوبہ دلتہ د اربونو کھربونو روپو اوبہ چہی دی ہغہ ضائع کیری، نن ہم تاسو او گورئی پہ دہی روانو حالاتو کبنی بیا مونر دا خبرہ کوؤ چہی دا کومہی اوبہ ضائع کیری، سمال ڈیمز جوہر کئی، تاسو او گورئی مونر چہی بارانونہ اوشی، دا سکولونہ اوسی، پلونہ اوسی، روڈونہ اوسی، وجہ دا دہ چہی Reservoirs نہ

وی، شمال ڊیمز نه وی، بیا هغه اوبه چي دی هغه زمونږ په تباھي کښي بدل شي، مونږ دا غواړو چي دا تباھي زمونږ په پيداوار کښي بدله شي او زمونږ د آمدن په ذريعه کښي بدله شي۔ هم هغي پسي تاسو اوگورئ چي نن، اگر چي دا ښه حکومت دے دوي خو نه هغه علاقي آفت زده گرځوي او نه هغه Damages ته فوري طور باندې پيسي ورکوي او هر کال داسي کيږي چي په هغه Damages باندې زمونږه پيسي لگي، بيا که مونږه غنمو ته اوگورو جناب چيئرمين صاحب، مونږه هر کال بيا Subsidy ورکوؤ، لهدا زما غرض خو هم دا وو چي د دي حکومت کومه سنجيدگي په نظر راځي، چي کوم په 2010 کښي ايکشن پلان جوړ شوي دے، په هغه منصوبو باندې لا هم تاسو عمل درآمد جناب چيئرمين صاحب، نه دے کرے، پکار خو دا ده چي مونږ دا صوبه په خپلو پښو باندې اودرو چي نواسي (89) ارب زما په دي صوبي قرضه وه، هغه قرضه نن سات سو (700) ارب ته اورسيده، هغه قرضه نن سات سو (700) ارب ته اورسيده، تاسو د BRT د پاره خو سو ارب روپي قرضه راخلي خو بيا د لس لس کالو منصوبي چي هغه زما د آمدن ذريعه هم ده، زما ضرورت هم دے، د هغه بارانونو په وجه باندې زمونږ تباھي هم کيږي، اضافي مونږ د خپل بچت نه هغه Damages ته او هغه Subsidies ته پسي هم ورکوؤ، نو جناب چيئرمين صاحب، منستير صاحب خو ښه سرے دے خو ما دهغوي په نويس کښي دا خبري راوستي که په دي باندې کار روان شي نو دا به ډيره غټه مهرباني وي۔

Mr. Chairman: House in order, please; House in order, please; House in order, please. Fakhar Jehan, please. Fakhar Jehan, Ishtiaq, ji Minister Sahib.

وزير قانون: سر، بابک صاحب ډيري ښه خبري او کړي او ان شاء الله د حکومت په دي څيزونو نظر دے او ان شاء الله داسي هر يو اقدام به کوي چي هغي سره د صوبي چي دے نو هغي په ريونيو کښي اضافه کيږي۔

جناب مسند نشين: جی بابک صاحب۔

وزير قانون: مطمئن دے سر۔

جناب مسند نشين: بابک صاحب مطمئن شوي؟

جناب سردار حسین: جناب، زہ مطمئن یمہ، مہربانی۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

15346 _ جناب شکیل بشیر خان: کیا وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول عمر زئی میں بچوں کی تعداد زیادہ ہے اور کمروں کی تعداد کم ہے اور کئی کمروں کی حالت زار بھی خراب ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت کب تک مذکورہ سکول میں کمروں کی حالت بہتر بنانے اور نئے کمروں کی تعمیر کا ارادہ رکھتی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان (وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول عمر زئی کل سترہ کلاس رومز ہیں جن میں تقریباً سترہ سو (1700) طالبات زیر تعلیم ہیں۔

(ب) سکول میں مزید بارہ کمروں کی ضرورت ہے جس کے لئے محکمہ ابتدائی و ثانوی تعلیم نے پرانے چھ کمروں کو گرا کر اس کی جگہ بارہ نئے کمرے تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اس کو آئندہ اے ڈی پی میں شامل کیا جائے گا۔

15387 _ محترمہ بصیرت خان: کیا وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے ضلع خیبر میں 2018 سے لے کر 2021 تک مختلف مردانہ اور زنانہ سکولوں میں کلاس فور کی آسامیوں پر تعیناتیاں کی ہیں;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کتنے افراد کس قانون اور کن کے احکامات پر بھرتی ہوئے ہیں;

(ج) تمام بھرتی شدہ افراد کی درخواستیں، شناختی کارڈ، ڈومیسائل، تعلیمی اسناد، تقرری کے آرڈر، موجودہ پوسٹنگ آرڈر، اخباری اشتہارات، بنیادی سکیلیں اور سلیکشن کمیٹی کے ممبران کے نام فراہم کئے جائیں، نیز سکولوں کے نام بھی بتائے جائیں؟

جناب شہرام خان (وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) ضلع خیبر میں 2018 سے لے کر 2021 تک مختلف مردانہ اور زنانہ سکولوں میں کل 89 کلاس

فور ملازمین بھرتی ہوئے ہیں، یہ تمام بھرتیاں ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر کے احکامات پر حکومت خیبر پختونخوا کی مروجہ پالیسی کے مطابق اخبارات میں باقاعدہ اشتہارات کے ذریعے ہوئی ہیں۔

(ج) تمام بھرتی شدہ افراد کی درخواستیں، شناختی کارڈ، ڈومیسائل، تعلیمی اسناد، تقرری کے آرڈر، موجودہ پوسٹنگ آرڈر، اخباری اشتہارات، بنیادی سکیل اور سلیکشن کمیٹی کے ممبران کے ناموں کی تفصیل ایوان میں فراہم کی گئی۔

15310 _ جناب عنایت اللہ: کیا وزیر توانائی و برقیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) اس وقت صوبہ میں پن بجلی کے ضلع وار کل کتنے منصوبے قائم ہیں، ان منصوبوں کی پیداواری استعداد کیا ہے اور ان منصوبوں میں سے کتنے نیشنل گرڈ کے ساتھ منسلک ہیں اور کتنے منصوبوں کا کنٹرول محکمہ کے پاس ہے:

(ب) کیا بجلی کے بحران پر قابو پانے کے لئے صوبے میں پن بجلی کے لئے منصوبے شروع کرنے کی کوئی تجویز حکومت کے زیر غور ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) تکمیل شدہ پن بجلی گھروں کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	منصوبے کا نام	ضلع	پیداواری صلاحیت (میگاواٹ)
1	ملاکنڈ-3	ملاکنڈ	81
2	درال خواڑ	سوات	36.6
3	رانولیا	کوہستان لوئر	17
4	شیشی	چترال لوئر	1.86
5	مچیبی	مردان	2.6
6	پھیور	صوابی	18
			گدون انڈسٹریل اسٹیٹ کو بجلی کی فراہمی (ویلنگ ماڈل کے تحت)
7	ریشن	چترال اپر	4.2
			مقامی سطح پر بجلی کی فراہمی
			161.26
			ٹوٹل

(ب) زیر تکمیل پن بجلی گھروں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	منصوبے کا نام	ضلع	پیداواری صلاحیت (میگاواٹ)
-----------	---------------	-----	---------------------------

10.2	مانسہرہ	جبوڑی	1
40.8	دیر (لوئر)	کوٹو	2
11.2	شاگلہ	کاٹہرہ	3
84	سوات	گورکن مثلتان	4
69	پتھرال	لاوی	5
157	سوات	مدین	6
88	سوات	گبرال کلام	7
300	بالاکوٹ	بالاکوٹ	8
10.5	کرم ایجنسی (پاڑھچنار)	چھری چارخیل	9
2.95	تورغر	مجاہدین (براندو)	10
773.65			ٹوٹل

15503 _ جناب سراج الدین: کیا وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے 2021-22 کے بجٹ میں صوبہ بھر میں ضم شدہ اضلاع میں 97 آئی ٹی لیبر کواآئی ٹی آلات کی فراہمی اور 276 سائنس لیبارٹریز کی تعمیر کے لئے رقم مختص کی ہے؛
(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے ضم شدہ اضلاع میں 14300 اساتذہ کی بھرتیوں کا اعلان کیا ہے؟

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت نے اب تک ضم شدہ اضلاع کے کتنے سکولوں کے آئی ٹی لیبر کواآئی ٹی آلات فراہم کئے ہیں، اور کتنی سائنس لیبارٹریاں قائم کیں ہیں، ان کی ضلع وار تعداد اور اخراجات کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز اب تک ضلع وار کتنے اساتذہ کی بھرتیاں عمل میں لائی گئی ہیں؟

جناب شہرام خان (وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) اس ضمن میں عرض ہے کہ سال 2021-22 کے ترقیاتی بجٹ میں سکیم "Establishment of IT labs in High & Higher Secondary Schools in Merged Areas"

منظور ہوئی، مزید برآں آئی ٹی لیبر کو آئی ٹی آلات کی فراہمی کے لئے پروکیورمنٹ کا عمل شروع ہو چکا ہے اور جلد ہی مکمل کیا جائے گا، ضلع وار آئی ٹی لیب کی تفصیل (الف) ایوان کو فراہم کی گئی، اضلاع میں ٹوٹل تعمیر سائنس لیبر کی تعداد 130 ہے، جس میں ابھی تک کل تعداد 90 مختلف اضلاع کے لئے منظور ہو چکی ہیں، منظور شدہ اور بقایا تعداد و سائنس لیبر کی تعداد (ب) کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

(ب) صوبائی حکومت نے ضم اضلاع کے سکولوں میں اساتذہ کی کمی کو پورا کرنے کے لئے سال-2020 21 میں ایک سکیم دو سالوں کے لئے منظور کی تھی، جس میں کل 4315 اساتذہ کو PTC کے ذریعے عارضی طور پر ان سکولوں میں بھرتی کرنا تھا، جن سکولوں کو اساتذہ کی کمی درپیش تھی کی تفصیل (ج) ایوان کو فراہم کی گئی ہے، اسکیم کے تحت اب تک ٹوٹل 2672 اساتذہ کو عارضی طور پر مختلف اضلاع میں بھرتی کیا گیا جن کی تفصیل (د) ایوان کو فراہم کی گئی ہے، اور باقی اساتذہ کی بھرتی کا عمل جاری ہے۔

اراکین کی رخصت

جناب مسند نشین: Thank you, Item No, 3, 'Leave Applications': جناب ملک شاہ محمد خان صاحب، آج کے لئے، 2 اگست؛ جناب انور زیب خان، آج کے لئے، 2 اگست؛ جناب عنایت اللہ خان صاحب، آج کے لئے، 2 اگست؛ جناب نثار احمد خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، 2 اگست؛ جناب فہیم احمد صاحب، آج کے لئے، 2 اگست؛ جناب عبدالکریم صاحب، آج کے لئے، 2 اگست۔

Mr. Chairman: Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The leave is granted.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Chairman: Item No. 7. 'Call Attention Notices': Mr. Ikhtiar Wali, MPA, to please move his call attention notice No. 2430, in the House. Mr. Ikhtiar Wali Sahib.

جناب اختیار ولی: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ بہت شکریہ، جناب چیئر مین صاحب۔ جناب چیئر مین صاحب، ایک تو آپ سے گزارش ہے کہ جس طریقے سے ہاؤس آپ چلا رہے ہیں، کل کا سارا جو واقعہ تھا، آپ نے وعدہ بھی کیا، آپ پھر بولنے کی اجازت بھی نہیں دیتے ہیں، آپ کو رولز بھی دکھائے جاتے ہیں، رولز کا حوالہ بھی دیا جاتا ہے، آپ ہماری باتوں کو، ہماری شکایت کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔۔۔

جناب مسند نشین: آپ کو پورا ٹائم ملا تھا۔

جناب اختیار ولی: نہیں ملا تھا۔

جناب مسند نشین: لیکن کورم Incomplete تھا، اس کے ساتھ کیا کریں؟

جناب اختیار ولی: آپ نے جان بوجھ کر میرا نمبر ایسے ٹائم پہ لگا دیا اور اپنے ساتھیوں کو آپ نے اشارہ

کیا۔۔۔

جناب مسند نشین: آپ ہی کے پارلیمانی لیڈرز اس پہ بات کر رہے تھے۔

جناب اختیار ولی: کہ وہ پھر نکل گئے اور آپ نے کورم توڑ دیا لیکن کورم اس وقت پورا تھا۔۔۔

جناب مسند نشین: جی، کال انشن پہ آجائیں، ایجنڈے پہ آجائیں۔

جناب اختیار ولی: جب قرارداد پیش ہو رہی تھی، اس وقت کورم آپ کا پورا نہیں تھا تو جناب

چیئر مین۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: ایجنڈے پہ آجائیں جی۔

جناب اختیار ولی: ایجنڈے پہ ہی آرہا ہوں لیکن جناب سپیکر، آپ کو شکایت کرنا، یہ میری ذمہ داری بنتی

ہے، ہمارا اور آپ کا ضلع اگر ایک ہے، ہمارا سیاسی اختلاف ہو سکتا ہے But since you are sitting on the Chair of the Speaker, so then you are the custodian of the House تو آپ کو تمام ممبران کے استحقاق اور پریوج کا باقاعدہ اس کا آپ کو خیال رکھنا ہوگا، یہ میری آپ سے شکایت ہے۔

جناب مسند نشین: مجھے اس کا خیال ہے، آپ آجائیں کال انشن پہ۔

جناب اختیار ولی: جناب چیئر مین صاحب، میں وزیر برائے محکمہ داخلہ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف

مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ آئے روز صوبے کے مختلف اضلاع میں پولیس افسران کے تبادلے سیاسی اثر و رسوخ پر ہو رہے ہیں جس کی وجہ سے آئے روز محکمہ ہذا کے افسران کا مورال گر رہا ہے، پولیس سرورسز ایکٹ اور قوانین کی بھی خلاف ورزی ہو رہی ہے اور اتنی جلدی جلدی تبادلے کس طرح ہوتے ہیں، اس کی سمجھ نہیں آتی، ان وجوہات کی بناء پر امن وامان کی صورت حال بھی برقرار نہیں رہتی۔ اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے جلد از جلد اقدامات اٹھائے جانے چاہئیں۔

جناب سپیکر، میں آپ کو اس پہ تھوڑا سا حوالہ دے دیتا ہوں کہ ہمارا اپنا ضلع، اگر میں لے لوں نو شرہ، تو وہاں پر چار مینے میں چار DPOs کو تبدیل کیا گیا، کوئی حد ہوتی ہے، اب ان کا تصور کیا تھا؟ ایک

کو تبدیل کیا گیا کہ آپ نے ضمنی الیکشن میں حکمران جماعت کو Compensate نہیں کیا، اس کے بعد دوسرا آیا، اس کے بعد پھر تیسرا آیا اور اس کو اس جرم کی پاداشت میں تبدیل کر دیا گیا تھا، DPO عمران اس کا نام تھا کہ اس نے پرویز خٹک جو اس وقت وزیر دفاع تھے، ان کے بیٹے نے کلاشنکوف پہ فائرنگ کی تھی اور اس پہ اس نے پرچہ کر دیا تھا، تو اگر آپ پولیس کے افسران کو اس وجہ سے ان کی ٹرانسفر کرتے ہیں کہ وہ کسی ملزم پر یا مجرم پر ہاتھ ڈالتے ہیں اور وہ حکمران جماعت کے خلاف کوئی ایکشن ہو تو اس وجہ سے وہ نوکری نہیں کر سکتا تھا، آپ کو پتہ ہے جناب سپیکر، اس سے کیا ہو رہا ہے؟ ہماری پولیس فورس اس وقت شدید دباؤ میں ہے، وہ بالکل Peace of mind میں نہیں ہے اور اگر پولیس افسران کے پاس Peace of mind نہ ہو تو وہ اس ملک و قوم کا اور اس عوام اور معاشرے کا تحفظ کس طرح کریں گے؟ آپ نے کل دیکھا ہو گا کہ پشاور کے یہاں کے تھانوں کی بات ہو رہی تھی ٹی وی پہ، ایک نجی چینل پہ بہت بڑی خبر چلی تھی کہ پشاور کے ایس ایچ اوز اور تھانے، ایک تھانے سے اٹھ کر دوسرے تھانے میں جا کر دخل اندازی بھی کرتے ہیں، پولیس ایس ایچ اوز یہاں پر قبضہ مافیابن بیٹھے ہیں، مجرموں کی پشت پناہی کر رہے ہیں، تو ایسے حالات میں میں خود اپنی پولیس کا وکیل ہوں لیکن پولیس میں سیاسی مداخلت نے ہمارے پولیس نظام کا ستیاناس کر دیا ہے۔ میں سب سے پہلے ان سے ریکویسٹ کروں گا، حکومتی پنچر کے جتنے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، کہ پولیس کو Political influence سے آزاد کیا جائے تاکہ وہ اپنی ڈیوٹی صحیح طریقے سے کر سکے، جرم پر قابو پاسکے۔۔۔۔۔

Mr. Chairman: Okay ji.

جناب اختیارولی: مجرموں کو پابند سلاسل کر سکے اور ان سے وہ کام لینا چاہیے جو ان کی بنیادی آئینی، قانونی اور دستوری ان کی ذمہ داری ہے۔۔۔

Mr. Chairman: Okay ji.

جناب اختیارولی: اگر ہم ان کو اس کام پہ لگا دیں کہ آپ ہمارے مخالف کو اندر کرو، اس پہ مقدمے بناؤ، ان کو رگڑا دو، ان کو تکلیف پہنچاؤ۔۔۔

جناب مسند نشین: آپ کا پوائنٹ آگیا جی۔

جناب اختیارولی: تو جناب سپیکر، اس سے ہماری پولیس کا نظام برباد ہو جائے گا۔۔۔۔۔

Mr. Chairman: Thank you.

جناب اختیارولی: اس کا نقصان پورے صوبے کو ہے، ہمارے امن و امان کو ہے۔۔۔۔۔

Mr. Chairman: Thank you.

جناب اختیار ولی: اور اس وقت ہمارے صوبے پر مزید۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: جی بابک صاحب، بابک صاحب، بنہ بابک صاحب خہ وائی؟
شارت غوندہ بابک صاحب۔ اختیار ولی صاحب، کال اٹشن پہ تقریریں نہیں ہوتیں، آپ کا
پوائنٹ نوٹ کیا گیا، آپ کا پوائنٹ آگیا جی، آپ کا پوائنٹ آگیا۔ جی بابک صاحب، جی بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریہ، جناب چیئرمین صاحب۔ جناب چیئرمین صاحب، دا یوہ
اہمہ مسئلہ دہ، د تولو ضلعو نہ اوس دا رپورٹ راخی، تاسو بہ کتلی وو چہ
عمران خان صاحب Statement ورکرو چہ کوم کوم چا چا یعنی دا دھمکی وہ او
مونر۔ دا گنرو چہ دا Anti State statements دی، تاسو سوچ اوکری کہ نواز
شریف صاحب بیان ورکری، کہ عمران خان صاحب بیان ورکری، مولانا فضل
الرحمان صاحب بیان ورکری، زرداری صاحب بیان ورکری چہ تول ملازمین
راتہ معلوم دی، گوته ورته اوخندوی چہ کہ دا چا کری دا دا بہ درسہ کومہ،
دا Anti State policy دہ، پہ دہ صوبہ کبہ بونیر کبہ، صوابٹی کبہ،
مردان کبہ، چارسدہ کبہ، نوبنار کبہ، پہ تولہ پختونخوا کبہ سرکاری
ملازمینو لہ دا حکومت دھمکیا نی ورکوی، ہغہ پلہ ئے ترانسفر کوی، ہغہ پلہ
ئے ترانسفر کوی، Suspension ورلہ کوی او Pressurize کوی ئے، چہ خپل فی
میلیز تاسو پہ پی آئی کبہ شاملہ کری۔ جناب چیئرمین صاحب، دا عمل چہ
دے دا Anti State عمل دے، سرکاری ملازمان چہ دی دا د ریاست ملازمان
دی، دا خود حکومت ملازمان نہ دی، لہذا حکومت دہ دا ناروا رویہ، یو
میاشت بہ د دہ افسر یو خائے نہ وی شوہ، میاشت پس ئے بدل کری، دوہ
میاشتی ئے لا نہ وی شوہ او دا حکومت سرہ جناب چیئرمین صاحب، اختیار
وی خود دہ اختیار ناجائز استعمال، د دہ اختیار د خپلو ذاتی مقاصد د پارہ
استعمال، دا Anti State عمل دے او مونر د دہ عمل غندنہ ہم کوؤ او د
حکومت مخہ بہ ہم نیسو او ہغہ تولو سرکاری ملازمینو لہ دا کہ پہ پولیس کبہ
دی، دا کہ پہ ہر دہ پیارٹمنٹ کبہ دی، ہغوی لہ دا دا دہ گیر نہ ورکوؤ چہ تاسو د
ریاست ملازمان یٹی۔۔۔

Mr. Chairman: Okay.

جناب سردار حسین: مونر جناب چیئرمین صاحب، پہ دہی بلدیاتی انتخاباتو کبھی مونرہ اوکتل چہی کہ یو اسسٹنٹ کمشنر بہ د آئین مطابق کار کولو، د قانون مطابق بہ ئے کار کولو، تاسو اوگورئ، زہ مثالونہ درکولے شم چہی دوی بہ ورلہ ترانسفر اوکرو، دا حکومتی پریشر راوستل پہ سرکاری ملازمینو بانڈی، دا سرکاری او آئینی اختیار د خپل سیاسی او ذات د پارہ استعمالول دی، مونر د دہی غندنہ ہم کوؤ، مونر بہ د دہی مخ نیوے ہم کوؤ او مونر د تہولہ صوبہ سرکاری ملازمینو لہ دا داگیرنہ ہم ور کوؤ چہی تاسو د ریاست ملازمان یئی، د آئین او د قانون مطابق تاسو خپل ملازمت کوئی، تاسو تہ حکومت ہیخ نشی وئیلے۔

Mr. Chairman: Okay, thank you. Ji, Shaukat Sahib, Shaukat Sahib.

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وثقافت): جناب سپیکر، مجھے حیرت ہو رہی ہے کہ اگر پولیس کو کسی نے آزاد کیا ہے تو وہ تحریک انصاف ہے، 2017 پولیس ایکٹ آپ دیکھ لیں، اس میں جتنے بھی اختیارات ہیں، پوسٹنگ، ٹرانسفر کے، وہ آئی جی کو ہیں، پہلے سمری آتی تھی سی ایم کے پاس آتی تھی، سی ایم، یا اس سے پہلے اگر میں ذکر کروں جناب سپیکر، تو ایم پی ایز، ایم این ایز اپنی مرضی سے ایس ایچ او لگاتے تھے، Even کہ اس تھانے کا محرر جو ہے ناں وہ بھی کہیں میرٹ پہ نہیں آسکتا تھا۔ اب جناب سپیکر، ایک اختیار ہم نے دے دیا ہے پولیس کو اور وہ پر فارمنس کے اوپر، پر فارمنس کے اوپر اگر وہ فیصلے کرتی ہے سر، یہ پہلی دفعہ میں دیکھ رہا ہوں کہ جو بھی ممبر آتا ہے، وہ سپیکر سے ڈائریکٹ بات کرتا ہے، تو یہ نہیں ہونا چاہیے، اس کرسی کا تقدس ہوتا ہے، مہربانی کریں یہ اختیار ولی صاحب کو بھی سمجھا دیں، وہ بھی اکثر آکر ہمیں سے لڑائی شروع کر دیتے ہیں، تو یہ جو سپیکر ہوتا ہے ناں، ان سے ڈائریکٹ بات نہیں کی جاتی، اس سے آگے لوگ بیٹھے ہوتے ہیں، اپنی بات جو کرنی ہوتی ہے، مہربانی کریں تھوڑا بہت ابھی سیکھنا چاہیے، ابھی کافی وقت گزر گیا ہے ناں، ابھی بھی ہم کہیں کہ ہم نے۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: نہیں خیر ہے، سیکھ جائیں گے، سیکھ جائیں گے۔

وزیر محنت وثقافت: یو منٹ صبر او کپڑی جی۔ تو جناب سپیکر، میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ سیاسی اثر و رسوخ کی بات کی گئی، بالکل غلط، آج اللہ کے فضل سے مجھے، مجھے آج تک یاد نہیں ہے کہ میرا تھانیدار کہاں سے آتا ہے، ایس ایچ او کہاں سے آتا ہے، کیسے آتا ہے؟ کیونکہ یہ مکمل اختیار ہے آئی جی کے پاس، وہی

اس کی ٹرانسفر کرتا ہے، وہی پوسٹنگ کرتا ہے، ہم نے ریزلٹ مانگنا ہے، یہ جو اسمبلی بیٹھی ہے جناب سپیکر، وہ صرف ہم مانیٹر کر سکتے ہیں اس کے ریزلٹ کو، تو KP Police کا جو کردار ہے، جو ریزلٹ ہے جناب سپیکر، وہ تو کہیں بھی Match نہیں ہوتا ہے، یہ تو سب سے بہتر ہے، ٹاپ یہ ہے، لوگ تو اس کی مثالیں دیتے ہیں، تو صرف اپنی اس کے لئے کہ جی فلاں نے، یہ فلاں ایف آئی آر، ایسی پولیس بھی آپ نے دیکھی ہوگی کہ ایک الیکٹڈ چیف منسٹر کے خلاف ایف آئی آر ہوئی ہو، صرف اسلام آباد جانے کے لئے، گلگت بلتستان کے لئے، خیبر پختونخوا کے چیف منسٹر کے اوپر ایف آئی آر ہوئی ہے، تو اتنا ہمیں خیال ہونا چاہیے تھا، ہمیں اس پہ بھی احتجاج کرنا چاہیے تھا، جو وزیر داخلہ کے اس امبریلہ کے نیچے جن نئے ورکروں کے اوپر، پولیٹیکل ورکروں کے اوپر جس طرح کا تشدد ہوا تھا وہ بھی پھر دیکھنا چاہیے کہ وہ کونسی پولیس تھی؟ تو جناب سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اپنی پولیس کو ہرگز Demoralize نہیں کرنا چاہیے، اگر پوسٹنگ ٹرانسفر ہوتی ہے، یہ ان کا محمانہ ایشو ہے، ہمیں اس میں نہیں پڑنا چاہیے، ہمیں ریزلٹ چاہیے، آپ کو ریزلٹ چاہیے، آپ ریزلٹ دیکھیں، اگر آپ کار ریزلٹ پہلے سے بہتر نہ ہو، اس پہ آپ ضرور بات کریں لیکن یہ الزام لگانا کہ جی پولیس ملی ہوئی ہے، سرکاری لوگوں پہ پریشر ڈالا جا رہا ہے کہ جی، پی ٹی آئی میں شامل ہو جائیں، سرکاری لوگ تو ویسے بھی ووٹ پی ٹی آئی کو دے رہے ہیں، ہمیں ان کی کیا ضرورت ہے پی ٹی آئی میں شامل کرنے کی؟ وہ تو اللہ کے فضل سے ہمیں سب سے زیادہ ووٹ، آپ نکال کر دیکھ لیں، سب سے زیادہ سرکاری ملازمین کے ووٹ پی ٹی آئی کو پڑ رہے ہیں، تو ہمیں تو اس کی ضرورت نہیں ہے اور کیوں ہم شامل کریں؟ جناب سپیکر، یہ تو بالکل میرے بھائی نے جو الزام لگایا ہے، مجھے اس سے اتفاق بھی نہیں ہے اور افسوس بھی ہے، میں صرف اتنی عرض کروں جناب سپیکر، کیا ہمیں یہ یاد نہیں ہے کہ تھانوں کی بولیاں لگتی تھیں، تھانے بکتے تھے، یہ جو اسلحہ پکڑا جاتا تھا، آدھا دکھایا جاتا آدھا کیا ہوتا تھا، کیا کیا ڈرامے ہو رہے ہیں، ہوتے رہے ہیں اس صوبے کے ساتھ، آج اللہ کے فضل سے اگر یہ پولیس صحیح کام کر رہی ہے تو میرے خیال سے ہمیں Appreciate کرنا چاہیے، خامیاں ہوں گی اس میں، کمزوریاں بھی ہوں گی، اس لئے کہ ہم ایک غریب صوبہ ہیں اور ہمارے وسائل محدود ہیں لیکن محدود وسائل میں بھی اگر پولیس اپنا Role اچھا ادا کر رہی ہے، روزانہ شہادتیں ہو رہی ہیں، تو میرے خیال سے ہمیں ان کو یہ دینا چاہیے کریڈٹ، کہ انہوں نے ایک اچھا Role ادا کیا ہے اور جناب سپیکر، میں اپنے بھائی سے عرض کرتا ہوں کہ آپ کہتے ہیں ادارے کمزور کر رہے ہیں، جیسے پولیٹیکل بات بن جائے گی کہ حکومت کے آنے کے ساتھ ہی

جو ایف آئی اے کی Investigation ہو رہی تھی، جو افسر کر رہا تھا وہ بیچارہ کیسے فوت ہوا؟ کبھی اس کی کوئی Investigation ہوئی ہے؟ ہونا چاہیے کہ جی ایف آئی اے کے بندے کیسے ایک دم اچانک حکومت تبدیل ہونے سے جوہے ناں اس کو Heart attack ہو گیا، اس کی بھی تحقیقات ہونی چاہئیں جناب سپیکر، یہ بھی نہیں ہونا چاہیے کہ نیب اس ملک کے اندر واحد ادارہ ہے جو کرپشن کو ختم کرنے کے لئے بنایا گیا ہے اور ایک ایکٹ کے تحت بنایا گیا ہے جناب سپیکر، اور اس کے ہم پر کاٹ رہے ہیں، کبھی ایک جگہ سے کبھی دوسری جگہ سے اور کچھ لوگوں کو فائدہ پہنچانے کے لئے، اس پہ بھی بات کی جائے، صرف ایک پولیس ٹارگٹ ہو، وہ بھی خیبر پختونخوا پولیس جس پہ ہمیں ناز ہے، فخر ہے، تو میرے خیال سے مجھے Shock ہو جناب سپیکر، Personally میں تو یہ چاہتا تھا کہ یہ بتائیں کہ پولیس میں کوئی سیاسی اثر و رسوخ نہیں ہے، آج انہوں نے کہا جی، یہ سیاسی اثر و رسوخ پہ ٹرانسفرز ہو رہی ہیں، میں بالکل اس کو Deny کرتا ہوں جناب سپیکر، کوئی بھی، ہاں یہ ضرور ہو سکتا ہے کہ کہیں غلطی ہو رہی ہے، کسی کی شکایت آرہی ہے، اس کا حکومت ضرور نوٹس لے لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ ہم کہیں کہ جی کسی پہ ایف آئی آر کی، اس کو ہٹادو، یہ کبھی نہیں ہوا، نہ ہو گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔ بہت شکریہ۔

Mr. Chairman: Thank you. Mr. Bilawal Afridi, MPA, to please move his call attention notice No. 2443, in the House. Mr. Bilawal Afridi, MPA, to please move his call attention notice No. 2443, in the House. Bilawal Afridi, lapsed.

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، ما لہ یو دوہ منتہہ را کرئی، زہ د شوکت یوسفزئی صاحب جواب، زما د خبرو جواب را نکرو۔

جناب مسند نشین: جواب ہغوی او کرو۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، نہ دے کرے، یو دوہ منتہہ ماتہ را کرئی۔

جناب مسند نشین: جی جی، بابک صاحب، بابک صاحب، یو منہ۔

جناب سردار حسین: جناب چیئرمین صاحب، زہ خوبیا بیا حکومت تہ خواست کوم چپی کوم پوائنٹ مونرہ Raise کرو دے ئے Twist کری، مونرہ د پولیس پہ کارگزارئ خبرہ نہ دہ کرپی، مونرہ د پولیس پہ بہادرئ خبرہ نہ دہ کرپی، پختونخوا پولیس د پبنتونخوا فورس دے، تولہ پبنتونخوا پرپی فخر کوی، مونرہ پرپی ویا پر کوڑ، مونرہ ورتہ شاباش وایو، دے خپلہ خبرہ ہغلتنہ او ری کہ سوال د حکومت نہ

اوکری نو دے دا رنگ ورکوی چہ گنی خدائے مہ کرہ مونزہ اپوزیشن د پولیس خلاف اوکرو، مونزہ د پولیس خلاف نہ دے کرے، مونزہ خودا خبرہ کوؤ، ما تا تہ دا خبرہ اوکرو، زہ درلہ ثبوت درکوم کنہ، زہ ثبوت درکوم چہ ایس ایچ او گان Pressurize کوی، زہ ثبوت درکوم چہ پی ایس پییز Pressurize کوی، زہ ثبوت درکوم چہ پی پی اوز Pressurize کوی، تہ ما نہ ثبوت اوغوارہ چہ ثبوت درکوم، تہ زما خبری لہ بل رنگ ورکوی، ولپی تہ زما نہ ڍیر غت سیاسی ئی، تہ زما نہ ڍیر غت پہ خبرہ پوهیڑی، دا عمل جناب چیئرمین صاحب، برابر عمل نہ دے۔ بل دے دا خبرہ کوی چہ پہ اسلحو کنبی کرپشن شوے دے، لس کالہ ستا حکومت دے او کہ زما حکومت دے؟ تہ ولپی دہغی خلاف انکوائری نہ جوڑوی، تہ ولپی ہغہ خلق نہ نیسی؟ او جناب چیئرمین صاحب، غلبیل بیل راپاخی او کوزی تہ وائی تا کنبی دوہ سوڑی دی، دا نن چہ الیکشن کمیشن کومہ فیصلہ اوکرو، دا خوبین الاقوامی ڍاکوان دی، دوئی خوبین الاقوامی ڍاکپی کرپی دی، پرون دلته پہ دہی اسمبلی کنبی د الیکشن کمیشن خلاف تحریک راوڑو، ادارپی Pressurize کوی، سپریم کورٹ Pressurize کوی، سپیکر صاحب، تاسو Pressurize کوی، میڈیا Pressurize کوی، بدمعاشی ئے پہ دہی ملک کنبی جوڑہ کرپی دہ او دا اسانہ طریقہ ئے راویستہ دہ چہ ماشومانو تہ کنخل بناہیہ، خوانانو تہ ہغہ Vulgar culture وایہ، ہغہ Violent culture ورتہ وایہ، مخالفینو تہ، دا ستاسو سیاست دے؟ پہ دلیل خبرہ کوؤ، پہ دلیل خبرہ کوئی، سوال درنہ تپوس کوؤ د سوال جواب بہ را کوئی۔ جناب چیئرمین صاحب، دے دا خبرہ کوی، دے وائی چہ ما پولیس آزاد کرو، تا ما ورائے آئین اقدام کرے دے، تہ اوگورہ دا د آئین آرٹیکل 129، چونکہ دلته نن د جرنلزم سٹیوڈنٹس ہم راغلی دی، دلته آفیسرز ہم ناست دی، دلته میڈیا ہم ناستہ دہ، د پاکستان تحریک انصاف صوبائی حکومت د آئین د آرٹیکل 129 کھلاؤ خلاف ورزی کرپی دہ او دا ٲول اختیار ئے ہغلته ورکرے دے، ایگزیکٹیو اختیار آئین د پاکستان چا لہ ورکرے دے؟ آئین اووایہ چہ تاسو تہ پتہ اولگی، ما لہ د دہی جواب را کوہ، زہ سوال یو کوم تہ جواب بل را کوئی، زہ سوال یو کوم تہ ئے بل طرف تہ بوخی، زہ

خبرہ پہ کارگزاری خونہ کوم، ما پہ پولیس تنقید خونہ دے کرے، زہ نن ہم Floor of House دا خبرہ کوم چہ پختونخوا پولیس زمونہ فخر دے۔۔۔۔۔

Mr. Chairman: Okay.

جناب سردار حسین: لہذا دا عمل، او چہ تہ زما، ما پرون ہم چیلنج در کرو۔۔۔

جناب مسند نشین: Okay, بابک، صاحب تاسو۔

جناب سردار حسین: زہ نن ہم تا چیلنج کوم، ما نہ ثبوت او غوارہ چہ ثبوت در کرم۔

جناب مسند نشین: Okay ji. شوکت صاحب۔

جناب اختیارولی: جناب سپیکر، ما لہ ہم یو دوہ منتہہ راکری، زما د کال اتنشس پہ بارہ کنبہ زہ یو خو خبری۔۔۔۔۔

وزیر محنت و ثقافت: ستاسو شوے دے، ہغہ خبرہ ختمہ شوہ دہ، دا اوس بل شی تہ لارہ۔

جناب مسند نشین: ستاسو اوشو، کال اتنشن اوشو، دا دویم کوئسچن شو۔

جناب اختیارولی: جناب سپیکر، زما خبرہ خو واوری کنہ، زہ خپل کال اتینشن۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: ستاسو کوئسچن، دا بل خوا لارو۔

وزیر محنت و ثقافت: دا اوس بل خائے تہ لارہ خبرہ۔ جناب سپیکر، مجھے سمجھ نہیں آرہی ہے میرے بھائی، آج دوسرا دن ہے بابک صاحب بہت زیادہ غصے میں ہیں اور مجھے نہیں سمجھ آرہی ہے کہ میں (شور) یو منتہ جی، یو منتہ، دا اسمبلی دہ ہسہ چوک یادگار نہ دے، اسمبلی دہ، اللہ بندہ، ہغہ نہ تپوس او کرہ، ما نہ خہ لہ تپوس کوہی۔

جناب مسند نشین: جی جی، اختیارولی صاحب، اختیارولی صاحب، چیئر کو ایڈریس کریں، چیئر کو ایڈریس کریں، اختیارولی صاحب۔

وزیر محنت و ثقافت: ہغہ تہ مخامخ شہ کنہ، اور میرے بھائی اس سے بات کریں، چیئر کو، چیئر کو۔

جناب مسند نشین: چیئر کو ایڈریس کریں، اختیارولی صاحب۔

وزیر محنت و ثقافت: تہ روغ خوئے کنہ، تہ ہغہ تہ وایہ۔

جناب مسند نشین: اختیار ولی صاحب، چیئر کو ایڈریس کریں، چیئر کو ایڈریس کریں، جناب اختیار ولی صاحب، اختیار ولی صاحب، چیئر کو ایڈریس کریں۔

جی آپ، Carry on, Shaukat Sahib, carry on.

وزیر محنت و ثقافت: جناب سپیکر، مجھے لگتا ہے کہ ان کو کوئی زیادہ۔۔۔۔۔

(شور)

جناب مسند نشین: Carry on آپ کا پوائنٹ نوٹ کیا گیا، آپ کا جواب آگیا، آپ اس پہ بحث نہیں کر سکتے، آپ اس پہ تقریریں نہیں کر سکتے۔

وزیر محنت و ثقافت: میرے خیال سے جناب سپیکر، جو پنجاب کے انتخابات ہوئے ہیں۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: آپ Point scoring کرنا چاہ رہے ہیں وہ بعد میں کر لیں، آپ کا پوائنٹ آچکا ہے، نوٹ کیا گیا ہے جی۔

وزیر محنت و ثقافت: جناب سپیکر، میرے خیال سے جو پنجاب کے ضمنی الیکشنز ہوئے ہیں، وہ اس سے ان کا دماغ میرے خیال سے تھوڑا بہت ڈھیلا ہو گیا ہے، یہ کوئی صدے میں چلے گئے ہیں، بھائی، آپ خدا کے لئے جو اسمبلی کی کارروائی ہے اس کو سنجیدگی سے لیں، آپ بات کریں، ہم آپ کی بات کا جواب دیں گے۔

ایک آواز: شوکت صاحب، ہمیں بھی یہ مسئلہ ہے۔

وزیر محنت و ثقافت: اچھا آپ کو بھی یہ مسئلہ آگیا ہے؟

ایک آواز: جی ہاں۔

وزیر محنت و ثقافت: اچھا ٹھیک ہے، ٹھیک ہے، آخری آپ رہ گئے تھے، جناب سپیکر، دیکھیں، ہم ایک دوسرے پہ، جو چیز ہم نے پوچھنی ہے وہ پوچھیں، حکومت جواب دے گی۔ اب بابک صاحب میرے کلاس فیلو بھی ہیں، میرے علاقے کے بھی ہیں، بلکہ میں ان کے علاقے کا ہوں، میرے سے تو بڑے سیاستدان ہیں یہ، میں ان سے کہتا ہوں کہ الیکشن کراؤ پھر پتہ چلے گا تم بڑے ہو یا میں بڑا سیاستدان ہوں، الیکشن تو کراؤ تاں، الیکشن کے بغیر ہاں ہم ایک دوسرے کو، ہاں میرے سے امیر ہو سکتے ہو، پیسہ تمہارے پاس زیادہ ہوگا، تمہارے پاس بڑی گاڑی ہوگی، تمہارے پاس بڑا بنگلہ ہوگا لیکن آپ یہ کسی کو چیلنج نہ کریں کہ میں آپ سے بڑا سیاستدان ہوں، سیاستدان وہی ہوتا ہے، میں آپ کی قدر کرتا ہوں، آپ جیتے آرہے ہیں، میں آپ کی قدر کرتا ہوں، لوگوں کی خدمت کرتے ہو، میں آپ کی قدر کرتا ہوں، تو یہ چیلنج کرنا کسی

کو بڑی نامناسب بات ہے کہ جی میں بڑا سیاستدان ہوں، آپ چھوٹے ہیں لیکن ٹھیک ہے ہم چھوٹے ہی سہی لیکن ان شاء اللہ آئندہ الیکشنز آئیں گے نا، اس میں پتہ چل جائے گا کہ کون کیا ہے؟ میرے خیال سے وہی ایک پیمانہ ہوتا ہے جناب سپیکر، دوسری بات یہ کہ ہم تنقید کرتے ہیں دوسروں پہ، یہ بھول جاتے ہیں کہ اس ملک کے اندر کتنی بڑی دہشتگردی ہو رہی تھی، اس میں کس حکومت نے جعلی اسلحہ لے کر دیا پولیس کو، کس نے جعلی بلٹ پروف لے کر دیئے، یہ کوئی ڈھکی چھپی بات ہے، سات ارب کا سکینڈل کس کے دور میں آیا تھا؟ اور کس حکومت، کون سی حکومت اس میں ملوث تھی؟ کن کن لوگوں سے Plea bargaining کے ذریعے پیسہ وصول کیا گیا ہے جناب سپیکر، اور ہمیں کہا جا رہا ہے کہ آپ پولیس کے ساتھ کیا کر رہے ہیں؟ آپ کے پاس ثبوت ہیں جناب باک صاحب، میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ ثبوت لائیں، اسمبلی میں ثبوت دیں، دھمکیاں نہ دیں، ہم بھی کوئی ڈرنے والے نہیں ہیں، نہ ہی ہم نے کوئی اللہ کے فضل سے، ہمارا ہاتھ صاف ہے، آپ کے پاس ثبوت ہیں، آپ لے کر آئیں، اس ایوان میں بتائیں کہ فلاں فلاں کو Pressurize کیا گیا ہے، یہ نہیں ہو سکتا کہ آئی جی ٹرانسفر کریں تو اس کا ملکہ بھی ہم پر آئے، آئی جی بیٹھا کس لئے ہے؟ وہ اسی لئے بیٹھا ہے کہ اپنی فورس کو بہتر سے بہتر کریں، یہ پہلے زمانے کی جو چیزیں ہیں یہ آپ اپنے ذہن سے نکال دیں کہ آپ ایم پی اے ہیں، آپ ایم این اے ہیں اور آپ کو آپ کی مرضی کا ایس ایچ او آئے گا، آپ کی مرضی کا ایس پی ٹرانسفر ہو گا تو آپ اس کے لئے آواز اٹھائیں گے، ایسا نہیں ہے جناب سپیکر، ہم بھی نہیں کر سکتے، ہم بھی آج تک اپنا نہ کسی ایس پی ہم مانگ سکتے ہیں اپنے ضلع کے لئے، نہ ہم ایس ایچ او کو مانگ سکتے ہیں جناب سپیکر، ہاں اب ضرور یہ ہے کہ اگر کوئی اس کی کارکردگی ٹھیک نہیں ہے، بالکل اس پہ بحث کریں، آپ Pin point کریں کہ یہ بندہ ٹھیک نہیں ہے، یہ کرپشن میں ملوث ہے، اس کی پرفارمنس ٹھیک نہیں ہے، ہم آئی جی سے ریکویسٹ کریں گے کہ جی اس بندے کے خلاف ایکشن لیں لیکن ہاؤس کی طرف سے، لیکن یہ نہیں ہو سکتا جناب سپیکر، کہ ہم خواہ مخواہ ویسے ہی کسی کو ٹارگٹ کریں کہ جی سفارش ہو رہی ہے، پولیس میں سیاسی مداخلت ہو رہی ہے۔ جناب سپیکر، یہ تو ریکارڈ پہ موجود ہے، یہ تو میڈیا بھی اس چیز کا گواہ ہو گا کہ کوئی Political interference نہیں ہو رہی، غلطی ہو سکتی ہے لیکن Interference نہیں ہے جناب سپیکر، جو بھی ہمارے دور میں بھرتیاں ہوئی ہیں، میرٹ کے اوپر ہوئی ہیں، اللہ کے فضل سے ٹیچرز میرٹ کے اوپر، پولیس میرٹ کے اوپر، 1122 کی پرفارمنس دیکھیں، میں سمجھتا ہوں کہ دنیا کے بڑے بڑے اچھے اچھے جو ادارے ہیں، ان میں شاید ان کا شمار ہو

جائے، جوان کی طرف منس ہم دیکھ رہے ہیں سیلابوں کے اندر، اس سے پہلے بھی سیلاب آتے رہے ہیں، اس سے پہلے بھی تباہ کاریاں ہم نے دیکھی ہیں لیکن جناب سپیکر، جو ادارے ٹھیک ہو رہے ہیں، ان کو ہم کو کسچن کرنے کے بجائے ان میں بہتری لانے کی بات کریں۔ میں بابک صاحب سے ریکویسٹ کروں گا، میرے محترم ہیں، میرے بڑے ہیں، شاید عمر میں پتہ نہیں کہ بڑے ہیں کہ نہیں ہیں لیکن اس میں بڑے ہیں پارلیمانی لیڈر ہیں ہمارے، میں ریکویسٹ کروں گا ان سے کہ انہوں نے جو وعدہ کیا ہے کہ میرے پاس ثبوت ہیں کہ گورنمنٹ نے کچھ لوگوں کو Pressurize کیا ہے، یہ بہت بہتر ہو گا کہ ان کے نام اس ایوان میں لے آئیں۔ بہت بہت شکر یہ۔

جناب مسند نشین: بس اوشو، بابک ثبوت ورکریں۔

جناب سردار حسین: مالہ موقع را کریں چہ زہ خبرہ و کرم۔

جناب مسند نشین: ثبوت ورکریں بابک صاحب، دا دغہ واخلو نو بیا کوئی خلق۔

جناب اختیار ولی: ما سرہ ہم ثبوتونہ دی، زہ ہم ورکوم۔

جناب مسند نشین: ورکریہ تہ ہم ثبوت ورکریہ، ثبوت ورکریہ جی، بابک صاحب، ورکریہ ثبوت، اختیار ولی صاحب۔

جناب سردار حسین: جناب چیئرمین صاحب، جناب چیئرمین صاحب، زہ شوکت صاحب Appreciate کومہ او د حکومت نہ ہم دا جذبہ طمع لرمہ Floor of the House شوکت صاحب او وئیل چہ ثبوت دہ راوری مونر بہ پری ایکشن اخلو، زما یقین دے ان شاء اللہ چہ Floor of the House بہ دا شوکت صاحب پاخی چہ زہ ورلہ ثبوتونہ ورکرمہ او دوئی چہ پری کوم ایکشن اخلی، دہی تولی صوبی تہ بہ وائی چہ مونر پہ دہی باندہی ایکشن واغستو، ہغی لہ بہ جوازونہ نہ پیش کوی یوہ۔ جناب چیئرمین صاحب۔۔۔۔۔

Mr. Chairman: Okay ji.

جناب سردار حسین: چونکہ تاسو اوکتل، زمونر خوشدل خان صاحب دلته چہ دا بحت بیش کیدو نو دہ حکومت دہ اپوزیشن یو Commitment کرے وو، خوشدل خان صاحب اوس پاخیدو، سی ایم صاحب ہم ناست وو، عاطف ہم ناست وو، ہغوی دغسی پاخیدل ہدو جواب ئے ورنکرو۔ جناب چیئرمین

صاحب، زه نه پاڅيدم خو چونکه دا خبره ورته يادومه چې دا ثبوتونه به ورله زه راوړمه او Floor of the House به دوى دا منى او دوى به پرې ايکشن اخلى۔

مسوده قانون بابت خيبر پختونخوا تجارتي تنازعات کا تصفيه مجريه 2022 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Chairman: Okay, thank you. Item No. 8: Consideration of the Khyber Pakhtunkhwa, Resolution of Commercial Disputes Bill, 2022, in the House. The Special Assistant to Chief Minister, for Industries, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Resolution of Commercial Disputes Bill, 2022 may be taken into consideration at once.

Mr. Shaukat Ali Yousafzai (Minister for Labour): Janab Speaker! On behalf of the honourable Chief Minister, I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Resolution of Commercial Disputes Bill, 2022 may be taken into consideration at once.

Mr. Chairman: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Resolution of Commercial Disputes Bill, 2022 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes'; those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The "Ayes" have it. Clauses 1 to 18 of the Bill: Since, no amendment has been proposed by any honourable Member, in clauses 1 to 18 of the Bill, therefore, the question before the House is that clauses 1 to 18 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes'; those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The "Ayes" have it. Clauses 1 to 18 stand part of the Bill. Preamble and long title also stand part of the bill.

مسوده قانون بابت خيبر پختونخوا تجارتي تنازعات کا تصفيه مجريه 2022 کا پاس کیا جانا

Mr. Chairman: Item No. 9, 'Passage Stage': The Special Assistant to Chief Minister, for Industries, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Resolution of Commercial Disputes Bill, 2022 may be passed.

Mr. Shaukat Ali Yousafzai (Minister for Labour): Janab Speaker! I move that the Khyber Pakhtunkhwa, Resolution of Commercial Disputes Bill, 2022 may be passed.

Mr. Chairman: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Resolution of Commercial Disputes Bill, 2022 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes'; those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The "Ayes" have it. The Bill is passed.

جناب سردار حسین: مالہ یو منٹ راکری جناب چیئرمین صاحب، پہ دی باندی خبری کومہ۔

جناب مسند نشین: کوؤ، خبری کوؤ کنہ۔

جناب سردار حسین: لہر دیخوا، دیخوا ہم اوگوری کنہ، پہ آئیم نمبر 9 خبرہ کوؤ، دا Legislation دے۔

Mr. Chairman: Item No. 10: Mr. Khushdil Khan Advocate, MPA, to please start discussion on Question No. 15087. Khushdil Khan, janab Khushdil Khan.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: زہ دا وایم یو دوہ خبری بہ اوگری خیر دے کنہ۔

جناب مسند نشین: تاسو خپل ډسکشن ستارت کری، پلیز۔

جناب سردار حسین: دا Legislation دے، زہ خہ وئیل غوارم، مالہ موقع راکرہ۔

جناب مسند نشین: بابک صاحب، هغه پاس شو، اوس خہ غوارپی؟

جناب سردار حسین: جی۔

جناب مسند نشین: پاس شو، هغه بس دے کنہ، خہ غوارپی؟

جناب سردار حسین: پہ دی درسره خبرہ کوم چہ قانون بہ داسپی پاس کوئی؟

جناب مسند نشین: تا بہ امنڈمنٹ راوڑے وو کنہ، امنڈمنٹ راوڑے وو کنہ، امنڈمنٹ پکبنی نہ راوڑے۔۔۔

جناب سردار حسین: چیئرمین صاحب، تہ ولی تائم خرابوی، تہ مونرہ یو منٹ لہ پریردہ۔

جناب مسند نشین: بابک صاحب، امنڈمنٹ راوڑہ۔

جناب سردار حسین: امانڈمنٹ کہ زہ نن ہم راورم داخل کوئی بہ ئے، دا د ہاؤس پراپرتی دہ، دا د ہاؤس پراپرتی دہ۔

جناب مسند نشین: امانڈمنٹ نہ دغہ کوئی۔ جی خوشدل خان صاحب، کوئسچن نمبر 15087، خوشدل خان صاحب۔

جناب سردار حسین: حالات خرابول دی۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: تہ اوکرہ خبرہ، دپکبئی خبرہ تہ اوکرہ، دپکبئی خبرہ کوہ بیا۔

جناب سردار حسین: پہ ایجنڈا بہ خبرہ کیری جناب چیئرمین صاحب۔

جناب مسند نشین: دا ایجنڈا دا خہ دہ، دا ایجنڈا نہ دہ؟

جناب سردار حسین: د خلور کرورو خلقو د پارہ قانون داسی جو روپی؟

جناب مسند نشین: جی خوشدل خان، دپی کوئسچن کبئی۔۔۔۔۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: دوئی لہ یو موقع ورکری، زہ خبرہ نہ شم کولے۔

جناب مسند نشین: دپی کوئسچن کبئی بہ خبرہ اوکری بیا، تاسو ستارت کری

خوشدل خان صاحب (شور) ایجنڈا Complete کرو، نوکوی دی کنہ۔

سید محمد اشتیاق (وزیر ماحولیات، جنگلات و جنگلی حیات): سر، یہ بل تو ایجنڈے پرانیس بیس دن سے ہے یہ تب کر لیتے ناں۔

جناب مسند نشین: یہی بات میں کر رہا ہوں، اٹھارہ دن بیس دن گزر جاتے ہیں، امانڈمنٹ اس پہ نہیں لاتے اور پھر۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: دا د ہاؤس پراپرتی دہ۔

جناب مسند نشین: ہاؤس پراپرتی دہ بابک صاحب، دا اٹھارہ بیس ورچی مخکبئی Lay شوے وو، اٹھارہ بیس ورچی مخکبئی Lay شوے وو۔

جناب سردار حسین: تہ ئے خنگہ Legislation کوئی پہ دپی طریقہ؟ تہ ئے خنگہ پاس کوئی پہ دپی طریقہ؟ زہ د حکومت نہ تپوس کول غوارمہ چپی تاسو خبریئی چپی دا قانون دے خہ شے؟ زہ دا تپوس کوم، دا وزیر دپی پاخی او دپی ہاؤس تہ دپی اووائی چپی دا کوم قانون دے؟

جناب مسند نشین: تہ ورتہ بریف، دا ڊیٹیل بریف کرہ، پوہہ ئے کرہ خہ۔
 جناب شوکت علی بوسفرنی (وزیر محنت و ثقافت): دا جی داسی دہ چپی د چا تجارتی تنازعہ
 وی، د هغه تنازعہ دہ یا جوابی دہ، جو کسی معاہدے کے تنازعے سے پیدا ہوتا ہے، جہاں دعویٰ
 یا جوابی دعویٰ کی مالیت تین لاکھ روپے یا اس سے زیادہ ہو یا ایسی دوسری قیمت جو حکومت مطلع کرے، اس
 سے متعلق یا تجارتی کاروبار یا تجارت کے کسی بھی لین دین سے منسلک غیر منقولہ جائیداد کی خرید و فروخت
 ہو، ملکی کمپنی ہو، ایک ملکی کمپنی، غیر ملکی کمپنی یا فرم، دا ہم دا ٲول پکبھی دی چپی چرتہ
 Dispute راشی د تجارتی، نو هغی د پارہ دا کمرشل کورٹ چپی دے، او د
 کمرشل کورٹ مطلب دا دے صارف عدالت، صارف عدالتیں، کمرشل کورٹ کا مطلب یہ ہے،
 یو یوشی بانڈی پوہہ کومہ، جو اس ایکٹ کے سیکشن 3 کے تحت کمرشل کورٹ کے طور پر کام
 کرنے کا اختیار رکھتی ہے تو جناب سپیکر، دا چپی خومرہ Disputes دا تجارتی Disputes
 راخی نو دا کمرشل کورٹ بہ ئے دا خل کوی، بس دا ئے دغہ دے۔

(شور)

Mr. Chairman: Okay ji. Khushdil Khan, lapses. Janab Inayatullah
 Sahib, lapses. Janab Ahmad Kundi Sahib, lapses.

بابک صاحب، تاسو کوم Rule لاندی لگیا یئی راسرہ؟

جناب احمد کنڈی: سر، میری۔۔۔

جناب مسند نشین: Rule شتہ، خہ دا تاسو چپی کوم لگیا یئی، غواری تاسو ڊسکشن
 پہ دے۔

جناب سردار حسین: سر، دا رولز دی کنہ، دا دهاؤس پراپرتی دہ، پہ دپی خبرہ
 کومہ، تہ ماتہ داسی رولز او بنایہ چپی۔۔۔۔

جناب احمد کنڈی: چیئر مین صاحب۔

جناب مسند نشین: او او، دهاؤس پراپرتی دہ خو Twenty days ئے مخکبھی
 تاسو تہ Lay کرے دے، Twenty days مخکبھی Lay شوے دے، تاسو پری
 بزنس نہ راوړی، امنډمنٹ بہ موراوړے وو، بیا بہ مو خبرہ کړی وہ پری۔

جناب سردار حسین: پہ ہغی خو پہ مونر باندي ستاسو پہ اسمبلی کبني پابندی ده
زمونر کوئسچنز۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: هیچا باندي پابندی نشته، دا ټول امنډمنټ راوړی نه، ټول
راوړی امنډمنټ، ټول رواړی۔ جی کنډی صاحب، جی کوئی، کوئی کونجین۔۔۔۔۔

جناب احمد کنډی: جناب سپیکر، موقع ورکړی، خبره به، هم په دغی ډسکشن کبني
ورله دوه منته ورکړی۔

جناب مسند نشین: کوم کوئسچن چې بابک صاحب اوکړو، د هغی جواب ئے
ورکړو۔

جناب احمد کنډی: سر، دغی کبني، دغی ډسکشن کبني دوه منته بابک صاحب له
ورکړی، سر، ستاسو خو ډیر غټ زړه دے سر، دا شے چې روان شی۔

جناب مسند نشین: نه نو کوم کوئسچن چې بابک صاحب اوکړو، جواب ورنه کړو؟

(شور)

جناب احمد کنډی: دوه منته ورله ورکړی، دا خبره به ختمه شی سر، دوه منته ورله
ورکړی، هم دغه ډسکشن کبني چې کوم دا خوشدل صاحب والا سوال دے، دوه
منته ورله ورکړی سر، دا ډیر ضروری خبره ده، بابک صاحب ته ورکړی۔

جناب مسند نشین: څه بابک صاحب، شارت غونډې بابک صاحب، شارت بابک
صاحب، شارت شارت۔

جناب سردار حسین: گوره زه جناب چیئرمین صاحب، زما خبره ډیره زیاته مختصر
ده او زما خیال دا دے که تاسو داسې دا ممبران Snub کوئ نه، نو ټائم به هم نه
خرايبری او ماحول به هم نه خرايبری۔ جناب چیئرمین صاحب، دا مونر د خلور
کروړو عوامو د پاره قانون جوړوؤ یا قانون کبني ترمیم کوؤ یا Addition کوؤ
یا Subtraction کوؤ، خو مونر دا وایو چې دا طریقہ نه ده چې هلته Mover
حکومت پاخی، تاسو د هاؤس نه په یو سیکنډ کبني ټپوس اوکړی چې Yes or
No، ممبرانو ته هم دا پته نه وی چې Legislation څه دے؟ پکار دا ده بیا بیا مونر
دلته ریکویسټ کوؤ چې مهربانی کوئ، ډیر په ډیټیل سره دا قوانین دلته بیانوی

چي ٽول هاؤس پري خبره ڪوي۔ زما مختصر خبره جناب سڀيڪر صاحب، هم دغه وه، تاسو ته هم دا گزارش دے، په دې Legislation ڪبني تاسو دومره تلوار مه ڪوي، تاسو ته دغه رولز هلته پراته دي، گوره دا خو مونڙ مسلمانان يو، Collective wisdom سره چي يو قانون جوڙيري، تاسو Local Bodies Act جوڙ ڪرو، حڪومت جوڙ ڪرو، تاسو پڪبني پينتاليس تراميم او ڪرل، يعني په شپڙو ڪالو ڪبني په يو قانون ڪبني تاسو پينتاليس تراميم او ڪرل، آيا دا زمونڙ په پارٽ باندې ڪمزوري نه ده، دا د دې اسمبلي؟ اسمبلي ڪمزوي نه ده، مونڙ خودا خبره تاسو ته ڪول غوارو چي ڪوم ڪوم قوانين جوڙول غواري، امنڊمنٽس ڪول غواري، مهرباني ڪوي لڙد فراخ دلئ مظاهره ڪوي، سٽيڪ هولڊرز رااو غواري سٽينڊنگ ڪميٽي ته ئے اوڙي، د ٽولو ممبرانو Input اخلي او په دومره تيزي ڪبني مهرباني ڪوي مه پاس ڪوي۔

سوال نمبر 15087 پر قاعدہ 48 کے تحت بحث

جناب مسند نشين: جی خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ايڏو ڪيٽ: چيئرمين صاحب، ڊيره مننه، ڊيره مهرباني چي دا ڪوئسچن تاسو ڊسڪشن د پاره هاؤس ته اينودے دے۔ ما چي دا سٽيڊي ڪولو هم اوس، ڪڪه چي ماته ليت ملاؤ شو، د بڪبني Electricity duty ده Which is the provincial subject, it is the subject of the province of Khyber Pakhtunkhwa او دا حڪومت 1964 ڪبني يو ايڪٽ جوڙ شوي دے او د هغي ايڪٽ نوم دے The West Pakistan, Finance Act, 1964 او بيا The Act was adopted by the Provincial Government. او دغه د دې لاندې رولز هم جوڙ شوي دي، هم په هغه Year ڪبني جوڙ شوي دي۔ ما چي دا ڪنٽل نو تاسو او گوري، دې سره يو ٽيبل ورڪري دے او د دې اخري چي ڪوم 2020-21 ڪبني Open balance چي حڪومت سره وو Electricity duty، يعني دا چي ڪوم دا بلونه ستاسو راخي مونڙ ته د بجلي چي هغه Domestic وي، كه هغه ڪارخاني د پاره وي او كه هغه ڪمرشل وي، نو هغي ڪبني دوئي، گورنمنٽ خوائی چي يره دومره دومره ڊيوٽي ورنه اخلو، زه به هغه نه، زه به 2010-11 په ڄائے به زه دا Latest راشم 2020-21 ته، د بڪبني وائي چي مونڙ سره Open balance بلڪه زه

به 2019-20 ته راشم، دوئ وائی چي (M) 1452.340 دوئ ته راغلی دی، په دېکښې ټوټل Payment پیسکو چي کوم کړی دے، هغه (M) 1775.844 کړی دے، بیا په دېکښې راغلی دے، زه اول یو Simple question د هاؤس نه دا کومه، او تاسو نه هم، چي آیا دا آرټیکل 118 قانون دا وائی، آئین دا وائی چي څومره ریوینو راځی نو That will become the part of the Provincial Consolidated Fund. اوس دا کوم اکاؤنټ کهلاؤ کړی دے، فنانس دپارټمنټ کهلاؤ کړی، زمونږه Electricity duty راځی هغه اکاؤنټ ته، تر اوسه پورې د دې پته نه لگی چي دا پیسې څوک Utilize کوی؟ څنگه د هغې Utilization کیری؟ او دا که کیری هم، نو دا به غلط ځکه کیری چي څومره ریوینو راځی نو هغه به اول د Provincial Consolidated Fund حصه جوړیږی او هغه Consolidated Fund چي راځی نو هغه به مونږ پاس کوؤ، هغې نه پس به دوئ په خپل اختیار باندې Adjustment هم کوی او د Adjustment په طمع دوئ دا وائی چي مونږ له پیسکو والا پیسې نه را کوی او مونږ لا د هغې Adjustment کوؤ Against outstanding، لکه یو دپارټمنټ چي لاء چي کوم Outstanding یو بل کښې راځی، هغې کښې Adjust نه کړی نو دا ټول Illegal دے، Unconstitutional دے۔ آئین دا وائی:

Article 118: Provincial Consolidated Fund and Public Account:

118.(1) All revenues received by the Provincial Government, all loans raised by that Government, and all moneys received by it in repayment of any loan, shall form part of a consolidated fund, to be known as the Provincial Consolidated Fund

اوس سوال دلته دا پیدا کیری، ما له دې دا جواب را کړی او که فرض کیا اوس دے پوزیشن کښې نه وی چي آیا دا تاسو دا Consolidated Fund حصه ولې نه ده جوړه کړی؟ دا خو Electricity duty ده، دا خو تاسو د آرټیکل 118 خلاف ورزی کوئ، هم هغې بابک صاحب خبرې ته به څه راشم چي ولې زمونږه لاء منسټری شته دے، زمونږه فنانس منسټری شته دے، آیا دا څیز تاسو ولې Ignore کړی دے چي تاسو آرټیکل 118 تحت چي څومره ریوینو راځی نو هغه به د

Consolidated Fund یو حصہ جو رپری او ہغہ حصہ بہ اسمبلی تہ بہ راخی او مونر بہ ئی پاس کوؤ۔ دا فنانس دیپارٹمنٹ خپل خان د پارہ یو اکاؤنٹ کھلاؤ کرے دے، دا ہغہ 2010-11 نہ پیسے راخی، ہغے کبھی جمع کیری او دے دا وائی چھی مونرہ پیسے، نو دا خو یو کرپشن دے، دی تہ یو کرپشن وئیلے شی چھی بھئی، تہ اسمبلی نہ پیسے پتوہی، تہ اسمبلی تہ پیسے نہ راوہی، تہ بجت کبھی ہغہ نہ شاملوہی، تہ ہغہ Provincial Consolidated Fund کبھی نہ شاملوہی، نو دا خو تہ یو طرف تہ کرپشن طرف تہ روان ٹی، دا خو تہ Violation کوہی د آئین، او بیا د پیسو معاملہ کبھی ما لہ دے دا جواب راگری چھی آیا دا Consolidated fund دوئی جوہ کرے دے او کہ نہ دے جوہ کرے؟ خکہ دا یو آرٹیکل 118 دیر Important دے او۔۔۔۔

Mr. Chairman: House in order; House in order, please; House in order. Mr. Inayatullah, MPA, Mr. Inayatullah, lapsed. Mr. Ahmad Kundi, MPA.

جناب احمد کندی: شکریہ، چیئرمین صاحب۔ Important point جو شدل صاحب نے اٹھایا ہے اور یہ چیئرمین صاحب، صرف آپ کے نوٹس میں یہ لانا چاہتے ہیں۔ جو خیر پختو نخوا کی بجلی ہے، اس کے اوپر ہمارے ساتھ مسلسل مرکز میں جو One unit mindset بیٹھا ہوا ہے، وہ اس صوبے کے ساتھ زیادتی کر رہا ہے، یہ باتیں ہم بار بار، جب ان کی فیڈرل گورنمنٹ ہوتی تھی، اس وقت بھی گوش گزار کرتے تھے، جب ان کی فیڈرل گورنمنٹ پی ٹی آئی کی تھی تو اس وقت یہ خاموش تھے اور جان بوجھ کر خاموش تھے، یہ نہ سی سی آئی میں بات کرتے تھے، نہ یہ Economic forums پہ بات کرتے تھے اور جس طرح آج خوشدل صاحب نے بات کی ہے، یہ باقاعدہ پیسکو جو ہے پراونشل گورنمنٹ کو ایکسٹرنڈیوٹی میں Payment کر رہا ہے جو کہ Provincial Consolidated Fund کا حصہ ہے اور وہ Provincial Consolidated Fund اس اسمبلی کی Jurisdiction میں آتا ہے جو یہ ہم سے ہمیشہ چھپاتے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی آپ دیکھ لیں، یہ صوبائی حکومت ہماری بجلی کے مقدمہ لڑنے میں مکمل ناکام رہی ہے، اس صوبے میں آج آپ دیکھ لیں Net Hydel Profit کو آپ لے لیں، مجھے ایک چیز کی سمجھ نہیں آتی جو صوبہ سب سے سستی ترین بجلی بناتا ہے، اگر آج بھی آپ ہماری سستی ترین بجلی پاکستان کے Energy basket سے نکال دیں تو میرے خیال میں، بلکہ مجھے یقین ہے، یہ ملک Economic default کر جائے گا، بیس ارب یونٹ ہم اس صوبہ کو دے رہے ہیں جبکہ

Consumption دس ارب یونٹ ہے، اس کے باوجود بھی ہمیں Net Hydrel Profit جو ہمارا Constitutional right ہے ہمیں نہیں دیا جاتا، اس صوبے سے ایک اور ہم نے ایک انقلابی اقدام کیا Wheeling کے نام کے اوپر یہی پیسکو اور یہی فیڈرل جتنے بھی ڈیسکوز تھے، ان Wheeling کے خلاف ہائی کورٹ میں Stay لے چکے ہیں اور اس صوبے کو اپنی بجلی پیدا کرنے سے روک رہے ہیں۔ جناب سپیکر، یہ صرف ایک سائز ڈیوٹی کی بات نہیں ہے، آپ Net Hydrel Profit کو لیں، ہمارے ساتھ زیادتی آج بھی سات سو بلین کی Liability، IGCEP (Indicative Generation، Capacity Expansion Plan) کے نام پہ ایک دس سالہ پالیسی بنائی گئی جس میں خیبر پختونخوا کے تمام پرائیویٹ ہائیڈرو پراجیکٹس جو تھے وہ اس سے نکال دیئے گئے، پیڈو کے پراجیکٹس نکال دیئے گئے، یہ صوبائی حکومت خاموش رہی، Wheeling کے اوپر جب Stay order آیا، تمام فیڈرل ڈیپارٹمنٹس، اس وقت پی ٹی آئی کی حکومت تھی، یہ لوگ اس وقت بھی خاموش رہے۔ اس کے علاوہ اگر آپ دیکھ لیں، ہمارے صوبے میں آج بھی جو ہم ہائیڈرو سے بجلی بنا رہے ہیں، آج بھی دس ارب کی Liability فیڈرل گورنمنٹ کے اوپر ہے جس کے اوپر خیبر پختونخوا کی صوبائی حکومت خاموش بیٹھی ہوئی ہے اور سب سے اہم اور آخری بات جناب چیئرمین صاحب، آخری بات، آپ اگر بجلی کے بل اٹھالیں اس میں Fuel Price Adjustment کا ایک فگر آتا ہے، Fuel Price Adjustment کا مطلب ہے جو Fuel استعمال ہوگا بجلی کے پیدا کرنے کے لئے، اس کے پیسے دیئے جاتے ہیں، میں آپ سے سوال کرتا ہوں چیئرمین صاحب، خیبر پختونخوا پانی سے بجلی بناتا ہے جس کے اوپر کوئی Fuel charges نہیں ہیں اور جو تھرمل سے بجلی بناتا ہے اس کے Fuel charges فی یونٹ پندرہ سے بیس روپے ہیں جو آج ہمارے اوپر لگائے جاتے ہیں، یہ سراسر زیادتی ہے، عدالتوں سے بھی ہم گزارش کرتے ہیں جو اس چیز کو Clear کیا جائے، لوگ ہائی کورٹ گئے ہوئے ہیں لیکن ہمیں گلہ صوبائی حکومت سے ہے، یہ Fuel Price Adjustment خیبر پختونخوا پہ لاگو نہیں ہوتا کسی قانون میں، یہ آئین کی خلاف ورزی ہے، اس حکومت کو چاہیے کہ Council of the Common Interest میں یہ مقدمہ اٹھائے جو کہ ہمارا Constitutional right ہے اور اس مقدمے میں خیبر پختونخوا کے لوگوں کو Fuel Price Adjustment سے ماوراء کرائیں۔ شکریہ۔

جناب مسند نشین: مسٹر میر کلام، میر کلام خان، مسٹر میر کلام۔

جناب ميرڪلام خان: ڊيره مننه چيئر مين صاحب، چي ماته ڊي وخت راڪرو، حالانڪه زمونڙ دا توقع نه وه چي ته ڊي ڪرسي ته راشي او ته به مونڙ په هفتي هفتي تا ته ريكويسٽونه ڪرو او ته به وخت نه راڪوي، خو بهر حال بيا هم اوس تههڪ ده۔ نو چيئر مين صاحب، ما خو دا يوڀي هفتي نه چي اجلاس شروع وو نو تاسو نه به مڀي وخت غو ٻنٽو خو بيا به دا پته نشته چي ڇه مجبوري وه، ڇه مسئله وه، زما وخت به يا زما نمبر به نه راتلو، زمونڙ په۔۔۔۔

جناب مسند نشين: بنه ڊير تائم خبري او ڪره، اوس ڪوه۔

جناب ميرڪلام خان: مهرباني۔ زمونڙ يو احتجاج شروع وو، دهرنا راغلي وه، دلته ڊي پشاور پريس ڪلب مخي ته بيا راغله، ڊي اسمبلي مخي ته چي زمونڙ ڊي شمالي وزيرستان ڊي ضرب عضب چي په جون 2014 ڪيني شروع شوي وو، د هغي آپريشن چي ڪوم آئي ڊي پيز ڊي، ڪڍوال ڊي، د هغي چي ڪوم هم دوي ته امداد ملاويڙي، هغه بند شوي وو نو په هغي حوالي سره دلته ئي ڊيري ورخي احتجاج اوڪرو خو په بدقسمتي سره چي د حڪومت د سائيڊ نه يو ذمه وار بنده رانغلو چي د دوي سره ئي مجلس ڪري وه، د دوي سره ئي خبري ڪري وه، د دوي مشڪلات، د دوي مسائل ئي اوريدلي وه، زه ڊير ڊير په بخبننه سره وائيمه چي پڪار دا وه چي صوبائي حڪومت د هغوي مشڪلات اوريدلي وه، د هغوي مسائل ئي اوريدلي وه، راغلي وه ورته، د دوي سره ئي مجلس ڪري وه خو هغه خلق د محرم د وڃي نه خپل احتجاج Postpone ڪرو خو چا ذمه واره خبره ورسره اونڪره۔ دويمه خبره چيئر مين صاحب، په شمالي وزيرستان ڪيني قوم اتمانزئي مشترڪه فيصله ڪري ده چي په شمالي وزيرستان ڪيني د امن و امان چي ڪوم صورتحال دے چي ڇو پوري هغه سم شوي نه وي، ٽولي لاري ئي ٽرلي ڊي، د سرڪاري دفتر نو نه ئي بائيڪاٽ ڪري دے، په احتجاج باندي مشران، ڇوانان، سپين گيري، علماء چي ڇومره خلق ڊي د وزيرستان، هغه دن ورخي پوري په احتجاج ناست ڊي۔ په بدقسمتي سره چي د حڪومت د سائيڊ نه تراوسه پوري دوي ته هيڃ ذمه وار جواب نه دے ملاو شوي، نه مذاڪرات ورسره شوي ڊي، هلته پنداگ باندي اولڻي دهرنا چي شروع وه، نن ئي شپارلسمه ولسمه ورخ ده چي هغوي سره هيڃوڪ هم ناست نه ڊي، نو چيئر مين صاحب، تپوس دا

دے ، پینتنه دا ده چي آيا وزيرستان د دي صوبه برخه نه ده چي خلق ئے دلته هم په احتجاج په روډونو پراته وي ، خوك ئے تپوس نه كوي ، په وزيرستان كښي هم خلق په روډونو ناست دي ، دا به پنځلس شپاړلس ورځي كيږي چي خلق په احتجاج ناست دي ، هيڅوك ئے هم تپوس نه كوي۔ نو چيترمين صاحب ، ما ته پته ده چي اوس به د دي ځايي نه جواب ملا ويري چي د هغوي مونږ ټولې مسئلې حل كړې دي ، مونږ ورغلي يو ، هغوي سره مو جرگي ، خو چيترمين صاحب ، حقيقت دا دے چي يو بنده هم نه دے ورغلي ، تر نن ورځي پورې نه د هغې خلقو خبره اوريدلې شوې ده ، نه د هغوي په مسئلو باندې په سنجيدگي سره غور شوي دے ، هلته په روډونو باندې سپين ږيري په روډونو ناست دي ، مشران ، آيا د حكومت دا ذمه واري نه جوړيږي چي ورشي د خلقو سره خبره او كړي؟ د دي صوبي لاندې چي مرجر اوشو ، د خلقو هيله دا وه چي دلته خو مونږ راشو ، بيا به زمونږ چي كومه مسئله راځي ، بيا به هلته خلق راځي ، زمونږ سره به مجلس هم كوي ، زمونږ په مسئلو به خبرې كوي خو تر نن ورځي پورې چي كوم هم دا وزيرستان بنيادي مسئلې دي ، په هغې باندې هيڅوك هم سنجيده نه دي ، د امن و امان د 2018 نه واخله چي ضرب عضب آپريشن هم اوشو ، وزيرستان ټول Demolish شو ، بازارونه ، سكولونه ، كورونه ، هرڅه وړان شول ، هغې نه پس د 2018 نه پس چي دے پاڪستان حكومت اعلان او كړو ، پاڪستان ، چي تاسو لار شئ وزيرستان Clear دے ، د دهشت گردئ نه هلته په Clear وزيرستان كښي Four hundred & eighty target killings شوي دي ، دا به خوك Justify كوي دلته؟ Four hundred & eighty target killings تر نن ورځي پورې د يو قاتل نه دے گرفتار شوي ، هلته چيترمين صاحب ، په وزيرستان كښي يو غير يقيني صورتحال جوړ شوي دے ، په وزيرستان كښي خلق بيا په كډه كولو مجبور شوي دي ، د وزيرستان خلقو چي كومې قربانئ وركړې دي ، كومې سختئ په ځان تيري كړې دي ، آيا هغه صرف دلته به بيا خلق خبره او كړي چي وزيرستان مونږ بالكل تهيك كړو ، په وزيرستان كښي هرڅه تهيك روان دي خو چيترمين صاحب ، په گراونډ باندې هلته يو شے هم نشته تر نن ورځي پورې او نه سنجيدگي شته دے ، پكار دا ده چي دلته ما ته خلق جوابونه راكوي ، لار دي شي ، هلته د وزيرستان د خلقو

سرہ، د اتمانزئ قوم سرہ دې کبيني او د هغوی سرہ دې په هغه مسئلو باندې خبرې او کړې او د هغې خلقو ډيمانډ دې واورى۔ سپيکر صاحب، په وزيرستان کبني دې امن و امان زمونږ کاروبار تباہ دے، افغانستان سرہ لارې بند، اخرنئ خبره دې ځائې ته رارسيدلې ده چې په شمالي وزيرستان کبني گيس پيدا شوے دے، هغه هم سيدھا ډائريکټ پنجاب ته روان دے، د وزيرستان د خلقونہ څوک تپوس هم نه پرې کوى۔ نو چيترمين صاحب، په دې خبرو باندې پکار ده چې په سنجيدگئ سرہ حکومت غور او کړې او هلته چې کوم احتجاجونہ روان دى، هغې ته باقاعده يو ټيم جوړ کړے شى د منسترانو، ور دې شى او مذاکرات دې ورسره او کړى۔ مهربانى۔

جناب مسند نشين: جى اقبال صاحب۔

جناب محمد اقبال خان (وزير امدادو بحالى): هغه دا يو۔۔۔۔۔

جناب مسند نشين: څه پريږده دے دغه او کړى بيا ته او کړه۔ جى شوکت صاحب، کوئسچن باره کبني تاسو دغه او کړئ، دا کوئسچن دے، بابک صاحب، ډسکشن د پارہ دے۔ بنه څه شوکت صاحب۔

جناب شوکت على يوسفزئى (وزير محنت وثقافت): جى۔

جناب مسند نشين: ستاسو کبيني، وار او کړى۔

وزير محنت وثقافت: جى۔

جناب مسند نشين: بحث پرې نور کول غواړى۔

جناب سردار حسين: دې باندې به خبره کوؤ، د 48 د لاندې ډسکشن دے کنه۔

وزير محنت وثقافت: خو جواب خو ور کوم کنه لږ ډير ځکه۔۔۔۔۔

جناب سردار حسين: نه جواب خو مونږه۔۔۔۔۔

وزير محنت وثقافت: چې دا نيمه نيمه گهنټه تقرير ئے او کړو کنه۔

جناب مسند نشين: ته Last conclusion جواب به او کړې کنه۔

وزير محنت وثقافت: دا نيمه نيمه گهنټه تقرير او کړو، نو ټهپک ده، او بحث به هم او کړو کنه۔

جناب مسند نشین: او خیر، ده ته به بیا هم څه جواب ورکړې۔

وزیر محنت و ثقافت: بحث به او کړو خیر دے، بحث څه خبره خو نه ده، نه نه خیر دے جواب به، گوره بحث ته مونږ تیار یو کنه، خو لږ ډیر چې دا کوم دغه کړې ده صرف دا Clarification کوو، Clarification کوو جناب سپیکر، جناب سپیکر، لږ، ستا خبره خو منو یار، ته خو غټ سرے ئې۔

جناب مسند نشین: شوکت صاحب، دوی پورا کړی نو بیا تاسو کوئ کنه۔

وزیر محنت و ثقافت: تههیک ده، تههیک ده۔

جناب مسند نشین: جی اقبال۔

جناب محمد اقبال خان (وزیر امداد و بحالی): شکریه، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر صاحب، میر کلام خبره او کړه، زه پخپله د وزیرستان یم، نو میر کلام صاحب دا تههیک وائی چې د بدامنئ خبره دوی کوی خو د اتمانزئی قوم، د اتمانزئی قوم حق نه جوړیږی، دا حق د محسن داوړ د میر کلام صاحب جوړیږی چې دوی د امن په نوم ووت اغستے دے، چې دوی هغه خلقو سره په غرو کښینی نو دا حق اوس د خلقو نه جوړیږی، په دوی اعتماد کړے دے او دوی ووت اغستے دے او بل دے، او بل په دې خبره جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: جی، اوس او کړه بیا پرې Complete کړه۔

وزیر امداد و بحالی: په دې کښې نارته وزیرستان کښې د ټولو نه زیات زما کور Suffer شوی دے، مالی جانی نقصان مې شوی دے او هغې نه بعد چې کوم امن راغلی دے، هغه په تاریخ کښې نشته۔ دا کوم چې دے یادوی هغه زمونږ د سٹیټ د وجې خو نه دے کنه، د سٹیټ وجې خو نه ده، په دې کښې آرمی زیاتې قربانئې ورکړې دی، گورنمنټ ورکړې دی خو چې زیات تر امن راغلی دے هغه د پی ټی آئی په گورنمنټ کښې راغلی دے چې مونږه ادارې آزادې ساتلې دی، مونږ ذاتی هغه نه دی کړی او زه میر کلام صاحب ته چیلینج ورکوم چې دې نه مخکښې چار سو اسی (480) کسان تاسو یادوی چې Target killing کښې شهیدان شوی دی هغه ټائم کښې چرته وئ؟ اوس راپاڅیدلی یئ، په دې ټائم کښې ته ماته دا جواب راکړه چې د دې Target killing نه مخکښې خلق شهیدان کیدل او څلور څلور

کسان شهیدان کیدل، تاسو چرته وئ، دانن ولې را اوچت شوی یئی؟ دا جواب راکړه چې دا چار سو کسان شهیدان شول، دېکښې تاسو یو آواز نه دے پورته کړے، نه مورود بند کړې نه مو آواز پورته کړې، نه تاته جانی نقصان رسیدلې دې ماته جانی نقصان رسیدلې دې، نقل مکانی مې کړې ده 2006 نه، او مالی نقصان رسیدلے دے، اوس زیاته ماته خطرہ ده، زه بلتې پروف گاډی کښې ځم، دوئ په دغه گاډی کښې ځی، که بدامنی وے خو دا یو کلی ته په خپل گاډی کښې نه وې ناست، گوره دا هغه شې به سیاست ته نه آروو، دغه په دې امن باندې ډیر زیات زموږ د سٹیټ نقصان شوے دے، په دې کښې هر څوک Suffer شوے دی، که هغه سیاسی دی، که هغه کاروباری دی، نو دا شے به موږ سیاست ته نه اړوؤ۔ او بل ده د آئی ډی پیز خبره اوکړه، د آئی ډی پیز د پاره زما رشته دار وفات شوے وو، منسټر صاحب ورغله دے شاه محمد، چې کوم مذاکرات ده کړی دی، هغې د پاره موږ ډیسک جوړ کړو ځان له، هغه چې څومره شناختی کارډونه راکړی دی، هغه موږ ورته Clear کړی دی، هغې نه بعد د دوئ سره ما جرگه کړې ده، دغه آئی ډی پیز سره، ما لپرلې دی، ډی سی صاحب سره دوئ جرگه کوی نو په دېکښې که یو خبره دروغ وی، میر کلام صاحب دې راته اووائی۔ پهلا مذاکرات ما منسټر صاحب ته وئیلې دی، منسټر دلته وو، زه په کلی ووم، بیا چې زه راغلم، دوئ سره ما جرگه اوکړه او دا پته نشته چې دا حلقې دی څنگه واپس لاړ دی، پکار وه چې بیا ئے انفارم کړې وه چې موږ په کومه خبره کلی ته روان یو، دوئ ته ئے محرم یاد کړے دے، منسټر صاحب د دغه گواه دے، موږ د ډی سی صاحب سره جرگه ورته کښیخودله، نو دوئ دې لبرخان خبروی بیا خیر دے د اسمبلئی په فلور دې خبره کوی۔

Mr. Chairman: Okay.

وزیر امداد و بحالی: دا څو شیان دې سیاست سره نه تړی، په دې شی کښې هر سرے Suffer شوے دے، موږ کوشش کوؤ چې دا علاقې، آرمی ډیرې زیاتې قربانئې ورکړې دی، هر چاته خپل ځوې او ورور خور دے خود دې دا مطلب نه شو چې زه په دې فلور او دریرم چې زما دومره نقصان شوے دے، دا بدامنی ده، موږ به د علاقې د خلقو په دې زخمونو مالگې نه دوروو، موږ به چرته چاته بڼه خبره اوکړؤ

چې خؤمره ډیویلمینټ اوشو، په یو یو تحصیل کبڼې درې درې کالجونه روان دی، یونیورسټی راغله، روډونه په ټول پاکستان کبڼې زیات نه زیات ترقیاتی کارونه په نارته وزیرستان کبڼې روان دی۔ (تالیان) دوئ دې اوبنائی چې په تاریخ کبڼې دومره کار شوے وی، دوئ دې ماسره مخامخ کبڼینی نو مونږ به خلقو ته هغه اوبنایو، سکالر شپې روانې دی، مونږه Integrated کبڼې پروگرام سکالر شپ ته اړولے دے، داسې شے نشته چې هغه نارته کبڼې روان نه دے، نو مونږ به هغه خلقو ته اوبنایو چې فیکټری راوړئ، کاروبار شروع کړئ، که مونږ د اسمبلی په فلور خلقو ته دا بنایو هغه خوتیار ناست دی په روډونو، نو هغوی ته څه فائده رسی، زمونږ خبرې نه چې دلته بدامنی ده، الحمد للہ بالکل حالات تهیک دی، که بدامنی وے او میر کلام صاحب ته چرته نقصان رسیدلے وے، ایم پی اے دے کنه، هر ځانې کبڼې ذاتی، تهیک ده په هر ډسټرکټ کبڼې کیږی خودا کوم شکل چې دوئ ورکوی، دوئ گرم نه دی، دوئ ووت په دې اغسته دے، دوئ گرځیدلی نه دی جناب چیئرمین صاحب، (تالیان) دوئ په دغه نوم ووت اغسته دے چې مونږ به امن راولو، او اوس ئے خپله تسلیموی، د دوئ په دور کبڼې چار سو اسی (480) Target killings شوی دی، دا حق د دوئ جوړیږی، دوئ دې په کس گوته ورته کیږدی، دا خو نه کیږی چې په اسمبلی ئے اوکړې یا په روډونو اوکړې، تهیک ده که امن دے، څنگه څه روان دی، هغه خطرہ ماته شته، بل ته شته، سیاسی ذاتی مخکبڼې دومره حالات خراب تیر شوی دی، په هغې کبڼې چا بنه بد وی ورسره نو داسې د اسمبلی په فلور باندې ډسټرکټ نارته وزیرستان نه بدناموی، په هغې کبڼې تهیک تهاک ترقیاتی کارونه روان دی او تهیک تهاک سمجهدار خلق شته، نوان شاء اللہ په هغې مونږ زړه نه خرو نو دلته هسې ناست یو، نور امن دے، نه د مذهب په نوم مو ووت اغسته دے، نه مو د پښتو په نوم ووت اغسته دے، چې په څه مو ووت اغسته دے، ان شاء اللہ عوام ته پورا کوشش کوؤ، که نه وی نو تیس چالیس پرسنټ کار خو به ورته اوکړو۔ تهینک یو۔

جناب مسند نشین: Okay, thank you, thank you. سردار صاحب، آپ کو کسچن پربات

کرناچاره پے پے۔ ځی پاڅی اوکړی، دا کوئسچن اوشی بیا کوہ سردار صاحب، او به

کری خیر دے کوٹسچن پورا شی بیا اوکرہ، دا ایجنڈا پورا کرو نو، دابل خوا
 او وتلو۔ سردار صاحب، کونسچن پہ بات کرنا چاہرے ہیں؟
سردار محمد یوسف زمان: جناب چیئر مین، مجھے سمجھ نہیں آرہی۔
جناب مسند نشین: یہ کونسچن پہ بات کرنا چاہرے ہیں؟
سردار محمد یوسف زمان: نہیں بحث ہو رہی تھی، 48 کے تحت جو خوشدل خان صاحب کا۔۔۔۔
جناب مسند نشین: ہاں، بات دوسری طرف نکل گئی ناں۔
سردار محمد یوسف زمان: لیکن دوسری طرف اسی لئے مجھے سمجھ نہیں آرہی، کس پر بحث کر رہے ہیں
 آپ؟

جناب مسند نشین: جی جی، کونسچن پہ بات کریں۔
سردار محمد یوسف زمان: کونسچن پر تو خیر بحث، جو بات کی ہے خوشدل خان صاحب نے، یہ Net
 Hydel Profit کے حوالے سے جو صوبے کا ایک حق ہے، یہاں پر مطلب ہے اس حکومت نے پچھلی جو
 کارکردگی ہے، وہ کم از کم وہ بتائیں اس ہاؤس کو، انہوں نے کیا کیا ہے؟ میں تو خیر تفصیل میں نہیں جانا چاہتا
 لیکن اتنی بات ضرور حق رکھتے ہیں کہ صوبے کے حقوق کے لئے اپوزیشن کی طرف سے کھلی Offer ہوئی
 کہ آپ جہاں بھی اگر جائیں گے، اس صوبے کے حقوق کے لئے مرکز سے اپنا حق لینا ہے، بالکل اس کے
 لئے ہم بھی تیار ہیں، مکمل تعاون کریں گے لیکن بد قسمتی سے یہ بڑے ناکام رہے۔ جب ان کی اپنی حکومت
 تھی اور ان کی پی ٹی آئی کی حکومت مرکز میں، صوبے میں بھی تھی لیکن اب تک یہ مسئلہ جو ہمارا ہے اب تک
 حل نہیں ہوا، صوبے کو نقصان ہوا، عوام کو نقصان ہوا ہے تو اب یہ اپنی ذمہ داری پوری کریں۔ اب یہ کہتے
 ہیں ہماری حکومت نہیں ہے، ہماری حکومت ہے، میں متفق ہوں، یہ کیس لائیں، ہم پھر بھی ان شاء اللہ ان
 کے ساتھ تعاون کریں گے۔ بہت شکریہ۔

جناب مسند نشین: جی منسٹر صاحب، بس کہ خبری کوئی، بابک صاحب، اوکرہ
 پری، تہ پری ہم اوکرہ، جی سردار۔
جناب سردار حسین: یا ہلکہ، شوکت۔
جناب مسند نشین: جی سردار صاحب۔
جناب سردار حسین: تنگوم دے۔۔۔۔

سردار محمد یوسف زمان: جی میں آپ کے نوٹس میں جناب چیئر مین، لاتا ہوں، آج کل جو کرنٹ ایشو ہے جو بارشوں کی وجہ سے ہے بہت زیادہ، تو کم از کم اسمبلی میں کل جو ایڈجرمنٹ موشن آئی تھی، اس پر ٹائم ضرور فلکس کر لیتے تو اس پر بات ہونی چاہیے تھی، مختلف علاقوں میں مختلف ضلعوں میں بہت بڑے نقصانات ہوئے ہیں، آئے دن لوگوں کے، بارشوں کی وجہ سے۔

جناب مسند نشین: اس پر ایڈجرمنٹ موشن آئی ہے، اس پر بات کریں گے۔

سردار محمد یوسف زمان: سڑکوں کی تباہی ہے، کیس Casualty ہوئی ہے، بہت سارے مکان تباہ ہوئے ہیں۔

Mr. Chairman: Okay.

سردار محمد یوسف زمان: فصلیں تباہ ہوئی ہیں، تو اس پر یہ ضرور ٹائم رکھیں تاکہ اس پر ڈیٹ ہو، وہ ساری چیزیں لائی جائیں۔

جناب مسند نشین: ٹھیک ہے۔ جی، بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریہ، جناب چیئر مین صاحب۔ د خوشدل خان ڀیرہ شکریہ ادا کوم چڀی د پختونخوا مفادو کبني کونڀن ٿي هم راور ڀي دے او بيا جناب چیئر مین صاحب، ستاسو هم شکریہ ادا کوؤ چڀی تاسو د ڀسکشن د پارہ هغه په ایجنډیا نن راور ڀي دے۔ جناب چیئر مین صاحب، په دڀ صوبه کبني ڀیر ایشوز داسي دی چڀی په هغڀی کبني د سیاسی وابستگنی یا Political affiliation نه بالاتردا زموڼر د ایک سو پینتالیس (145) ممبرانو ذمه داری ده چڀی موڼر د دڀ صوبی مقدمه، موڼر د دڀ صوبی کیس، د دڀ صوبی د اصیل بچو په حیث بانډی د هغڀی وکالت او کروؤ او جناب چیئر مین صاحب، زموڼر دلته د خبری کولو غرض او مقصد هم دا دے، وجه دا ده چڀی دا د بجلنی زموڼر چڀی کومه ایشو ده، که موڼر ته خالص منافع نه ملاویری، د هغڀی اولنے استعمال حق آئینی موڼر ته نه ملاویری۔ ورسره ورسره بیا چڀی کوم ظلم روان دے جناب چیئر مین صاحب، کوم طرف ته چڀی اشاره خوشدل خان صاحب کڀی ده چڀی دا مختلف ټیکسز چڀی دی په دڀ بلونو کبني، زموڼر نه Collect کیری او بیا هغه پورشن چڀی پیسکو ئے د صوبی فنانس ته ورکوی، دا خو آئینی تقاضه ده چڀی دلته به د فنانس ڀیپار ټمنټ خلق ناست وی چڀی دا په اولنی خل کیری چڀی د فنانس ڀاکیو منټس چڀی دی په

هغې کښې هم دوی ردوبدل کوی، دا نه ده پکار، زمونږ دوی ته دا تجویز دے جناب چیئرمین صاحب، دلته د مسلم لیگ پارلیماني لیډر ناست وو، د پی تی آئی مشران هم تاسو د غلته ناست یئی، خلور کاله ستاسو وزیر اعظم وو او اوس د دوی وزیر اعظم دے، زه خو بار بار دا خبره کوم جناب چیئرمین صاحب، نن تاسو خپلې علاقې ته او گورئ، خامخا ته گهنټې لوډ شیدنگ وی، شپږ گهنټې لوډ شیدنگ وی، لس گهنټې لوډ شیدنگ وی، داسې دې هر ممبر په خپله علاقه کښې او گوری، کم وولټیج ته او گورئ جناب چیئرمین صاحب، یعنی گران ترین بلونه مونږ باندې راځی۔ پرون چې زه دې اسمبلئ ته، پرون زه یو تی وی سټیشن ته لاړمه، د هغې ملازمانو راته او وئیل، چا راته وئیل جی پنخوس زره روپې بل را باندې راغله دے، چا راته وئیل بیالیس هزار بل را باندې جناب چیئرمین، راغله دے، اوس دا کهلاؤ ظلم دے پختونخوا سره جناب چیئرمین صاحب، تاسو او گورئ چې د پاکستان آئین، شوکت صاحب، ته زما خبره اورې نه، بیا ماسره جهکرا کوې، زه خو تاسره نه کوم، نو ته کله زما خبره اورې، مړه زما خبره واوره کنه، بیا به جهکرا درسره کوم۔

جناب مسند نشین: ستا خبرې خو ډیر په مینه ټول اورې گورې۔

جناب سردار حسین: او، خو هغه ئے نه اورې۔ جناب چیئرمین صاحب، دا پختونخوا سره ظلم دے او دا ظلم ورسره یواځې پی تی آئی نه دے کړے خو پی تی آئی د دې ظلم برخه ده، دا د مسلم لیگو وزیر اعظم دے، اوس چې مونږ د دې صوبې خلق یو، د دې صوبې نه الیکشنې کوؤ، د دې صوبې د خلقو نه ووتونه غواړو، د دې صوبې د خلقو په ووتونو دې اسمبلئ ته راځو، نو بیا خو خلق دا حق لری چې زمونږ نه تپوس او کړی چې مونږ د دې صوبې وکالت ولې نه کوؤ؟ او جناب چیئرمین صاحب، چې کله مونږ دا خبره کوؤ چې دا سازش دے او که نه، وائی بیا دا خود هندوستان ایجنټان دی، څوک وائی دا د افغانستان ایجنټان دی جناب چیئرمین صاحب، او خبره خپله کوؤ، خبره د خپل قام کوؤ، خبرې د آئین کوؤ، خبره د خپل اوولس د ضروریاتو بنیادی انسانی حقوقو کوؤ۔ جناب سپیکر، د پکښې پکار نه ده، زه هغه موضوع ته نه ځمه، زه ډیر خوشحاله شوم چې زما دغه پښتون ورور د وزیرستان پاڅیدو او هغه وئیل چې امن راغله دے، خدائے

دې په خپلې گڼه کړې، خدائے دې زمونږ دا خدشات غلط کړې، خدائے دې په دې خاوره امن راولی او دا امن د ټولو مسئله ده خو جناب چيترمين صاحب، دا په دې خاوره چې د پينځه څلويښت کالو نه د بدامنۍ کوم کاروبار دے نو دا په هغې کښې شامله ده چې پختونخوا له به خپل آئيني حقوق نه ورکوو۔ زما د پي تې آئی ملگري دې زما په دې خبره بد نه گنړی، پرون عمران خان صاحب وزير اعظم وو او نن نه دے، که قسمت کښې ئے وی سبا به بيا شی، بل څوک به شی، بل څوک به شی، دا جمهوريت دے، دا ستاسو حق دے، زه دا ټوله پي تې آئی نن چيلنج کومه چې د عمران خان صاحب نه دا بيان جاری کړی چې که هغه وزير اعظم شو نو دې صوبې له به د بجلئی حق هم ورکوی، دې صوبې له به د گيس حق هم ورکوی، دې صوبې له به خپل تيل هم ورکوی، دې صوبې ته به خپل تمباکو هم واپس کوی، دې صوبې له به د معدنيا تو دا اختيار هم ورکوی او دې صوبې له به ټول آئيني حقوق ورکوی، څه دا کار او کړی، تاسو خو هسې هم دا خبره کوې چې دوه ځله ستاسو په دې صوبه کښې حکومت راغلو او تاسو مونږ ته وايئ چې په دريم ځل هم ستاسو حکومت راروان دے، نو بيا دې ستاسو حکومت راشی، زمونږ خو پرې اعتراض نه شی کيدې خو دې پختونخوا څلور کروړو عوامو له به څه جواب ورکوې؟ دوئ له خو به څه کوې نه، د دوئ دا مطالبې ولې غير آئيني دی؟ نن تاسو جناب چيترمين صاحب، او گورې کم وولتيج ته او گوره، کم وولتيج ته، د بجلئی بل جناب چيترمين صاحب، تاسو پخپله د خپل کور بل او گوره، زما د کور بل پنځوس زره روپي راځی، ته به وائي گنی دا کارخانه ده، جناب چيترمين صاحب، نن يو عام وگړے پښتون چې بدامنۍ تباہ کړے دے، بېروزگاری تباہ کړے دے، تجارتونه ختم شو، کاروبارونه ختم شو، بين الاقوامی تجارت په مونږه بند دے، د دې پختونخوا نه خپل شته مند خلق بهر لارل، يو ډير لوڼې اقتصادي بحران سره جناب چيترمين صاحب، مخ يو، آيا دا به زما څویم ځل شی چې زه په دې اسمبلئی کښې حکومت ته وایم چې راځئ پارليماني جرگه جوړه کړو، نن خو ستاسو حکومت نه دے، ته د الیکشن کمیشن خلاف خو قرارداد دلته اسمبلئی ته راوړې، ته د سپريم کورټ خلاف خو خبره کوې، ته ميديا باندې خوتا پابندی لگولې ده، دا پي تې آئی حکومت دې ځان کښې جرات پيدا کړی چې

دلته مونڙ هغه ورځ متفقہ قرارداد راوڙو، ما راوڙو، ما راوڙو ڇي د مرکز نه د خپلو آئيني حقوقو تپوس او ڪرڙ، پي تي آئي والا راسره نه منله، د دي خو بيا مطلب دا دے، بلڪه دا يو حقيقت دے ڇي پي تي آئي د اتلس ترميم مخالفه ده، که تاسو نه يئي، په 2013 کينبي ستاسو حکومت راغله دے، ته د دي صوبي هغه آئيني اختيارات ڇي تاله د پاڪستان آئين درکري دي، وضاحت ئے دې قام ته اوکړه ڇي ته ئے ولې نه Exercise کوې؟ صرف د دي د پاره ڇي نن د پښتنو په وسائلو باندي د پختونخوا په وسائلو باندي پاڪستان چليږي، نن دا معني لري ڇي پينځه پنځوس زره بيرله تيل زه پيدا کومه، مونڙ په کرک کينبي په خپل حکومت کينبي زمکه اغستې ده، نن هم زما آئل ريفارنري په اٽک کينبي ده، نن زما په وزيرستان کينبي گيس راوتے دے، زما دغه ورور وائي وزيرستان کينبي امن دے، نن د وزيرستان خلق را پاڅيدلي دي، د وزيرستان خلقو له گيس نه ورکوي او ميانوالي ته ئے اوږي او د وزيرستان خلقو هغه پائپونه بند کري دي، زه د وزيرستان خلقو ته وئيل غواړم ڇي دا ټوله پختونخوا درسره ولاړه ده، دا گيس اول د پختونخوا حق دے، (ٽالیاں) پختونخوا ته به ملايوږي۔ دلته د صوابي ممبران ناست دي، پښتانه دي، د صوابي وکالت دي اوکري۔ نن په دي پنجاب باندي مونڙ دا بجلي بندوؤ او دا پرې بندول پکار دي، دا گيس پرې هم بندول پکار دي، دا تيل زمونږه نه اوږي، دا هم پرې بندول پکار دي، تمباکو زما فصل دے، زما پتي کينبي کيږي، زه ئے مالک يم، د پختونخوا ملکيت دے، هغه له ئے ٽيبکو بورڊ ئے جوړ کړے دے، د هغي اسلام آباد دفتر هم هلته دے، د هغي بورڊ ممبران هم ټول هلته دي، جناب چيئرمين صاحب، مونڙ دي اسمبلو ته دي له نه راځو ڇي گاډو پورې جهنډي اولگوؤ، هغه اوپر قوؤ، دوه څلور گن مينان دي رانه مخکينبي او وروستو روان وي، په نيز د خدائے به، خدائے له به هم جواب ورکوؤ او د دي پختونخوا بچو له به هم جواب ورکوؤ او پښتنو اولس له به هم جواب ورکوؤ ڇي مونڙ ولې وکالت نه کوؤ، څه مشکل دے؟ نن تاسو خپلو خپلو خلقو کينبي اوگورئ، دا ستاسو دويم حکومت دے، آيا تاسو ما ته وئيلي شئ ڇي تاسو په خپلو خپلو خلقو کينبي لس لس سکولونه جوړ کړي شو، نه فنڊ نه وي، يو فنڊ شروع شئ، سکيم هغه باندي دوه کروږه وي، اووه کالو کينبي نه Complete

کیبری، ولپی مرکز مونبر له خپله برخه نه را کوی؟ جناب چیئرمین صاحب، زه ایک سو پینتالیس (145) ممبرانو ته خواست کوم، ایک سو پینتالیسو ته زما ورونره یئی، پینتانه یئی، قربانئ مو ورکړې دی، تاوانونه مو کړی دی، ستا د علاقې علی وزیر چې دے، ته ئے گواه ئې، ستا عزیز دے، وولس جنازې د کوره وتې دی، گناه ئے څه وو؟ فوج پسې ئے خبره کړې ده، ولپی کافر دے، فوج د دې ملک اداره نه ده؟ زه به پرې تنقید نه کومه، په عدالت به نه کومه، په صحافت به نه کومه، په پارلیمان به نه کومه، په هر هغه چا به تنقید کومه څوک چې د دې National exchequer نه یوه انه هم لگوی، یوه انه، جناب چیئرمین صاحب، دا زموږ د ټولو ذمه داری ده، دلته دیوالونه نشته، دلته د پختونخوا په مسئلو مونبر ټول یو یو، که زه د سرې جهنډې ممبر یمه، بل د بلې پارټئی ممبر دے، مونبر ټول د پختونخوا ممبران یو۔ جناب چیئرمین صاحب، وخت راغله دے، وخت راغله دے، تباہ ئے کړو، نسل کشی ئے راله اوکړه، په وسائلو ئے راله قبضه کړې ده، تجارتونه ئے راله ختم کړل، کاروبارونه ئے راله ختم کړل، ببعزت کوی مو، وژنی مو، تباہ ئے کړو، ټول به راپاڅیدل غواړی، مونبر دلته جنگ نه جوړو، مونبر د خپل قام د حق جنگ ته یو والے جوړو۔ جناب چیئرمین صاحب، بیا جمهوریت دے، چې چاله ووټ ورکوی هغه له به ووټ ورکوی، دا معنی نه لری چې د کومې پارټئی څومره ممبران دی، خودا معنی لری چې مونبره او تاسو ټول د دې پختونخوا د اولس وکالت اوکړو۔ جناب چیئرمین صاحب، تاسو اوگورئ، دې حکومت ته به پته وی چې زه په تربیلا کبني بجلی پیدا کوم، دا نیشنل گرډ ته ځی او بیا واپس صوبئی ته راځی، زه درال خوړ کبني بجلی پیدا کوم، فیصل آباد ته ځی، د هغې ځانې نه واپس راځی۔ جناب چیئرمین صاحب زما پختونخوا دې ته هم نه پریردی چې زه څومره بجلی پیدا کوم، مشین ورته لگی، STADA ورته وائی، هغې ته هم نه پریردی، دا د خدائے تعالیٰ په کوم کتاب کبني دی چې ملکیت زما دے، زه چې کوم شے خرڅوم، ماته ئې پته نشته چې څومره ئې پیدا وار دے، زما د ملکیت نرخ هم هغه مقرر وی مرکز، مالک ئے هم هغه دے، استعمالوی ئے هم، مونبر د پنجاب خلاف نه یو، مونبر د پاکستان خلاف هم نه یو، مونبر د خپل قام وکالت کوو، مونبر د چوبیس کروړو عوامو وکالت

کوؤ، مونبر آئين خپل بنياد گنرو، پارليمان بالا دست گنرو، په دې ملک کښې په آئين کښې ټولو ادارو ته درج کوم اختيار دے۔ جناب چيترمين صاحب، اوس وخت راغله دے چې مونبر په خپلو کښې جهگړې نه کوؤ، دا د جهگړو ټايم نه دے، دا د اتفاق ټايم دے، ته خپلو معدنيا تو ته او گوره جناب چيترمين صاحب، پچانوے پرسنت ماربل دا زما ضائع شو، چې کوم بلاک زه رااوباسمه، هغې د پاره هغه جديده مشينري نه زما بينکونه قرضې ورکوي، نه مرکز مرسته کوي۔ جناب چيترمين صاحب، چې بلاستنگ اوشي پچانوے پرسنت ماربل جناب چيترمين صاحب، هغه ضائع شي، پينځه پرسنته ماربل زما دي، بجلی زما ده، تيل او گيس زما دے، اوبه زما ده، مزدور زما دے او کارخانه به دلته نه لگي ځکه چې خدائے مه کره بيا مه کره د دغه مرکز په نظر کښې خدائے مه کره مونبر انسانان هم نه يو او مونبر نور نور څه هم نه يو۔ جناب چيترمين صاحب، زما طمع ده شوکت صاحب نه چې ما له به سنجيده جواب راکوي۔ وزير اعليٰ صاحب راغله وو، نه يم پوهه چې بيا ولې لارو، پکار دا ده چې مونبره ايک سو پينتاليس (145) ممبران لار شو د پارليمان مخې ته احتجاج اوکړو، سپريم کورټ له درخواست ورکړو، مونبره د وزير اعظم د هاؤس مخې ته مهذبه احتجاج اوکړو او د خپلې صوبې چې څومره زمونږ آئيني حقوق دي او چې کوم زمونږ جائز مطالبات دي جناب چيترمين صاحب، جناب چيترمين صاحب، تاسو دې ته اوگورئ، واپدا زمونږ خلاف عدالت ته لاره شي، واپدا، ملکيت زما دے واپدا چا بوتلې ده؟ دا اوس چې د واپدې يو چيترمين تاسو اوکتلو چې هغه ريتائر شو، خدائے خبر چې څو سوه اربه کرپشن ئے کرے وو۔ جناب چيترمين صاحب، دا ټول جنگ د پختونخوا د ايک سو پينتاليس (145) ممبرانو په سر دے، زه د عوامي نيشنل پارټي د طرف نه د پي ټي آئي حکومت ته يو واري بيا دا Offer کوم چې مهرباني اوکړئ راپاڅئ، تاسو هسې هم د احتجاجونو عادت يئ، که د خپل اقتدار د پاره بيا بيا احتجاج کوئ، راځئ چې دا يو احتجاج د څلورو کورپو عوامو د پاره اوکړو او دې مرکز ته لار شو او هغوی سره جناب چيترمين صاحب، خپله خبره اوکړو۔ جناب چيترمين صاحب، ستاسو نه به هم زما دا

گزارش وی، دا قیصہ ڊیره اوگده ده شوکت خانہ، دا قیصہ ڊیره لنڊہ نہ ده،
جناب چیئرمین صاحب۔۔۔۔

جناب مسند نشین: نن ئے واورئ شوکت، نن ئے واورئ، واورئ قیصہ واورئ۔

جناب سردار حسین: جناب چیئرمین صاحب، تاسو ته به ریکویسٹ کومه چي مهربانی
به کوئ، دا د اسمبلی بنه ما حول ساتل دا ستاسو په لاس کبني ده، مونږ نه چي
خومره وائي مونږ به تاسو سره Cooperation کوو خو چي د اسمبلی دا ما حول
چي دے دا دغسي تاسو برابر ساتي۔

جناب مسند نشین: تهينک يو۔ جي اختيار ولى صاحب۔

جناب اختيار ولى: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ بت شکرية چي زمين صاحب۔

جناب مسند نشین: نو کلی وال مي نه دے، خیال به ئے نه ساتم؟

جناب اختيار ولى: خیال کله ساتي، که خیال دې ساتلے، زمونږه يو ورځ به داسي نه
وه، خو نن ته په تخت باندې ناست ئي اشنا، زړه يارانہ دې هيره کړې ده، څه
خدائے به ئے چرته ياده کړي درلہ۔ زه به دومره اووايمه سپيکر صاحب،
پروگرامونه ستا خو هر ما بنام وي خو هغه زمونږ د ناستې جوگه نه وي، ته
پريريدہ کنه شوکت صاحب، گوره تش بنه پينټ او تش بنه شرټ اچول نه دي کنه،
دغلته ولاړ ئي، کله مونږ ته وائي چي ليونے ئي، کله وائي چي روغ ئي، مونږ ته
که په ليونو باندې بلې، مونږ ته په دې باندې فخر دے، مونږ په دې نه خفه کيږو
خو تاسو په خپلو کارونو باندې لږ غوندې فکر او کړئ، لږ شان غور او کړئ،
فضل الهي هم درسره خوا کبني ناست دے، استعفی ئے په جيب کبني ايښي ده۔

جناب مسند نشین: جي، اختيار ولى صاحب۔

جناب اختيار ولى: زما د شوکت صاحب نه نورڅه داسي ڊيره گيله نشته۔ چي زمين

صاحب، بات صرف اتني هے که ان سے پوچھو که سوال "گنا"، يه کي ته هیں جواب "چنا"، هم ان سے
پوچھتے کچھ هیں، يه جواب کچھ دے ديتے هیں، اور همیں ان سے کوئی اختلاف نهیں هے اور يه بات کر کے هم
يهاں پر تھک گئے هیں که اس هاؤس ميں آنے کے بعد همارے اور آپ کے سياسي اختلافات اس دروازے
کے باهر ره گئے هیں، اب يهاں په هماري لڑائي آپ کے ساتھ اور آپ کے تمام احکامات وه عوام کے مفاد ميں

ہونے چاہئیں۔ بات بجلی کی ہو رہی تھی جناب سپیکر، آپ اس دن موجود تھے، آج سے قریباً چار مہینے پہلے میں نے ایک قرارداد پیش کی تھی اور میں نے اس وقت ان کو بولا بھی تھا کہ دیکھو وقت کا پہیہ گھومتے اور حالات بدلتے زیادہ دیر نہیں لگتی، یہ حکومتمیں بڑی آنی جانے والی چیزیں ہیں، یہ مجھے بتا رہے تھے کہ آپ نئے نئے آئے ہیں۔ جناب سپیکر، آپ میری سیاسی جدوجہد کے گواہ ہیں، میرے خیال میں شوکت صاحب اس وقت شاید اپنے اخبار میں ڈیوٹی کرتے تھے، میں تینتیس سال سے سیاسی کارکن ہوں، جمہوریت کے لئے Civil supremacy کے لئے اور عوام کے حقوق کی بالادستی کے لئے میں چودہ بار نظر بندی اور جیلیں کاٹ چکا ہوں۔ جناب سپیکر، میرے تین ناخن نکالے گئے تھے، آپ کو بخوبی پتہ ہے، میری چار انگلیاں آٹھ جگہوں سے توڑ دی گئی تھیں، جمہوریت کے لئے، (قطع کلامی) آپ بولنے دیں اور بات سنیں، آپ کو بھی ہم بڑا برداشت کرتے ہیں، تھوڑا سا برداشت آپ بھی کر لیا کریں۔

جناب مسند نشین: راخی کوئسچن تہ راخی خیر دے، تمہید ورتہ جو پروی، جی۔

جناب اختیار ولی: تینتیس سال جناب سپیکر، اگر ہم یہاں پر آتے ہیں تو ہم کچھ سیکھ کر آئے ہیں، میں نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ اس ہاؤس میں شاید اتنی قربانی کسی کی ہو یا اس میں پی ٹی آئی میں کسی کی ہو لیکن یہ تھوڑا سا تعارف اس لئے کر رہا ہوں کہ شاید ان کو معلوم نہیں ہے، ایسی کوئی جیل نہیں ہے جو ہم نے جمہوریت کی خاطر کاٹی نہیں ہے، ہری پور ہو، ڈی آئی خان ہو، کوہاٹ ہو، بنوں ہو، پشاور ہو، کوٹ لکھپت جیل ہو، یہ ساری ہم نے جمہوریت کی خاطر کی ہے۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: جی کوئسچن تہ راشہ۔

جناب اختیار ولی: کوئسچن پہ آرہا ہوں، جناب سپیکر۔

جناب مسند نشین: کوئسچن تہ راخہ، پلیز۔

(قطع کلامی)

جناب اختیار ولی: پروں ہغوی وئیل چپی، بہتہ د چانہ اغستو والا خبرہ دہ، ہغوی دپی اودریری، تہ پاخیدی، ما وئیل دا خو خیلہ د خلقو نہ اخلی، دہ نہ خلدہ د بہتپی تپوس کوپی، زہ سپیکر صاحب۔

(تالیاں)

جناب مسند نشین: جی، کوئسچن تہ راشنی، دہی پسپی نور کسان دی، ہغوی بہ ہم خبرہ کوی۔

جناب اختیاری: سپیکر صاحب، آج سے چھ مہینے پہلے تقریباً کوئی پانچ مہینے پہلے میں نے Fuel price adjustment پہ ایک ریزولوشن پاس کرائی تھی اس ہاؤس میں، میں تمام دوستوں کا مشکور ہوں لیکن اس وقت انہوں نے میرا مذاق اڑایا تھا کہ Fuel price adjustment اس بجلی کے بلوں سے کیسے نکالیں گے؟ کیونکہ ان دوستوں میں جو ٹریڈری بنچر پر بیٹھے ہیں، ان میں اتنی قوت نہیں تھی، اتنی استقامت اور اتنی استقامت نہیں تھی کہ یہ مرکز کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے وزیر اعظم سے اور اپنی وفاقی حکومت سے اس کا پوچھیں اور اس کا سوال مانگیں، ہم ان کو کہتے تھے کہ آپ کی حکومت ہے، اس صوبے میں، آپ اے جی این قاضی فارمولے پہ عمل درآمد کراؤ، بجلی کا Net Hydrel Profit اس کی وصولی کرو، او نن دوئی ہغہ خبری کوی، ختک صاحب ہغہ د ختک بابا شعر دے، وائی:

نن ہول خلق د ہغی محبوبہ سندرہی وائی
ختک چہ بہ د خان سرہ ژرلہ کلہ کلہ

چہی اپوزیشن تہ راغلل پہ وفاق کنبہی نو نن دوئی تہ پتہ اولکیدہ چہی د سیرہ خو پخیری، خوزہ بیہ ہم دوئی تہ وایم، ما دہ تہ پہ ہغہ وخت ہم وئیلی وو، پہ مونر کنبہی دا گتیس شتہ، مونر پہ دہی خبرہ پوہیرو چہی خبرہ د خیلہی صوبہی کوؤ چہی پہ دہی ہاؤس کنبہی یم، زہ د پبنتون قام او د پبنتنو نمائندگی کوم، د خیل جماعت مسلم لیگ نون نمائندگی کوم خود تہولو نہ اول زما د صوبہی حقوق دی، د پبنتنو حقوق دی، نن ہم تاسو خہ بنہ Proposal راوری، راخیی یو کیرو، دا دے احمد کندی صاحب ناست دے، زمونرہ اے این پی والا ملگری ناست دی، خوزہ یوہ خبرہ د بابک صاحب پہ ما بانڈی، زہ د ہغی لہر Correction کول غوارم، ہماری باتوں میں اس طرح کی کوئی بغاوت کی ہو نہیں آئی چاہیے کہ ہم یہ بولیں کہ ہماری بجلی ہماں سے فیصل آباد کے کارخانے چلاتی ہے، ہماری بجلی ہماں سے ہو کر وہاں تک جاتی ہے اور پھر واپس آتی ہے۔ جناب سپیکر، یہ صرف پاکستان میں نہیں ہے، آپ کوئی بھی ملک اٹھالیں، میں بابک صاحب کو کسی دوسرے یارورپ یا کنیڈا کی مثال نہیں دوں گا، میں ان کو اتنا ہی کہوں گا کہ آپ جا کر انڈیا میں ہی دیکھ لیں، وہاں پہ بھی ایک صوبہ اگر گندم اگاتا ہے تو پورے ملک میں اس کی تقسیم ہوتی ہے، ایک صوبے میں بجلی بنتی ہے تو وہ پورے

ملک میں تقسیم ہوتی ہے، گیس کہیں ایک سے نکلتی ہے تو پورے ملک کو جاتی ہے، ہاں، بات آپ کر سکتے ہیں بجلی کی قیمت پر، اس کے تھرمل چارجز پر، تو اس پہ ہم آپ کے ساتھ کھڑے ہیں But اس سے یہ بو نہیں آئی چاہیے کہ پنجاب، پنجتو نخوا، کشمیر، بلوچستان، سندھ، یہ کوئی الگ ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ پنجاب اگر اس ملک کا دل ہے تو سندھ اس کے ماتھے کا جھومر ہے، خیبر پنجتو نخوا کے بغیر یہ دل دھڑک ہی نہیں سکتا، یہ پانچوں، چاروں صوبے مل کر یہ پاکستان بناتے ہیں، پاکستان بنا تھا قائم رہنے کے لئے، صد اقامت رہنے کے لئے، قائم و دائم رہے گا۔ میرا اور آپ کا اختلاف ہو سکتا ہے پولیٹیکل بات پہ، ہمارے بیچ میں اختلافات ہو سکتے ہیں، اختلاف رائے ہو سکتا ہے لیکن اگر بات سے بغاوت یا تقسیم یا لسانیت کی بو آئے گی تو اختیار ولی اس کی مخالفت کرے گا، مسلم لیگ نون اس کی مخالفت کرے گی۔ پاکستان زندہ باد۔

جناب مسند نشین: جی بابک صاحب، Personal explanation باندھی بابک صاحب
 خہ خبرہ کوی، خیر دے Personal explanation دے Personal explanation.
 باندھی کوی۔

ذاتی وضاحت

جناب سردار حسین: شوکت، دا یوہ خبرہ لہرہ ضروری وہ، اختیار ولی صاحب خبرہ اوکڑہ چھی د خبری نہ بوئی راتل نہ دی پکار، بالکل دا خو پہ اوریدو باندھی منحصرہ دہ چھی تہ یوہ خبرہ پہ کوم Sense کبھی اورپی۔ دا دیرہ واضحہ دہ، امریکہ یو سٹیٹ دے، د دنیا تول ملکونہ یو سٹیٹونہ دی، تہ ہلتہ خود مختیاری تہ اوگورہ، خود مختیاری تہ، تہ دا خنگہ Justify کوپی چھی پنجاب غنم پیدا کوی نو پہ ما اورہ بند دی، صحیح دہ د ہغہ استعمال سیوا دے ما لہ ئے نہ شی راکولے، زہ پنجاب پہ دپی نہ گنہگاروم خو مالہ خو آئین د بجلی اختیار راکرے دے، تا مین گرد پہ فیصل آباد کبھی جوڑ کرے دے، دا د کوم قانون د لاندھی جوڑ کرے دے؟ نن د بجلی اختیار ماسرہ دے، مین گرد بہ دلته وی، د بجلی نرخ بہ زہ مقرروم، اولنے استعمال ئے زما دے، کیس، چھی تہ خبرہ کوی، ما وئیلی دی چھی باقی ملک تہ ئے نہ کوم، پہ بونیر کبھی گیس شتہ؟ شانگلہ کبھی گیس شتہ؟ کوہستان کبھی گیس شتہ؟ باجوڑ کبھی گیس شتہ؟ خیبر کبھی گیس شتہ؟ اورکزو کبھی گیس شتہ؟ ولپی دا پاکستان نہ دے؟ ولپی دا پاکستانیان نہ دی، دا تاتہ پاکستان نہ بنکاری؟ پہ خپلہ صوبہ کبھی اول وکالت چھی بیا کوپی د خپلی

صوبې يا د خپلې صوبې د حقوقو نه دست برداره کيږي مه، واضحه ده بجلي مونږه پيدا کوو، آئين ئه ما له اختيار راکړه دے چې مونږه خپل Exercise کړو، مونږه په پينځه روپۍ باندې يونټ خرڅوو، راځي چې ټول سوچ اوکړو، په لکھونو کار خانې به دلته نه لگي، نن چې زما ضلعو ته گيس ملاؤ شي، ما له به ته په غرونو کښې لاچي ولې کړې؟ په اربونو روپۍ په هغې لگي، نن جناب چيئرمين صاحب، مهرباني اوکړي دا سرټيفکيټونه ورکول دا بند کړي، مونږه د قام وکالت کوو، د ټول اولس وکالت کوو، د رياست وکالت کوو، ته وائي چې پاکستان جوړ شوے د دې د پاره دے چې دے به قائم وي، پينځه اويا کاله پس هم غريبان خلق اوږو ته په قطار کښې ولاړ وي، اوږو ته، د بجلي بل نه شي جمع کولے، د گاډو کرایانې ورسره نه وي، بې روزگاري ته اوگوره ورځ تر ورځه سيوا کيږي، کاروبار دې ختم شو، يا لکه مونږه دا خبره کوو چې دا پختونخوا هم پاکستان دے، پختونخوا له هم خپل حق ورکړه، پنجاب له هم خپل حق ورکړه، ټولو صوبو له خپل حق ورکړه، په دې خبره بيخي اختلاف نشته، ستاسو په مرکز کښې وزير اعظم دے، د دوئ اپوزيشن دے، مونږه هم تاسو ته دا Offer کوو، چې راځي نن يوه کميټي جوړه کړو، اختيار ولي صاحب دې ځکه مشر شي، يا سردار صاحب دې مشر شي چې د دوئ مرکز کښې حکومت دے، زمونږه شپږ اته خبرې دي چې په هغې باندې ټول پارليمانی ليډران لار شو، وزير اعظم سره کښينو، فنانس منسټر سره کښينو، مرکزی کابينې سره کښينو، مونږه هغوی ته اووايو چې تاسو دې پختونخوا له دا خپل حقوق ولې نه ورکوي؟ دا جنگ نه دے دا دننه جنگ نه دے، دا د ټولې پختونخوا جنگ دے، لهدا زما به خواست وي ټولو ممبرانو ته چې دا سنجيده کميټي مونږه جوړه کړو او مهرباني اوشي چې د خپلې صوبې دا حقوق چې دي دا مونږه دلته راوړو۔

جناب مسند نشين: جی فضل الہی، جی۔

میاں نثار گل: سپیکر صاحب، که ستاسو اجازت وی۔۔۔۔۔

جناب مسند نشين: دے اوکړي، وار اوکړه، دے اوکړي بيا اوکړه، ده پسې اوکړه۔

وه بات کر لیں، فضل الہی بات کر لیں، آپ کر لیں ناں، آپ بھی کر لیں۔

(عصر کی اذان)

جناب مسند نشین: جزاکم اللہ۔ جی، فضل الہی صاحب بات کرنا چاہ رہے ہیں۔

جناب فضل الہی: جی شکریہ، جناب چیئرمین صاحب۔ پروں ہم سردار بابک صاحب خبرہ کړې وه، بیا ما ورته جواب ورکړو چې مونږه داسې خلق نه یو، نه مونږه پخپله حرام خورو او نه بل سرے پرېږدو، دا یو ملک دے، پاکستان او دا د اسلام۔۔۔۔

جناب مسند نشین: ته کوئسچن ته راشه۔

جناب فضل الہی: زه جی Personal explanation کوم جی۔ چې یو ممبر صاحب پاخی او هغه دا خبره کوی چې بابک صاحب دوی ته وائی چې تاسو دوی ته خبره کوئ فضل الہی ته، چې تاسو بهته ورکوئ، دے خود خلقو نه بهتې اخلی۔ اول خوستاسو په وساطت سره دا تپوس کوم چې مونږه چانه بهتې اغستې یا مونږه دلته د دوی هغه خاص گاوندیان ملکونو دی، په هغې کبني اوسپرو څه؟ دا پاکستان دے، د اسلام قلعه ده، دا د جنت ټکره ده یو، دلته چې هر سرے اوسپری د قانون پاسداری لاندې به جناب چیئرمین، اوسپری۔ او بله خبره دا ده چې دلته کبني زما ورور خبره او کړه چې یره، بابک صاحب! توجه غواړمه، تاسو د طرف نه چې لږ مهربانی او کړئ چې بابک صاحب! مونږله لږه توجه را کړئ۔ دے پخپله خو پینځه گهنټې تقریر او کړی بیا د بل خبره نه اوری، ده کبني دا بیماری ده۔۔۔۔

جناب مسند نشین: جی وایه ته، Carry on.

سوال نمبر 15087 پر قاعدہ 48 کے تحت بحث

جناب فضل الہی: جناب چیئرمین صاحب، اټھارھویں ترمیم نه پس په بجلئ باندې زمونږه حق دے، په گیس باندې هم دے، دا په Region باندې تقسیم دے، که نن تاسو او گورئ کله نه چې ماشاء اللہ دوی تشریف راوړے دے امپورټد حکومت، هغې نه پس بجلئ هم د خیبر پختونخوا نه غائبه ده، گیس هم ترینه غائب دے، اوږه هم ترینه غائب دی، چې کله د دوی حکومت راشی نو همسایه ملک، هغوی خو ماشاء اللہ دروازې ورته کھلاو کړی او مونږه ته دلته کبني پهاټکونه جوړ کړی او زما بچی چې کله د اوږو ترورہ هم راوړی نو بیا پرې گولئ برسوا هی، بیا هغوی ولی، ولی ئے، ولې زه د بل ځائے حصه یم یا ما چې کوم دے بحیثیت د

پښتون قام د بل نه کمې قربانيانې ورکړې دي؟ د ټولو نه زياتې قربانيانې چې دي هغه خيبر پختونخوا ورکړې دي۔ د دوي په وخت کښې يوه دهماکه اوشوه په لاهور کښې، شهباز شريف وزير اعليٰ وو، نو هغه څه وائي؟ "يه ادھر کړي نال دهماکه" په يو دهماکه کښې ئه بيا شاته بوساره نه ټينگيدله، دا خود دوي حيثيت دے او د بابک صاحب د خبرو نه بوئي نه ځي، هغه بيله خبره ده چې پرون د نگهت ډيوټي بابک صاحب ته حواله شوې وه، په هر څه ئه جهگړې کولې خو زه درته يو خبره او کرم جي، دا ياد ساتي، دا زما د دوي ورور نه بوئي ځي، د دوي د پارټي نه بوئي ځي، د بابک صاحب مې او وئيل، بابک صاحب خو Clear cut خبره او کړه او بابک صاحب ته هم دا مشوره ورکوم ستاسو وساطت سره، چې برائے کرم دا يوازي د پاکستان مسلم ليگ حکومت نه دے، په دېکښې تاسو هم شامل يئ، په دېکښې پيپلز هم شامل دے، په دېکښې نيشنل هم شامل دے، دا ټول پي ډي ايم دے، دا پاکستان ډول پارټي چې ده دا ټوله يوه ده، يوه پارټي، ياد ساتي جناب چيئرمين صاحب، نو پکار دا دے چې تاسو وړاندې شئ او مونږه تاسو پسې يو، تاسو اوس چې دے په دې ساعت باندې د خپل کوم چې امپورټډ وزير اعظم دے، د هغه نه ټائم واخلي، مونږه تاسو سره يو، د صوبې د حقوقو د پاره د اټهارهويس ترميم نه بعد په هر څه باندې زمونږه حق دے۔ نن تاسو د بجلئي خبره کوئ چې تئیس سو (2300) ميگاوات زما ورسره حق کپري، بيا وائي چې ستره سو (1700) درکوؤ، ستره سو (1700) کښې کټ کړي وائي باره سو (1200) درکوؤ، باره سو (1200) کښې چې کوم شارټ فال پيدا کړي، هغه چه سو (600) ته راشي او بيا د فيصل آباد نه ټولې، ټولې هم د دوي د ليډرانو فيکټريانې چلپري، د غريب سړي فيکټري په پنجاب کښې نشته جناب چيئرمين صاحب، اوس هغه وخت نه دے، اوس د پاکستان عوام چې دے هغه زما او ستا نه زيات چې دے هغه پوليتيکل چې کوم ايجوکيشن دے، هغه سره ډير زيات دے، د يو عام سړي سره هم ډير زيات دے او دا د گيس خبره کوم چې کوم څلور Regions دي جناب چيئرمين صاحب، دا تاسو ته زه د دې پشاور Region دے او دا مردان Region دے، د ايبټ آباد Region دے، په دېکښې تاسو ته پته ده چې پشاور کښې ايک سو دس (110) دا د دې خرچه ده، اکسټه نه پښتېه (61/65)

پہ مردان Region کبھی دہ، ایبٹ آباد کبھی چالیس پینتالیس (40/55) خرچہ دہ، نوٹوٹل چہی دے نو تقریباً دو سو (200) کیوبک میٹر چہی دے ہغہ پنجاب تہ بیا خی او ہلتہ نہ ڈائریکٹ کنکشنہی د ڊیرو غتو غتو لیڈرانو فیکر تیریانو تہ لگیدلہی دی، مونہرہ دا غوارو، مونہرہ تاسو سرہ یو، بابک صاحب! ٲول، مونہرہ کبھی ہمت شتہ، ان شاء اللہ مونہرہ مخکبھی ہم تلی وو او مونہرہ ہلتہ کبھی د پارلیمنٹ مخی تہ ولاړ وو، د پرویز خٹک صاحب پہ قیادت کبھی، د سی ایم صاحب پہ قیادت کبھی، خو خبرہ داسی دہ چہی تاسو پکار دا دے چہی تاسو د وزیر اعظم صاحب سرہ، اسفندیار خان ورسرہ ناست وی، ایمل ولی خان ورسرہ ناست وی، زرداری صاحب خوئے ورسرہ ناست وی، دلنہ د ٲولو پارٲیانو چہی کوم دے نمائندگی شتہ دے، شوک بہ ہم خان نہ ٲتوؤ۔۔۔۔۔

Mr. Chairman: Okay.

جناب فضل الہی: Clear cut خبرہ بہ کوؤ، او نہ دا د ٲتیدو کار دے۔

Mr. Chairman: Okay.

جناب فضل الہی: د خپلہ صوبہی حق بہ چہی دے ہغہ بنہ پہ نہ بانڈی بہ اخلو ان شاء اللہ، زما تاسو تہ دا مشورہ دہ چہی تاسو پہلا خو ورسرہ دا خبرہ او کړئ خکہ چہی چوبیس۔۔۔

جناب مسند نشین: Okay صحیح دہ، تھینک یو۔

جناب فضل الہی: گھنتہی یو خائے ناست یئی د دئی ملک خلاف، نو خیر دے د صوبہی د پارہ ہم ورسرہ کبئینی، مہربانی۔

جناب مسند نشین: Okay ji. میاں نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل: سر، ٹائم کی وجہ سے تو میں بات نہیں کر رہا تھا لیکن Net Hydrel Profit پہ اور ساتھ ساتھ گیس پہ اور تیل پہ بات ہوگی، تو میں نے مناسب سمجھا کہ میں بھی دو منٹ اگر آپ مجھے دے دیں، تو میں اس پہ بات کر لوں۔

جناب مسند نشین: جی جی، آپ بات کر لیں۔

میاں نثار گل: سپیکر صاحب، عبدالاکبر خان صاحب اس ایوان کے ایک معزز رکن رہ چکے ہیں، وہ مرحوم ہیں، اللہ اس کو جنت نصیب کرے۔

جناب مسند نشین: امین۔

میاں نثار گل: 2002 کا اسمبلی سیشن تھا تو وہ کہہ رہے تھے کہ تربیلا ڈیم ہمارے قبرستانوں پہ بنا ہے اور ہمیں اپنی بجلی کا حق نہیں دیا جا رہا ہے اور یہ بات ایوان میں بار بار ہو بھی رہی تھی اور ابھی تک ہو بھی رہی ہے، اس کے ساتھ ساتھ 2004 میں تیل اور گیس کی ذخائر بھی اللہ نے اس صوبے کو نصیب کئے، جدھر کی بات ہو رہی ہے میں اس حلقے کا، اس علاقے کا نمائندہ ہوں جو چار سو MMcf/d کی گیس اور چالیس ہزار بیرل تیل اس ملک کو دے رہا ہے لیکن جناب سپیکر، مجھے اس وقت کی بات یاد ہے عبدالاکبر خان صاحب کی، کہ ہمارے اس صوبے کو اپنے حقوق نہیں دیئے جا رہے ہیں۔ بابک صاحب نے جو بات کی، جس طرح گندم پنجاب میں پیدا ہو رہی ہے لیکن جب ہم ادھر لاتے ہیں تو انک پہ ہماری چیلنگ ہوتی ہے کہ آپ گندم نہیں لے جاسکتے، اب میں اگر آپ کو کرک کی مثال دے دوں یا سوات ڈویژن کی مثال دے دوں، کوہستان کی بات تو دور، بیس سال ہو گئے جناب سپیکر صاحب، چار سو MMcf/d میں ہمیں کرک کو ابھی تک گیس نہیں ملی، ابھی تین دن پہلے آل پارٹیز جرگہ ہوا تھا جس میں ہم نے پہلے احتجاج کی Call دی تھی سپیکر صاحب، ہمیں ایک ہونا ہو گا، بجلی بھی ہماری، گیس بھی ہماری، چار سو MMcf/d میں جس طرح فضل الہی صاحب نے کہا، دو سو اس صوبے کا خرچہ ہے اور دو سو ہم پنجاب کو دے رہے ہیں، وزیرستان میں کنواں نکل آیا، بنوں میں نکل آیا لیکن جناب سپیکر، ہمیں کیا دیا جا رہا ہے؟ بیماریاں اس علاقے میں پھیل رہی ہیں، خدا گواہ ہے کہ آپ لوگ ایک پارلیمانی کمیٹی بنائیں، آپ ادھر چلے جائیں، وہ لوگ کہتے ہیں کہ کاش ہمارے علاقوں میں گیس نہ نکلے، کاش ہمارے علاقوں میں تیل نہ نکلے کیونکہ ان کو جو فائدہ نہیں ہے تو نقصان ان لوگوں کا ہے، میں اس ایوان کو کہنا چاہتا ہوں کہ جس طرح ایک سو سینتالیس (145) ممبران جس پارٹی سے بھی ہیں، یہ ہمارا صوبہ ہے، یہ ایوان، اس صوبے کے لوگوں نے ہمیں منتخب کیا ہے، ہم نے ایک ہونا ہو گا۔ ہمارے ہنگو کے دوست بھی جھٹے ہوئے ہیں اور اس سے میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ یقین کریں کہ تیل اور گیس کی کمپنیاں ایسٹ انڈیا کمپنیاں بنی ہوئی ہیں، لوگوں پر ایف آئی آرز کھاتی ہیں، سردار صاحب، آج سے دو دن تین دن پہلے میری ڈی سی کرک کے ساتھ بات ہو رہی تھی، میں ان کو کہہ رہا تھا کہ زمین خدا کی، پھر حکومت کی، پھر بندے کی، لیکن ستر کروڑ روپے لوگوں کے تیل کمپنیوں پہ واجب الادا ہیں لیکن آج تک ان کو نہیں دیئے جا رہے ہیں، بجلی بھی ہماری، درسک ڈیم آپ دیکھ لیں، تربیلا آپ دیکھ لیں، گیس بھی ہماری، تیل بھی ہمارا، وزیر اعلیٰ صاحب نے Last budget میں کہا تھا، ابھی بات ہو رہی

تھی کہ ہمارا تیل اٹک جا رہا ہے، کراچی جا رہا ہے FWO نے ریفرنری کے لئے وعدہ کیا، ادھر زمین بھی خریدی، سر، پانچ سال ہو گئے قبضہ کیا ہوا ہے، کوئی بھی Refinery نہیں بنی ہے، ہم اگر مرکزی حکومت ہو یا صوبائی حکومت ہو یا جس پارٹی کی بھی حکومت ہو، ہم نے اس صوبے کے حقوق کے لئے سوچنا ہوگا، ہم نے یہ سوچنا ہوگا کہ Eighteenth Amendment کے بعد یہ حق ہمیں مل گیا ہے، جس طرح یہ لوگ چاہے ایک جرگہ بنالیں، ہم پی ٹی آئی کی حکومت کو یا نون لیگ کی حکومت کو یا پیپلز پارٹی کی حکومت کو یہ طعنہ نہیں دیں گے کہ انہوں نے یہ کام کیوں نہیں کیا؟ ہم نے مل بیٹھ کر ایک آواز اٹھانی ہے کہ اس صوبے کے لئے Net Hydrel Profit بجلی گیس یہ صوبہ ذرخیز صوبہ ہے، اگر پیدا کرتا ہے تو پہلے اس پر اس صوبے کا حق ہے، اس کے بعد پنجاب کا، سندھ کا، بلوچستان کا اور ہر تحصیل کا حق ہے لیکن اگر ہم ایک نہ ہونے تو میرے خیال میں یہ بیماریاں ہمارے نصیب میں ہوں گی، تیل ہم سے گیا، بجلی ہم سے گئی، سر، آپ نے بابک صاحب نے تو کہہ دیا کہ پچاس ہزار بل آرہا ہے، میرا گھر تھوڑا بڑا ہے ایک لاکھ ساٹھ ہزار بل آیا ہے، میں کس طرح پیدا کروں؟۔۔۔۔۔

Mr. Chairman: Thank you.

میاں نثار گل: تنخواہ سر، آپ ہمیں جی دے رہے ہیں ایک لاکھ 51 ہزار، لیکن شکر الحمد للہ تھوڑی بہت بھتیجے بیٹھے ہیں، کام کر رہے ہیں، اس کی وجہ سے ہم وہ بل دے سکتے ہیں، بل کدھر سے دیں؟ جناب سپیکر صاحب، آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں لیکن ادھر جب گیس پہ، بجلی پہ بات ہوگی تو میں اس ضلع کا اس حلقے کا چالیس ہزار بیرل اور چار سو MMcf/d شوکت صاحب، پلیز آپ تھوڑا سنا کریں، حوصلہ رکھا کریں، آپ کرک آئیں، میں آپ کو دکھا دوں کہ ہمارے وہ جو ہیں کھنڈرات بن گئے ہیں، سڑکیں کھنڈرات بن گئیں اور کپہنی جو ہے، اگر ہم احتجاج کرتے ہیں تو پھر کہتے ہیں وزیراعظم صاحب اور وزیراعلیٰ صاحب یا وہ چیف سیکرٹری صاحب کہتے ہیں کہ لوگوں کو جیلوں میں ڈالو، کیونکہ یہ لوگ قانون کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ آپ کا پھر بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے ٹائم دیا، یہ تھوڑا ایسا کریں، جب تک آپ اس کرسی پہ بیٹھے ہیں ہم خوش ہوتے ہیں کہ آپ اللہ کرے کہ جو چھٹی پہ گئے ہوئے ہیں، اس کی چھٹیاں زیادہ ہوں اور اللہ کرے کہ آپ اسی طرح چیئر مین رہیں کہ ہم باتیں کرتے رہیں۔ شکر یہ۔

جناب مسند نشین: تھینک یو۔ میں ایک بات Clear کرنا چاہ رہا ہوں، میرے بھائی اختیار ولی صاحب نے بھی کہا، بابک صاحب نے بھی کہا کہ آپ ٹائم نہیں دیتے ہم لوگوں کو، میں سب کو ٹائم دیتا ہوں اور کوشش کرتا ہوں کہ اپوزیشن کو زیادہ ٹائم دے دوں لیکن کیونکہ ایجنڈا ہوتا ہے اس میں اپوزیشن کے معزز

ممبران نے یہاں پہ بزنس لایا ہوتا ہے تو پہلے بزنس ختم ہو جائے، بے شک آپ گھنٹے کی بجائے دو گھنٹے پھر تقریر کیا کریں، اس پہ کوئی قدغن نہیں، لیکن پہلے ایجنڈا ہم نے Complete کرنا ہوتا ہے، ٹائم پہ آپ لوگ وقت مانگا کریں، بالکل آپ کو ملے گا لیکن جب بے ٹائم آپ لوگ بات کریں گے تو پھر میرے لئے بھی مشکل ہوگی۔ جی شوکت صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت و ثقافت): جناب سپیکر، بہت شکریہ، اس پہ تقریباً جو Electricity duty تھی، اختیار ولی صاحب خبری اوکری یوشے دے، نو دا یوشے نہ دے۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: عہ خیر دے ور کچرہ ور لہ۔ چلیں سردار صاحب، شارٹ سے۔

سردار محمد یوسف زمان: یوشے نہ دے، بل شے دے، بل شے دے۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: سردار صاحب، شارٹ سے، سردار صاحب ویسے بھی شارٹ بات کرتے ہیں۔

سردار محمد یوسف زمان: جناب چیئرمین صاحب، شکریہ، میں کوئی لمبی بات نہیں کرنا چاہتا۔

جناب مسند نشین: جی جی، آپ کریں۔

سردار محمد یوسف زمان: میں شارٹ بات کرتا ہوں کہ جہاں تک اس صوبے کے مفاد کی بات ہے، پچھلے چار سال سے کئی بار اس بات کی یہ یقین دہانی بھی کرائی گئی اپوزیشن کی طرف سے، ہماری طرف سے بھی کہ صوبے کے مفاد کے لئے جس فورم پر جانے کے لئے آپ کہیں گے ہم آپ کے ساتھ ہیں، اس ایوان کے مفاد کے لئے صوبے کے مفاد کے لئے آئین اور قانون کے تحت جو ہمارا حق بنتا ہے، اس کے لئے ہم تیار ہیں اور اس سے پہلے بھی یہ بات ہوئی، آج بھی ہم یہ بات کرتے ہیں لیکن میں یہ پوچھتا ہوں کہ جب حالات سازگار تھے، جب مرکز اور صوبے میں ایک پارٹی کی حکومت تھی تو آج یہ طعنہ لوگ دیتے ہیں کہ امپورٹڈ حکومت، Selected حکومت کا ابھی پتہ چل رہا تھا کہ Selected حکومت تھی اور وہاں کوئی رکاوٹ بھی نہیں تھی، جب اپوزیشن کی طرف سے بھی کھلی Offer تھی تو آپ اس وقت کیوں نہیں لے کر گئے تھے، اس وقت پھر سی آئی میں آپ نے کبھی یہ آواز ہی نہیں اٹھائی، لیکن آج بھی میں یہ دوبارہ اس پہ نہیں جانا چاہتا، جو کچھ ہوا ہے لیکن اب الحمد للہ جس کو یہ کہتے ہیں، ابھی جو صحیح ایک آئینی طریقے سے حکومت منتخب ہوئی ہے مرکز میں اور آئینی اختیار استعمال کرتے ہوئے وزیر اعظم بنا ہے، یہ نہیں کہ کسی کی سلیکشن کی وجہ سے بنا ہے بلکہ جو اس وقت صحیح معنوں میں آپ بھی حق رکھتے ہیں، آپ بھی کہتے ہیں، ٹھیک ہے

ہونا چاہیے ہم تیار ہیں جی، ہماری جماعت کی حکومت ہے، پیپلز پارٹی بھی شامل ہے، جماعت جے یو آئی بھی اس میں شامل ہے اور اے این پی بھی شامل ہے، ساری شامل ہیں، تقریباً اس وجہ سے۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: اے این پی شامل نہیں ہے، آپ نے تو ان کو دے دی سیٹ۔

سر دار محمد یوسف زمان: اچھا اے این پی شامل نہیں ہے لیکن حمایت کی ہے، پی ڈی ایم میں حمایت کی ہے، بہر کیف اس وقت نہیں شامل یہاں پر شامل ہے، ہم کہہ رہے ہیں کہ اگر آپ کمیٹی بنائیں، اس کمیٹی میں جو جتنی بھی پارٹیاں ہیں، ان کی نمائندگی ہو اور جو اس صوبے کا حق ہے اس کے لئے ہم جانے کے لئے تیار ہیں لیکن آپ اس کے لئے تیار تو ہونا، اب صرف ہم آگے تقریریں کر کے الزام برائے الزام لگا کر اور اب جس طریقے سے آپ کہہ رہے ہیں کہ جب آسان بات تھی، اس میں ابھی بھی آسان بات ہو گی لیکن اس کے لئے ہمارا متفق ہونا بڑا ضروری ہے، یہ سر، اگر Net Hydrel Profit کا جو ہمارا حصہ بنتا تھا، تمباکو سب سے کا بنتا تھا، وہ ساری اور چیزیں ہیں تو اس کے لئے رائلٹی جو ملتی ہے تو اس حوالے سے ہم کیوں خاموش رہیں؟ اور اس وقت یعنی آج تو آخری ان کا سال ہے، ابھی ان کو بھی پتہ ہے، یعنی کچھ جس طرح کے حالات یہ خود پیدا کر رہے ہیں، وہ کہتے ہیں ہماری ایک ہند کو میں مثال تھی، وہ کوئی پانی مانگ رہا تھا اور "اوما سیٹے کا زٹیٹے اکھے پانڑی دے، اوس آکھیاں پچیاں خوں ہو سنڑتے دوھدوی دے دیاں" مطلب یہ جو طریقہ یہ اختیار کر رہے ہیں، یہ طریقہ، اس طریقے سے کوئی بھی نہیں دے سکتا، جو بھی اگر ہم کہیں گے یہ صوبہ اس پاکستان کا حصہ ہے، پنجاب بھی باہر نہیں ہے، سندھ بھی باہر نہیں ہے، بلوچستان بھی باہر نہیں ہے، اپنے اپنے صوبے کے حقوق ہیں، حق ہے، اس کے لئے ہم تیار ہیں لیکن یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ ہم کہتے ہیں، پنجابی یہاں نہیں آسکتے، یہاں کے وہاں نہیں جاسکتے اور جس انداز سے گفتگو کی جاتی ہے، اختیار ولی خان نے یہ بات اس لئے کی تھی کہ جس طرح ہم اگر بات کرتے ہیں اس سے جو ایک تاثر ملتا ہے کہ ہم کسی دوسرے ملک کے بارے میں بات کرتے ہیں، دوسرا ملک نہیں ہے، وہ بھی ہمارے بھائی ہیں، پنجاب سب سے بڑا صوبہ ہے اور پنجاب اس پورے پاکستان کی سب کی کفالت بھی کرتا ہے، پنجاب ہے، سندھ ہے، اسی طریقے سے بلوچستان ہے، خیبر پختونخوا اور باقی جو آزاد کشمیر یا اس طریقے سے GB بھی ہے، تو اس لحاظ سے یعنی ہم پنجاب کو طعنہ یا ان پر تنقید اس طرح نہیں کرتے کہ وہ ہمارا حق ہڑپ کر گیا ہے، نہیں، بلکہ ہماری کمزوری، اپنی کمزوری بھی تو دیکھنی چاہیے، کب آپ متفق ہوئے ہیں، کتنے عرصے سے یہ اسمبلیاں بنتی رہی ہیں، کبھی کسی نے مطلب ہے کسی پارلیمانی پارٹی کو سب کو اعتماد میں لے کر بات کی ہے؟ نہیں کی، اس وجہ

سے یعنی آج ہم اپنے حق سے محروم ہیں، تو اس وقت بھی ایک کمیٹی بنائیں، اس پر ان شاء اللہ جائیں گے اور یہ منتخب حکومت اللہ کے فضل و کرم سے ایک پراسیس کے ذریعے وزیر اعظم بنا ہے، کیبنٹ بھی بنی ہے، اللہ کا فضل ہے یہ حقیقت بھی آپ نے بھی اعتراف کر لیا، الحمد للہ جو ہم کہتے تھے، اس کا فیصلہ بھی الیکشن کمیشن نے کر دیا، یہ تو سچ اور جھوٹ کی ساری چیزیں سامنے آگئی ہیں۔۔۔

جناب مسند نشین: جی، تھینک یو۔

سردار محمد یوسف زمان: اب جو اس کو تسلیم کرنا چاہیے کہ کون سچ بولتا ہے، کون جھوٹ بولتا رہا ہے؟۔۔۔

Mr. Chairman: Thank you.

سردار محمد یوسف زمان: اور ان شاء اللہ اس ملک کے مفاد، عوام کے مفاد اس صوبے کے مفاد کے لئے ہماری پارٹی پہلے سے بھی اور آج بھی ان شاء اللہ اس کے لئے کام کرتی ہے اور ان شاء اللہ کرتی رہے گی لیکن بعض ایسی چیزیں ہیں، ان سے ذرا اجتناب کیا جائے، الفاظ جو استعمال کرتے ہیں، ہمیں پتہ ہے اس ڈی بیٹ میں ہم جانا چاہیں، ان شاء اللہ ہمارے پاس بھی حقائق بھی ہیں، پروف بھی ہیں، ساری چیزیں ہیں، جتنا پچھلا ریکارڈ ہے وہ آپ کے سامنے ہے اور ان شاء اللہ ہم وقت آنے پر پیش بھی کریں گے اور ان شاء اللہ اس کا حساب بھی لیا جائے گا۔ ابھی حساب تھوڑا تھوڑا شروع ہو گیا ہے، ان شاء اللہ آگے آگے دیکھتے جاتے ہیں، کیا ہوتا ہے؟ اور اللہ کے فضل و کرم سے ان شاء اللہ حق اور سچ کی فتح ہوگی۔ شکر یہ جی۔

جناب مسند نشین: جی تھینک یو۔ جی شوکت صاحب! شوکت صاحب۔

جناب شوکت علی یوسف زئی (وزیر محنت و ثقافت): میرے خیال سے تحریک التواء ایک خاص پوائنٹ کے اوپر آئی تھی، Electricity duty کے اوپر اور ہونا یہ چاہیے تھا کہ ہمارے سارے ممبران اس کی تیاری کرتے اور اس پہ بحث ہو جاتی، اس کا کوئی نچوڑ نکل آتا کہ Electricity یہ جو Duty ہے، یہ ہے کیا؟ اس کو بھی سمجھ جاتے اور اس کی کہیں سے ڈیمانڈ کرنا تھی، اس پہ بھی بات ہوتی۔ اب ایشویہ ہے کہ جناب سپیکر، 1964 کے اس کے مطابق جو Electricity duty ہے یہ لی جاتی ہے اور یہ پیسکو اپنے پاس رکھتا ہے، یہ نہ صوبائی حکومت کو ملتی ہے یہ رقم، صرف یہ ہوتا ہے کہ ہمارے ذمے واپڈا کے جو پیسے بنتے ہیں، پیسکو کے جو پیسے بنتے ہیں، وہ وہیں سے کاٹ کر باقی پیسے اپنے پاس رکھ لیتے ہیں اور یہ ایک سلسلہ شروع آرہا ہے، یہ کوئی ابھی کا سلسلہ نہیں ہے جناب سپیکر، 1964 سے لے کر یہ، اور یہ کہتے ہیں Consolidated Fund میں یہ کیوں اس کو نہیں کیا جاتا، کیوں نہیں ڈالا جاتا؟ تو وہ فنڈ ملتا ہی نہیں ہے ہمیں، وہ تو پیسکو اپنے پاس رکھتا ہے اور جناب سپیکر، جو اعداد و شمار ہیں، اس وقت جو ہمارا Opening balance ہے پانچ سو گیارہ

(511) ملین سے اوپر ہے اور اگر یہ ٹوٹل کیا جائے Electricity duty تو یہ بننے ہیں انیس سو ستائیس (1927) ملین اور اس میں جناب سپیکر، جو Deduction کی گئی ہے، اس دفعہ اٹھارہ سو نو اسی (1889) ملین سے اوپر اور اس وقت ہمارا صرف سینتیس (37) جو Closing ہمارا سیلنس بنتا ہے وہ سینتیس اعشاریہ دو چار چار (37.244) ملین بنتا ہے۔ یہ تو ہو گیا جناب سپیکر، ڈیوٹی کے حوالے سے بات کہ کمرشل، گھریلو صارفین، کمرشل صارفین اور انڈسٹریل صارفین، یہ 1964 کے مطابق ایک اعشاریہ پانچ (1.5) پرسنٹ گھریلو صارفین کے لئے، کمرشل صارفین کے لئے ایک پرسنٹ ہے اور انڈسٹریل صارفین کے لئے یا کارخانے جو ہیں وہ ایک پرسنٹ ہے جناب سپیکر، یہ تو ہوا اس کے حوالے سے بات۔ اب آتے ہیں جناب سپیکر، کہ تحریک التواء ایک خاص مخصوص اس کے لئے پیش کی جاتی ہے اس پہ سنجیدگی سے لیا جانا چاہیے ہوتا ہے کیونکہ سارے اس کا انتظار کرتے ہیں کہ جی تحریک التواء میں ہے کیا؟ لیکن میں یہاں دیکھوں تو بابت صاحب نے فوج پہ تنقید شروع کر دی، دوسرے نے پنجاب پہ بجلی بند کرنے کی بات شروع کر دی، یہ جناب سپیکر، اگر ہم دیکھیں کہ اگر پنجاب کا سپاہی اگر یہاں آکر وہ دہشت گردی کا مقابلہ کر رہا ہے، اپنی جان دے رہا ہے تو میں تو اس کو سلیوٹ کروں گا، میں کیوں اس کو ٹارگٹ کر رہا ہوں؟ یہ دہشت گردی کوئی آج سے تو نہیں ہے، یہ دہشت گردی کسی مخصوص وجہ سے ہے، سب کو پتہ ہے دہشت گردی کا سلسلہ کہاں سے شروع ہوا اور کیسے اس کو ختم کیا جا رہا ہے؟ جناب سپیکر، تو بجائے اس کے کہ ہم اس اسمبلی میں بیٹھ کر ان لوگوں کی بات کریں جو جواب نہیں دے سکتے ہیں یہاں آکر، تو میری یہ گزارش ہے جناب سپیکر، کہ اس طرح کی باتیں کرنا کہ ہم بجلی بند کر دیں، گیس بند کر دیں، ہر ایک کا اپنا اپنا یہ کچھ بھی نہ کریں، یہ جو کہتے ہیں کہ آئیں ہمارے ساتھ احتجاج کریں، جو جو لوگ حکومت میں بیٹھے ہیں، اب بابت صاحب حکومت میں بیٹھے ہیں یا نہیں بیٹھے ہیں؟ یہ خود جواب دیں لیکن سردار صاحب نے کہا کہ ہاں یہ ہمارے اتحادی ہیں، صرف اتنا ہی کر لیں کہ احتجاجاً اس حکومت سے نکل آئیں، احتجاجاً دھمکی دے دیں کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں ہی نہیں، جب آپ ہماری بات ہی نہیں مانتے ہیں، تو اتنے اس کو Politicize کرنا جناب سپیکر، یہ حق ہے ہمارا اور اس حق سے کوئی بھی حکومت آج تک پیچھے نہیں ہٹی ہے، میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ ہم ڈٹے ہوئے ہیں، ہم سے پہلے بھی جو حکومتیں رہی ہیں صوبے کے حقوق کی بات کی ہے انہوں نے اور ٹھیک ٹھاک انداز میں کی ہے لیکن یہ ایشوز تو سردار صاحب کی جو اپنی حکومت تھی، یہاں پہ سردار متاب صاحب چیف منسٹر تھے اور وہاں پہ نواز شریف صاحب پرائم منسٹر تھے جناب سپیکر، مجھے یاد ہے کہ

سردار صاحب نے انکار کر دیا تھا کہ میں بجٹ پیش نہیں کر رہا کیونکہ پیسے نہیں مل رہے تھے، Last hour میں ان کو پیسے ملے، اس وقت غالباً چوالیس ارب کا پورا بجٹ تھا، غالباً اس طرح مجھے پورا یاد نہیں آرہا ہے، تو یہ کوئی ایشو آج کا تو نہیں ہے، اس لئے اس کو Politicize نہیں کرنا چاہیے، جتنی وصولی ہو سکتی ہے کرنی چاہیے، ورنہ دیکھیں یہ بحران کیوں پیدا ہوتا ہے؟ اس لئے بحران پیدا ہوا کہ ہم ایک ایسی چیز سے بجلی بنانا چاہتے ہیں جس کے ہم خود محتاج ہیں، ہم ہمارے پاس جناب سپیکر، تیل نہیں ہے اور ہم بجلی بنا رہے ہیں تیل سے، اب اتنی بڑی عیاشی جب ہم کریں گے تو بجلی تو ہسنگی ہوگی اور اس کا آج تک کسی نے یہ نہیں بتایا کہ جناب، اتنے بڑے بڑے کرپشن کے جوڈا کے پڑے ہیں، اس پہ جو IPPs متعارف کرائی گئیں، ان ڈاکوؤں کا بھی تو حساب ہونا چاہیے نا، کیوں نہ ڈیم شروع کئے گئے؟ جب آپ بات کرتے ہیں اپنے وسائل کی، تو اگر ہم اپنے وسائل پہ جناب سپیکر، یہ ڈیم بنا لیتے، ہم Depend نہ کرتے، ہم اپنے وسائل سے بجلی بناتے تو ہمیں فائدہ ہوتا، آج یہ کریڈٹ تو عمران خان کو دینا چاہیے نا کہ مہمند ڈیم شروع کیا اور سکرو ڈیم شروع کیا، بھاشہ ڈیم شروع کیا، ٹھیک ہے دس سال بعد بنیں گے لیکن بنیاد تو رکھی ہے نا جناب سپیکر، آگے جا کر وافر مقدار میں بجلی ہوگی، پھر کوئی یہ نہیں کہے گا کہ بجلی ہسنگی ہے لیکن اگر ہم پانی کے بجائے تیل سے بجلی بنائیں گے، جبکہ تیل کے لئے ہم ترس رہے ہیں، ہم کوئلے کے لئے ترس رہے ہیں، ہم کہتے ہیں افغانستان سے درآمد کریں گے، فلاں جگہ سے درآمد کریں گے، دیکھیں، ہمارے پاس جو پانی ہے اس سے کیوں نہیں آپ بناتے ہیں بجلی؟ تو یہ تو حساب ہونا چاہیے کہ یہ جو بیس سال، پچیس سال، تیس سال جو لوگ اقتدار میں رہے، وہ کیوں ہائیڈرو پاور کی طرف کیوں نہیں گئے؟ اور کیوں اس ملک کے ساتھ اتنا بڑا ظلم ہوا کہ چار سو ارب روپے اٹھا کر ایک ایک IPPs کو ہم حوالے کرتے ہیں؟ وہ سارا زور نکلتا ہے عوام سے، تو جناب سپیکر، نسل کشی کی بات کی گئی، میرے بھائی نے کی، دیکھیں یہ بھی ساتھ بتانا چاہیے نا کہ یہ نسل کشی کس دور میں ہوئی اور امن کس دور میں خراب ہوا، اب ہم کیوں ان چیزوں کو اکھاڑ رہے ہیں؟ جب امن آگیا ہے، سارے جتنے سرمایہ کار بھاگ گئے تھے، واپس آگئے، سی پیک اللہ کے فضل سے کامیابی کے ساتھ ہو رہا ہے، انویسٹمنٹ آرہی ہے تو اس وقت اگر ہم یہ کہیں کہ جی آجائیں، اٹھیں اور امن بحال کریں، تو میرے خیال سے ہم امن کو سبوتاژ کر رہے ہیں، امن آچکا ہے اللہ کے فضل سے، اس میں ہمیں مدد کرنی چاہیے ان تمام اداروں کی جن کی قربانیاں ہیں، جنہوں نے قربانیاں دے کر یہ امن قائم کیا ہے جناب سپیکر، ہم سب کو اس کا وہ ہونا چاہیے، شکر گزار ہونا چاہیے اور جناب سپیکر، میں کبھی بھی یہ نہیں کہوں گا کہ احتجاج ہو، احتجاج

سے مسائل ہوتے بھی ہیں؟ نہیں بھی ہوتے لیکن ہماری ڈائریکشن کا تو درست ہونا پہلے، میرے اختیار ولی بھائی نے بات کی کہ ہم پوچھتے کچھ ہیں جو اب کچھ اور ملتا ہے، تو میرے خیال سے یہ اگر آپ اپنے لیڈر کو بھی بتادیں کہ ہم نے ان سے یہ کہا تھا کہ جو کرپشن ہوئی ہے، جو Assets بنے ہیں، اس کی Money trail دیں، تو Money trail دینے کے بجائے آج تک وہ یہی کہتے رہے ہیں کہ جی سیاسی انتقام ہو رہا ہے اور پھر جب یہ احتساب کی بات کرتے ہیں، جب یہ احتساب کی نوید سنارہے ہیں کہ ہم احتساب شروع کر رہے، ادھر نیب کے پراکٹ دیئے، تو جناب سپیکر، آپ نے اگر احتساب کرنا ہے تو نیب کو مضبوط کریں، احتساب کون کرے گا؟ احتساب شریف فیملی کرے گی؟ کون کرے گا؟ اسحاق ڈار کرے گا؟ وہ تو خود بھاگا ہوا ہے، تو میرے خیال سے جناب سپیکر، یہ چیزیں کسی اور کو بتائیں، ان چیزوں سے کچھ نہیں ہو گا اور احتساب ہو گا، دوبارہ عمران خان آئے گا، نیب کو ہم دوبارہ مضبوط کریں گے ان شاء اللہ اور (تالیاں) اور جب تک یہ یاد رکھیں جناب سپیکر، جب تک عمران خان سیاست میں ہے، نواز شریف کبھی پاکستان نہیں آئے گا، یہ لکھ کر لے لیں مجھ سے، (تالیاں) کبھی بھی نہیں آئے گا، اس لئے کہ خوفزدہ ہے اور جو بندہ سیاست میں خوفزدہ ہو، وہ کبھی سیاست نہیں کر سکتا۔ یہ کہتے تھے Selected selected تو اسی اسمبلی میں جو یہ کہتے تھے، یہ Selected اسمبلی ہے، آج ہم نکلے ہوئے ہیں، یہ اسی اسمبلی میں بیٹھے ہوئے ہیں، کوئی میرا بھائی سائیکل پہ آتا تھا کہ یہ جی یہ مرگا ہو گیا ہے، پٹرول کتنے پہ ہو گیا ہے؟ ڈیڑھ سو تک پہنچ گیا، آج ڈھائی سو سے اوپر ہو گیا ہے پٹرول، میرے بھائی کو سائیکل یاد نہیں ہے، اب تو میرے خیال سے ان کو چاہیے کہ وفاقی حکومت سب کے سب کو سائیکل دے دے، سب سے کہہ دے کہ جی سائیکلوں پر پھریں، وفاقی وزراء بھی سائیکلوں پر پھریں، تو جناب سپیکر، میں آپ کا مشکور ہوں، آپ نے بہت اچھا سیشن چلایا، میں آپ کا مشکور ہوں، آپ نے سب کو ٹائم دیا اور ان شاء اللہ تعالیٰ جو صوبے کے حقوق ہوں گے وہ نعروں سے، تقریروں سے، اس سے نہیں ہو گا، پریکٹیکل کام کر رہے ہیں ہم۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کرنی: کہاں کر رہے ہیں؟

وزیر محنت و ثقافت: تہ خوا اوس ہلتہ وزیر اعلیٰ تہ ناستہ وپی، چپی زہ سنا ملگرپی
 یمہ، زہ سنا سرہ یمہ، چپی بابک درپسی پرون خبرپی کولے اوس تہ بیا چپی وزیر
 اعلیٰ لہ لارہ شئی، نو بیا تہ زمونر خلاف شروع شوپی، عجیبہ خبرپی کوپی زہ خو
 تا تہ حیران یمہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کزئی: زہ خوتا لہ جواب در کوم۔

وزیر محنت وثقافت: نہ ما تہ جواب مہ را کوہ، ڀیرہ مہربانی، ڀیرہ شکر یہ۔

Mr. Chairman: Last item, janab Pakhtun Yar Sahib.

محترمہ نگہت یاسمین اور کزئی: جناب سپیکر۔

جناب مسند نشین: پختون یار صاحب، کر لیں، اس کے بعد کر لیں۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب پختون یار خان: جناب سپیکر صاحب، قاعدہ 240 کے تحت قاعدہ 124 کو معطل کیا جائے اور مجھے
قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب مسند نشین: جی۔

جناب پختون یار خان: قاعدہ 240 کے تحت قاعدہ 124 کو معطل کیا جائے اور مجھے قرارداد پیش کرنے کی
اجازت دی جائے۔

Mr. Chairman: Is it the desire of the House that rule 124 may be suspended under rule 240 and allow the honorable Member to move the resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes'; those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The "Ayes" have it. The rule is suspended. Ji, Pakhtun Yar Sahib.

قراردادیں

جناب پختون یار خان: جناب سپیکر صاحب، چونکہ بنوں ڈویژن تحصیل شیواہ سائیٹ پر دریافت شدہ گیس کی پائپ لائن پر کام ہو رہا ہے، اس گیس کا سب سے پہلے مقامی لوگوں کا حق ہے جو کہ آئین اور قانون رواج و شریعت میں واضح ہے جبکہ محکمہ پٹرولیم اور گیس مقامی لوگوں کے بجائے اس پائپ لائن کو ملک کے دوسرے حصوں میں پہنچانے کے لئے پائپ لائن بچھا رہا ہے اور مقامی لوگوں کو کوئی سہولیات نہیں دی جا رہی ہیں، ان خدشات کی بنا پر بنوں کے عوام میں کافی غم و غصہ پایا جا رہا ہے کہ اس گیس پر پہلا ہمارا آئین اور قانونی حق ہے اور اس حق سے محروم کرنے اور کروانے والوں کے خلاف کسی بھی اقدام سے دریغ نہیں کریں گے۔ مقامی لوگوں نے گیس پائپ لائن پر کام بھی بند کر دیا ہے کیونکہ مقامی لوگوں کا سروے بھی محکمہ گیس والوں نے دو سال پہلے کر وایا ہے۔ لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی

حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ بنوں ڈویژن میں دریافت شدہ گیس پر مقامی لوگوں کا حق تسلیم کرے اور بنوں ڈویژن میں دریافت شدہ گیس پر مقامی لوگوں اور ضلع بنوں کا حق تسلیم کیا جائے اور میرے حلقے PK-88 حال PK-100 میں خواجہ مد، منڈاں، منڈال، کوثر فتح خیل، کئی ون، کئی ٹو، خو، بھڑی، بھرت، نار جعفر، شمس خیل، غوری والا، اسماعیل خیل، میرا خیل، کوٹ قلندر، جھنڈو خیل، کالا خیل سمیت PK-89 حال PK-101 میں تحصیل میریان، میتا خیل، مندبو، بارکزی، ہویدا ماما خیل، نورڑر اور تحصیل بکا خیل میں، بکا خیل، تختی خیل، مند خیل، جانی خیل، ہندی خیل اور تحصیل وزیر اور اس کے علاوہ ضلع بنوں میں بنوں تحصیل کی باقی ماندہ یونین کونسلوں، تحصیل ڈومیل سمیت ضلع بنوں کی ہر تحصیل اور کئی مروت شمالی وزیرستان جہاں گیس دریافت ہوئی ہے، وہاں یہ سہولت اور مراعات دی جائیں، بصورت دیگر تمام تر صورت حال، مسائل، جانی و مالی نقصان کی ذمہ داری وفاقی حکومت اور محکمہ پٹرولیم اور متعلقہ محکمہ گیس پر عائد ہوگی۔

جناب سپیکر، تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہوں گا اس معاملے پر، جناب سپیکر۔

جناب شاہ محمد خان (وزیر ٹرانسپورٹ): جناب سپیکر۔

جناب مسند نشین: جی، تاسو Continue کریں، دوئی چچی اوکری نو بیبا تاسو۔

جناب پنجتون بارخان: تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہوں گا۔ یہ چونکہ جناب سپیکر صاحب، آرٹیکل 158 کے تحت مقامی لوگوں کا حق اس چیز پر تسلیم کیا گیا ہے، وہاں پر گیس پائپ لائن بچھائی جا رہی ہے، چونکہ 2022 تک، اگست 2022 تک ملک کے وزیر اعظم نے اس گیس پائپ لائن کو آگے۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: اس میں، اس میں میرے خیال میں تقریر کی ضرورت نہیں ہوگی۔
جناب پنجتون بارخان: سر، تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہوں گا، پھر آگے آپ جیسے مناسب سمجھیں۔

جناب مسند نشین: آپ نے جو Written دی ہے، یہی کافی ہے۔

جناب پنجتون بارخان: ایوان میں بتانا چاہتا ہوں کہ اگر قوم میں، دینے کی بات کی گئی ہے، ایوان کی وساطت سے یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اگر قوم میں یہی جذبہ رہا تو 2022 تو درکنار 2023 تک بھی، ٹھیک ہے جی، شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

جناب مسند نشین: جی شاہ محمد صاحب۔

محترمہ گلہت یا سمین اور کزئی: جناب سپیکر، میرا یہ۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: دا جوائنٹ ریزولوشن دے۔

وزیر ٹرانسپورٹ: شکریہ جناب سپیکر۔

جناب مسند نشین: تہ اوکرہ، راوڑہ راوڑہ۔

وزیر ٹرانسپورٹ: بڑی بہن، تھوڑا صبر کریں۔ شکریہ جناب سپیکر، پختون یار نے جو قرارداد پیش کی ہے، یہ ہماری مشترکہ ہے، تحصیل شیواہ میں بڑی وافر مقدار میں گیس دریافت ہو چکی ہے جو نار تھ وزیرستان کا حصہ ہے لیکن بد قسمتی سے ایک طرف پنجاب کی باتیں ہو رہی ہیں، ہمارے بھائی باتیں کر رہے ہیں پنجاب کی، پہلا حق ہمارا ہے شریعت کے مطابق، رواج کے مطابق، قانون کے مطابق، اٹھارہویں ترمیم کے بعد اس پہ صوبائی حقوق ہیں، ہمارا حق ہے صوبائی Natural resources پر، لیکن ہمیں اس پہ تعجب ہے کہ مرکزی محکمہ گیس پیٹرولیم اس کو بھگا کر لے کر جانا چاہتا ہے کیونکہ وہ مین پائپ لائن بنانا چاہتا ہے اور باقی جو لوکل لوگ ہیں، ان کو Ignore کرنا چاہتا ہے تو وہاں ان لوگوں نے اس کو بند کیا ہے، ایک بڑا حادثہ پیش ہو سکتا ہے، ہم صوبائی حکومت سے سفارش کرتے ہیں کہ اس پر فوری ایکشن لے۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Is it the desire of the House that resolution, moved by the honorable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes'; those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The "Ayes" have it. The resolution is passed unanimously.

(تالیاں)

جناب مسند نشین: جی میاں نار گل صاحب۔

محترمہ نگہت باسمین اور کرنٹی: جناب سپیکر صاحب، میرا نمبر ہے۔

میاں نار گل: نہیں، میری پہلے سے پڑی ہوئی ہے میڈم، پہلے سے دی ہوئی ہے، ایک گھنٹہ دو گھنٹہ پہلے سے دی ہے تو آپ کر لیں، اس کے بعد کروالیں ناں، اب تو مجھے فلور دے دیا ہے۔ شکریہ سپیکر صاحب، شکریہ۔

یہ صوبائی اسمبلی صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ صوبے کی تمام جامعات، یونیورسٹی کے جملہ کنٹریکٹ، ڈیلی و بجز کے حاضر سروس یا فارغ شدہ ملازمین جن کا تعلق مختلف کیدر سے ہے، ان کو مستقل Regularize کیا جائے، جیسے کہ 2018 سے پہلے اور بعد میں سینکڑوں پراجیکٹس پر

اور مختلف محکمہ جات کے ملازمین جن میں ڈاکٹرز، انجینئرز، سیکنڈری اور پرائمری سکول کے اساتذہ اور دیگر افسران اور ارکان شامل تھے، کو مستقل Regularize کیا جا چکا ہے لیکن بد قسمتی سے مختلف یونیورسٹی کے ان ملازمین کو اب تک مستقل نہیں کیا گیا ہے جبکہ ان میں سے بہت سے ملازمین دس بارہ سال سے خدمات سرانجام دے رہے ہیں، ان میں اعلیٰ تربیت یافتہ جگہ پئی ایچ ڈی بھی موجود ہیں اور بہت سے ملازمین اب عمر کی حد اور Age بھی Cross کر چکے ہیں جس کی وجہ سے کہیں اور بھی ملازمت کے اہل نہیں ہیں جو کہ سراسر ظلم اور ناانصافی ہے، ان کے کنٹریکٹ کسی بھی وقت ختم ہو سکتے ہیں اور بہت سے ملازمین کے کنٹریکٹ ختم بھی ہو چکے ہیں، لہذا یہ صوبائی اسمبلی پر زور مطالبہ کرتی ہے کہ ان ملازمین کو مستقل Regularize کیا جائے۔

سپیکر صاحب، بہت بہت شکریہ، اور میرے خیال میں ابھی وزیر اعلیٰ صاحب نے کچھ دن پہلے خیبر یونیورسٹی جب گئے تھے، انہوں نے اعلان کیا تھا کہ خیبر یونیورسٹی کے جو ملازمین ہیں، ان کو مستقل کیا گیا ہے تو اس لئے میں چاہتا ہوں کہ ایوان اس کی تائید کرے۔ تھینک یو، سر۔

Mr. Chairman: Is it the desire of the House that resolution, moved by the honorable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes'; those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The "Ayes" have it. The resolution is unanimously passed. Ms. Nighat Yasmin.

محترمہ نگہت یاسمین اور کرنی: جناب سپیکر، جن کی قرارداد ہوتی ہے، وہ ایسے چپ کر کے بیٹھے ہوتے ہیں ناں کہ جیسے بندہ کہے صم بکم عمی فہم لایر جعون، جناب سپیکر صاحب، سب سے پہلے تو میں یہ آپ کو بتا دوں کہ جو شوکت یوسف زئی صاحب نے کہا ہے، ہماری تربیت جو ہے، میرے والد صاحب نے قائد اعظم محمد علی جناح صاحب کے ساتھ کام کیا ہے۔

جناب مسند نشین: ماشاء اللہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کرنی: میری تربیت وہ تربیت ہے کہ میں سی ایم کو، میں سی ایم کی عزت بھی کروں گی، میں سی ایم کے پاس اپنے کام کے لئے بھی جاؤنگی، لوگوں کے لئے اور میں سی ایم سے ہر طبقے کے بارے میں بات کرونگی، ہر طبقات کے بارے میں بات کرونگی اور میں سی ایم صاحب کا شکریہ بھی ادا کرتی ہوں کہ جب بھی میں نے سی ایم کو کسی چیز کے، ڈاکٹروں کے بارے میں بات کی، نرسوں کے بارے میں

بات کی، لائیو سٹاک کے بارے میں بات کی، بی آر ٹی کے بارے میں بات کی، ٹرانسپورٹ کے متعلق بات کی، نرسوں کے متعلق بات کی، انہوں نے ہر بات پر بسک کہا اور اس ہاؤس اور KP کے لئے انہوں نے۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: میڈم، قرارداد پیش کریں۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کزئی: بات کی، میں اسی طرف آر رہی ہوں کہ میں ذرا شوکت یوسفی کو بھی بتانا چاہتی تھی کہ ہم میں اخلاقیات ہیں، ہم گالیاں نہیں دیتے ہیں، ہم ان کی تعریف کرتے ہیں۔

جناب مسند نشین: جی جی، قرارداد پہ آجائیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کزئی: بہر حال قرارداد نمبر 1397 ہے اور اس پر میرے Sign بھی ہیں اور شاہ محمد صاحب کے بھی Sign ہیں۔

یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے پر زور سفارش کرتی ہے کہ محکمہ ٹرانسپورٹ بی آر ٹی سیکورٹی سمیت دیگر ٹرانسپورٹ معاملات کے لئے اپنی پولیس بھرتی کرے تاکہ ہزاروں لوگوں کی حفاظت کو یقینی بنایا جاسکے۔ اب اس پہ اگر وہ کمنٹس کر لیں تو بڑی مہربانی ہوگی۔

جناب مسند نشین: جی شاہ محمد خان۔

وزیر ٹرانسپورٹ: شکریہ جناب سپیکر صاحب، یہ ہماری اسمبلی کی بڑی بہن ہیں، اس نے جو قرارداد پیش کی ہے No objection، ہم اس کے ساتھ Agree کرتے ہیں۔

Mr. Chairman: Okay. Is it the desire of the House that resolution, moved by the honorable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes'; those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The "Ayes" have it. The resolution is unanimously passed. Mr. Babar Saleem.

جناب بابر سلیم سواتی: شکریہ جناب سپیکر، قرارداد ہے۔ جناب سپیکر، بحیثیت مسلمان ہم سب کی اور خاص کر اس معزز ایوان کی یہ اخلاقی مذہبی ذمہ داری بنتی ہے کہ دور جدید کے نت نئے پروپیگنڈہ اور اسلام مخالف یلغار کی روک تھام کے لئے آقائے نامدار دو جہان رحمۃ اللہ علیہما کی خاتم النبیین کی حیثیت اور ختم نبوت کے اہم اور بنیادی پہلو کو اجاگر کرنے کے لئے قرآن پاک کی سورۃ الحزاب کی آیت نمبر 40 ترجمہ "حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم باپ نہیں کسی کے تمہارے مردوں میں سے لیکن رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اللہ کے، اور مہر ثبت سب نبیوں پر ہیں، اللہ سب چیزوں کا جاننے والا ہے" اس قرآنی آیت کی مزید تشریح اور ختم نبوت پر سند کے

لحاظ سے کتب احادیث جیسے ابوداؤد 4252 ترمذی 2219 سے ماخوذ، جس میں اللہ کے آخری نبی حضرت محمد ﷺ نے فرمایا، تحقیق عنقریب میری امت میں تیس جھوٹے دجال کھڑے ہوں گے، ان میں سے ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے، حالانکہ میں آخری نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے، لہذا ضرورت اس بات کی ہے کہ یہ ایوان متفقہ طور پر اس قرارداد کو منظور کرے کہ مندرجہ بالا دونوں قرآنی آیات واحادیث رسول ﷺ کو نمایاں طور پر اجاگر کرنے کے لئے خوبصورت انداز میں ان کے نقوش کو تمام صوبائی، علاقائی، ضلعی اور تحصیل سطح پر جملہ سرکاری، نیم سرکاری اور دیگر اہم مقامات پر آویزان کرنے کے انتظامات کی صوبائی حکومت سے سفارش کی جاتی ہے۔ بہت شکریہ جناب۔

Mr. Chairman: Thank you. Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honorable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes'; those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The "Ayes" have it. The resolution is passed unanimously. Ji, Salahuddin Sahib.

جناب صلاح الدین: تھینک یو، جناب سپیکر۔ For the understanding of the people of my constituency, I would rather be in Pashto. اوس اوس د مون سون د نارمل نہ ډیر زیات بارانونه اوشو او دا صرف په پختونخوا کبني نه، دا په ټول ملک کبني، په دې ټوله منطقه کبني اوشو، په ټول ملک کبني ئے نقصانونه او کړل خو دغه نقصانونه په صوبه کبني هم دی، خو زما په علاقہ کبني دا بې حدہ زیات نقصانونه ئے کرے دی۔ چیئرمین صاحب، زما په علاقہ کبني متنی یو د پنخوس زرو آبادی کلے دے او هلته کبني تراوسه پورې یو د یو Drain د نیشتوالی په وجه چې Drain تراوسه پورې نه دے جوړ، د پاکستان پینځه او یا کاله کیدو والا دی او دا متواتر حکومتونه راغلل لارل، چا ته د Drain جوړولو، د یونہر جوړولو ورته د نکاسی د پارہ د چا وس اونه شو، او د هغې اثر څه اوشو؟ دا اوس بارانونه چې اوشو نو هغلته اوبه راغللې او په دومره مقدار کبني راغللې چې د خلقو په کورونو کبني ورغلې، خلق په ورځو ورځو باندې په کور کبني په خپلو کمرو کبني، په خپلو کوټو کبني، په هغې کبني نه شو پاتې کیدے، کورونو ئے رااوغورزول، نقصانونه ئے او کړل او دغسې په

ادیزو کبئی یو کور، کچھ کور وو، زمونر خودا غریبے علاقے دی، زما خو علاقہ
 توله غریبہ ده، نو په هغے کبئی کور راپریوتلو، ور کبئی قیمتی د جان ضیاع
 اوشوه، قیمتی خلق ور کبئی یو تن ور کبئی شهید شو، نو زمونره به گورنمنٹ ته،
 صوبائی حکومت ته دا خواست وی چې اول خو چې وروستو بیا کوم نقصان
 اوشی او د هغے د پارہ بیا د کمولو یا د هغے مینجمنٹ کوی نو د هغے نه
 مخکبئی Risk assessment ولې نه کیری چې ورته پته وی چې که په دې بانڈی
 باران راشی یا داسی Unforeseen situation شی نو د هغے Mitigate کولو د
 پارہ، د کمولو د پارہ پکار دے چې حکومتی سطح بانڈی اقدامات اوشی خو
 دلته کبئی داسی نه ده، دلته کبئی چې نقصان اوشی نو بیا ورته احساس اوشی۔
 نو سپیکر صاحب، که تاسولر دا هاؤس په آرڈر کبئی کری۔۔۔۔

جناب مسند نشین: هاؤس که آرڈر کبئی کوی نو بیا کورم Incomplete دے۔
 (کورم کی نشاندہی کی گئی)

جناب مسند نشین: د کورم نشاندہی درتہ ئے او کرہ، Counting او کری جی۔

جناب صلاح الدین: بنہ تھیک ده۔۔۔۔

جناب مسند نشین: کورم نشاندہی او کرہ دلته۔

جناب صلاح الدین: دا چا او کرہ؟

(اس کے مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب مسند نشین: کسان کم دی او دې وخت کبئی کہ مونره دغه ہم او کرو،
 Suspend ہم کرو خو سیوا به نه شی کسان۔

The sitting is adjourned till 02:00 pm, Monday, 15th August, 2022.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 15 اگست 2022ء بعد از دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)